نُور حقیقت

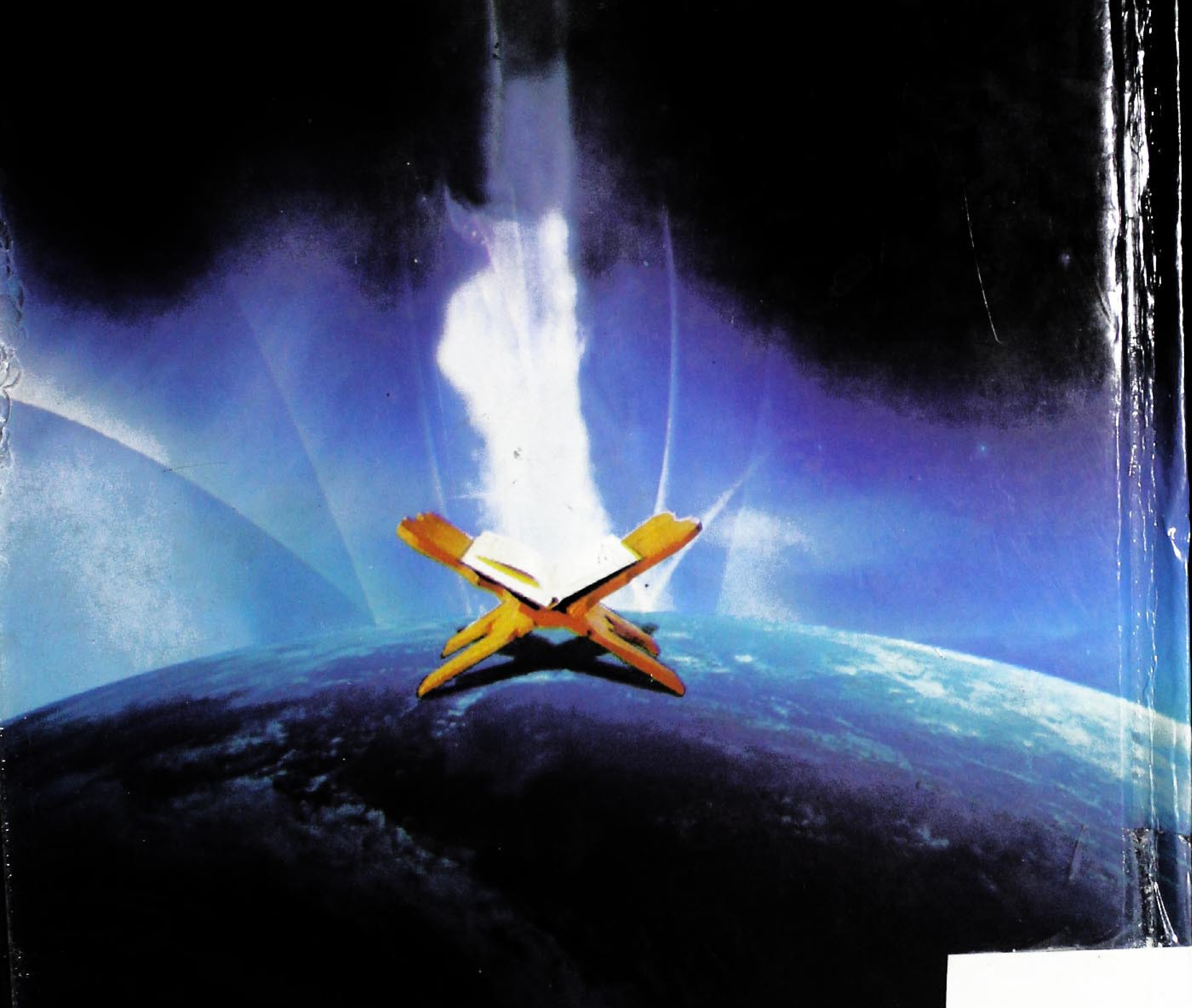

قلب حسین وڑائچ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب زدنی علما

نورِ حقیقت

Marfat.com

Marfat.com

نورِ حقیقت

حقیقت میں خدا کا نور ہے

قلب حسین وڑائچ

علم و عرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ، 40۔اُردو بازار، لاہور
فون:37352332-37232336

جملہ حقوق بحق دائم حیدر چٹھہ محفوظ

نام کتاب .... نورِ حقیقت

مصنف .... قلب حسین وڑائچ

ترتیب و پیشکش .... صفدر حسین ڈوگر

معاون و مددگار .... ارم فاطمہ MSC سائیکولوجی، DSE، DIT، کنول فاطمہ MA پولیٹیکل سائنس ایم اے سپیشل ایجوکیشن تبسم فاطمہ ایم اے ایجوکیشن، مریم فاطمہ بی۔اے

ناشر .... گل فراز احمد علم و عرفان پبلشرز، لاہور

مطبع .... زاہدہ نوید پرنٹرز، لاہور

سرورق .... تنویر حسین چٹھہ

کمپوزنگ .... جاوید اقبال ڈار

سن اشاعت .... فروری 2011ء

قیمت .... =/250 روپے

۹۵۲۸۱

ملنے کا پتہ......

علم و عرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40۔اُردو بازار، لاہور

فون: 37352332-37232336

ادارہ علم و عرفان پبلشرز کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

انتساب!

اُن معصوم بچوں کے نام......

جن کی زبان پر پہلا لفظ ہے

"بابا جی"

Marfat.com

ازل سے تُو چھپا ہے میری ذات میں
میں تجھے ڈھونڈتا رہا زمانے میں

قلبؔ

Marfat.com

فہرست مضامین

☆	---	مفہومِ کتاب	9
☆	---	دُکھ احساس کی حیات ہے	11
☆	---	اُس کے حرف حرف میں تحیّر ہے	15
☆	---	نفس بے رِدا	19
☆	---	حق	22
☆	---	ارادہ	24
☆	---	خوشی	26
☆	---	اے انسان	30
☆	---	احترام انسانیت	32
☆	---	گم شدہ باپ	33
☆	---	محبت کیا ہے؟	37
☆	---	آزادی	39
☆	---	نیند	40
☆	---	نظم	43
☆	---	کہاں جانا ہے	44
☆	---	وہ ICU میں ہے	45
☆	---	نفرت کی لکیر	47
☆	---	دوست دشمن	48

Marfat.com

☆	---	خون کا قطرہ	50
☆	---	تسبیح پرست	52
☆	---	خوبصورتی	54
☆	---	وطن کی محبت	57
☆	---	عورت کا کردار میری نظر میں	59
☆	---	علم کیا ہے؟	62
☆	---	اچھی باتیں عمل کی طلبگار ہوتی ہیں	66
☆	---	شادی	68
☆	---	اے میری بیٹی	70
☆	---	حسرت بھری زندگی	72
☆	---	خودغرض انسان	73
☆	---	آجر اور اجیر	75
☆	---	عزت دار	77
☆	---	عالم	79
☆	---	چاہت	82
☆	---	صاحب کردار	85
☆	---	حال	87
☆	---	فریب زدہ ضمیر	88
☆	---	روحانی بیماری	90
☆	---	تماشبین	91
☆	---	بےحس لوگ	92
☆	---	اقدام	93

Marfat.com

مفہوم کتاب

دنیا میں لاکھوں کتب اصناف ادب پر تحریر ہو چکی ہیں اور لائبریریاں بھری پڑی ہیں کروڑوں مطالعہ کے شوقین لوگ موجود ہیں مگر ادب کی دنیا میں صرف ہزاروں نام ہیں جن میں چند کے حوالہ سے قاری کتب فروش سے نام لے کر کتاب خریدتا ہے ورنہ مفت قراری لاتعداد ہیں جو صرف لذت نفس کے لئے کتب کو پڑھتے ہیں نا کہ لذت روح کے لئے ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اکثریت کتب کی وہ ہیں جو ریک کی زینت ہیں اور گرد وغبار ان کا خلاف' سال ہا سال سے جن کو کوئی کھول کر نہیں دیکھتا وہ بے جان' بے روح اور بیکار سمجھی جاتی ہیں ان پر خرچ ہونے والا سرمایہ ضائع شدہ ہوتا ہے۔ وہ صرف لکھنے والے کی تسکین نفس کا باعث ہوتی ہیں۔

بہت کم کتب وہ ہیں جو انسانی روح کی پیاس بجھاتی ہیں اور تشنہ روح کو سیراب کرتی ہیں۔ سہارا دیتی ہیں۔ نفس اور ضمیر کو بیدار کرتی ہیں...... شعور اور احساس کو جھنجھوڑتی ہیں۔ انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔ انسان اپنے باطن میں زندگی محسوس کرتا ہے اور پرکشش' دلفریب' دلکش' پرسوز' پرلذت' پرکیف زندگی کو حقیقت کی نظر سے جب دیکھتا ہے تو اس پر یہ راز فاش ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک سانس ہے اور گزری ہوئی لوٹ کر واپس نہیں آتی۔ منزلیں طے کرتی ہوئی بڑھاپے کی صورت میں تہ زمین اتر جاتی ہے۔ لوگوں کو یاد تک نہیں رہتا کوئی ان کے درمیان تھا اور پھر وہی لوگ صورت و شکل کو فراموش کر دیتے ہیں۔ قبروں کے نشان تک یاد نہیں رہتے......!

ادب کی دنیا وہ ہے کہ تخلیق کار مرتا نہیں وہ ادب جو زندگی کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ حقیقی اور بامعنی ادب ہوتا ہے۔ جس کو پڑھنے کے بعد انسان سوچتا ہے اس کی حیثیت کیا ہے' وہ کہاں سے آیا ہے' اسے کہاں جانا ہے' وہ کہاں پہنچا ہے' اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے وہ زندہ ادب ہوتا ہے اور

Marfat.com

وہی ہوتا ہے جس سے انسان خود کو پہچانتا ہے۔

کچھ ادبی کتب وہ ہیں جو انسان ہاتھ میں رکھتا ہے اکثر ریک میں پڑی پڑی کو گھن کھا جاتا ہے اور آخر وہ کسی سطح پر آ کر بے رحم اور بے فہم لوگ اسے نذرِ آتش کر دیتے ہیں یا ری سائیکل ہو کر ان پر کوئی دوسری کتاب لکھ دی جاتی ہے یا ورق ورق بکھر کر شہر کی گندی نالیوں میں دفن ہو جاتی ہیں۔

بہت کم کتب وہ ہیں جو صاحب مطالعہ کی کھانے والی میز پر ہوتی ہیں اور اس کے ڈرائنگ روم والے میز پر مہمانوں کو خوش آمدید کہتی ہیں دراصل وہ کتاب ہوتی ہے جس کا ٹائٹل پڑھنے کے بعد کھولنے کو جی چاہے اور کھولنے کے بعد پڑھنے کو جی چاہے اور پھر مہمان سے ساختہ کہے کہ "میں یہ کتاب لے جا سکتا ہوں" تو میزبان کہے ابھی میں نے پوری پڑھی نہیں مگر میں آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا پڑھنے کے لئے نہ لے جائیں مگر یہ ضرور کہوں گا کہ پڑھنے کے بعد واپس ضرور کر دینا میں نے بڑی مشکل سے کہیں سے حاصل کی ہے۔

جب کتاب فٹ پاتھ پر آ جائے تو سمجھو اس کا لباس چھین لیا گیا ہے وہ بے حرمت ہو گئی ہے اور جب ڈسکاؤنٹ پر چلی جائے تو سمجھو اس کا خریدار بازار میں کوئی نہیں رہا اور جب اس کو کتاب میلہ میں موجود پاؤ تو سمجھو اس کی عمر بیت گئی ہے اکثریت اور انتہائی اکثریت ایسی کتب کی ہے۔

کتاب لکھنا اور پھر تخلیق لکھنا نہایت مشکل ہے۔ کتاب سیاہی اور روشنائی سے لکھنا مشکل نہیں مگر خونِ جگر اور خونِ فکر و ادراک سے لکھنا لا انتہا مشکل ہے۔ انسانی بصیرت و ادراک کے سوتے خشک ہو جاتے ہیں یا پھر پھوٹ پڑتے ہیں اور لکھاری عالم کیف کی سیر کرتا ہے۔ اس کی روح بلندیوں کی پرواز کرتی ہے اور اس کے ذہن میں کمال خرافات کا خزانہ آ جاتا ہے جسے لوگ پڑھ کر یہ کہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ یہ بات تو ان کے نہاں خانہ میں پہلے موجود تھی مگر اسے معلوم نہ تھا۔ پھر اس کی روح میں ایک سوز پیدا ہوتا ہے پھر شوق بڑھتا ہے کہ اچھی سے اچھی کتاب کا مطالعہ کرے۔

ایسی ہی میری یہ نورِ حقیقت کتاب ہے جس کے سرفہرست میرے وجدان کا ایک برہان ہے۔

☆......☆

Marfat.com

دُکھ احساس کی حیات ہے

اسے دیکھنے کے بعد کھولنے کو جی چاہے گا اور کھولنے کے بعد پڑھنے کو جی چاہے گا پھر جی چاہے گا آپ اس میں لکھی باتیں لوگوں میں بیٹھ کر انہیں بتائیں زندگی کیا ہے؟ موت کیا ہے' حیات کیا ہے' سفرِ آخرت کیا ہے' اولاد کیا ہے اس کی ضرورت کیوں ہے' اس کا دکھ کیا ہے؟ فطرت کیا ہے' معرفت خداوندی کیا ہے' شعور اور احساس کیا ہے' انسان کیسے ہو کہ زندہ محسوس کرے' کیسے ہو تو انسان کہلائے۔ دولت کیا ہے' اس کی ضرورت کتنی ہے' کتنی ہو تو انسان مطمئن ہو جائے۔ روح کی غذا کیا ہے' روح پرور جذبے کیسے ہوتے ہیں۔ مزاج لطیف کیسے ہوتا ہے' انسان خدا کے قریب کے کیسے ہوتا ہے۔ انسان کے دل میں خوفِ خدا کب ہو جب وہ خدا کے خلاف بغاوت کرنے کا ارادہ کرے' جب شیطان اس پر حملہ آور ہو............!!! پھر جی چاہے گا کہ اس سے روح کو پر لطف بنایا جائے پھر آپ کی روح کو میری روح ساتھ لے کر چلے گی آپ اس امر پر یقین کریں گے کہ یہ سب باتیں آپ کی ہیں مگر لکھاری کو کس نے بتائی ہیں وہ کیسے جانتا ہے کہ ہر انسان ایسے سوچتا ہے۔

دراصل لکھاری اپنی روح کو اپنے جسم سے نکال کر سامنے کھڑا کر دیتا ہے اور جسم سے سوال کرتا ہے کیا تو واقعی ہی مٹی سے بنایا گیا ہے اور واپس مٹی میں ملا دیا جائے گا پھر روح اس پر ہنستی ہے اور کارہائے ہستی کا نظارہ کرتی ہے۔ روح حقیقت کو پانے کی تمنا کرتی ہے مگر انسان نے اسے جس بے جا میں رکھا ہوا ہے جب اسے آزاد کرے گا تو یہ انسان کے لئے روحانی پیغامات لائے گی جس سے انسان کو حقیقت کی سمجھ آئے گی۔

نورِ حقیقت دراصل خدا کا نور ہے اور نورِ حقیقت کتاب نے ہی انسان کے باطن کو روشن کرنا ہے۔ اس کتاب کو مسلمان کلام الٰہی کہتے ہیں' کلام مقدس کہتے ہیں' قرآن مجید کہتے ہیں' فرقان حمید کہتے ہیں۔ عیسائی انجیل کہتے ہیں' یہودی توریت کہتے ہیں اور کچھ زبور کہتے ہیں کچھ لوگ صحیفہ زندگی کہتے

Marfat.com

ہیں مگر کتاب کے بغیر کوئی ماضی نہیں کوئی حال نہیں۔ کتاب ہی انسان کے پاس وہ سرمایہ ہے جس سے وہ اپنے اندر اور باہر تبدیلی لا سکتا ہے۔ زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایجادات کو منظر عام پر مفادِ عام میں تقسیم کر سکتا ہے۔ کتاب کے بغیر کوئی علم نہیں مگر کتاب کا علم وہ علم ہے جس سے ملکہ کا تخت معہ ملکہ آنکھ جھپکنے کی مہلت کے درمیان ہزاروں میلوں سے آ جاتا ہے۔

یہ کتاب ہی تو ہے جو انسان میں تبدیلی لاتی ہے کتاب کا دوسرا نام انسانیت کی زندگی ہے۔ انسانیت کی حفاظت کی ابتدا کتاب سے ہوئی وہی کتاب جسے اب مسلمان مردے بخشوانے کے لئے پڑھتے ہیں اور بغیر عمل کے کتاب کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں مگر اس میں درج طریقہ اعمال پر عمل نہیں کرتے۔ کتاب ہی انسان کو محسوسات کی اشکال مہیا کرتی ہے۔ انسان کو اڑا کر خلائے بسیط میں لے جاتی ہے۔ کتاب ہی آنکھ سے آنسو بن کر ٹپکتی ہے' بدن میں کپکپی طاری کرتی ہے' روح میں وجدان کا باعث بنتی ہے جب دل میں اترتی ہے تو دل پُر نور ہو جاتا ہے۔ کتاب دوست بناتی ہے اور کتاب دوست انسان خوش نصیب ہے بلکہ مالکِ نصیب ہے۔

ہر دور میں انسان نے اپنے وقت اور زمانہ کے ساتھ انصاف کے لئے کتب لکھی ہیں اور آنے والی نسلوں پر احسان کیا ہے لکھاری ہمیشہ روحانی قرضوں کا مقروض رہتا ہے لہذا جس کو عطا نصیب ہو اسے تقسیم کی بھی توفیق ہونی چاہئے کیونکہ الفاظ کا نزول ایک عطا ہے۔

نورِ حقیقت کتاب زیر مطالعہ میں' میں نے عالم کیف کی کچھ جھلکیاں بیان کی ہیں یہ ممکن ہے کہ کوئی صاحب بصیرت و ادراک مجھ سے بہتر اور اعلیٰ بصیرت رکھتا ہو میں اس سے گذارش کروں گا کہ وہ فکر نو اور اپنی فکر تازہ سے نواز کر مجھے شکریہ کا موقع دے اور اگر کوئی تبصرہ یا تنقید کا ارادہ رکھتا ہو تو میں ممنون ہوں گا۔

کوئی لکھاری آخری حد نہیں لکھتا' جہاں تک اس کا ادراک سفر کرتا ہے وہاں تک اگر وہ لکھ دے تو سمجھ لو اس پر خدا کی رحمت کا ٹھنڈا سایہ ہے۔ کتاب دراصل اندر اور باہر کی' اسرارِ خفی اور جلی کی ایک کہانی ہوتی ہے اگر وہ خود الفاظ میں اتر کر ان مفاہیم کو پا کر' اس قبیلے میں رہ کر ان سے گفتگو کرے تو

Marfat.com

الفاظ خود بتاتے ہیں ان کی حیثیت کیا ہے' اہمیت کیا ہے' حقیقت کیا ہے۔

لوگ صرف کتاب پڑھتے ہیں کتاب میں اترتے نہیں اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ اپنے روزمرہ میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ ان کو اپنی ہی خبر نہیں ہوتی وہ زندگی کی کس منزل پر پہنچے ہیں لہذا کتب صرف لائبریریوں کی زینت بنتی جا رہی ہیں۔ قومی اور ذاتی سرمایہ منجمد ہوتا جا رہا ہے۔ حکومتی سطح پر مطالعہ کتب کو بڑھاوا دینا اشد ضروری ہے۔ آج تک قومی سطح پر کوئی ایسی کانفرنس باقاعدہ منعقد نہ کی گئی ہے جس میں کتب کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہو اور حکومتی سطح پر معیاری اور اخلاقی کتب کے لئے تخلیق کار کی مالی معاونت کی گئی ہو۔ تخلیق کار کی بدقسمتی ہے کہ ہمیشہ افلاس زدہ رہا ہے اور فٹ پاتھ پر بیٹھ کر سگریٹ سلگا کر یا عام چائے کے ہوٹل میں بیٹھ کر ایک چائے کے کپ کے بدلے اپنا بدن' روح' عقل و خرد اور کلام فروخت کر دیتا ہے۔

لکھتا میں ہی ہوں مگر میں نہیں لکھتا۔ بنیادی طور پر اور خاندانی حوالے سے میں ادیب نہیں ہوں اور نہ ہی میرا پیشہ ہے۔ یہ ایک زندگی کا عظیم سانحہ ہے' حادثہ ہے جس نے بندوق کی جگہ قلم میرے ہاتھ میں تھما دیا ہے اور میں صفحہ قرطاس پر لکیریں ڈال رہا ہوں۔ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ میں کیا لکھ رہا ہوں کیونکہ میں سوچ سمجھ کر اب بھی ایسی تحریر نہیں لکھ سکتا مگر میرا قاری میری بات کی تصدیق کر رہا ہے کہ میں کوئی ادبی فشار یہ لکھ رہا ہوں۔

یہ کتنے نمبر کتاب ہے مجھے پوری طرح یاد نہیں مگر اس جیسی اس سے پہلے 17 کتب میں اپنے ہاتھ سے اپنے قلم سے تحریر کر چکا ہوں جیسے جیسے میرا قاری مجھے حوصلہ دیتا جا رہا ہے کوئی غیر مرئی طاقت مجھے پیغام لا کر دے رہی ہے اور میں اوراق پر مسلسل لکیریں ڈال رہا ہوں۔ آپ بھی مجھے آگاہ کریں گے کیا میں آپ کا اور اپنا وقت تو ضائع نہیں کر رہا...... شاید ایسا نہ ہو مگر آپ کا مشورہ ضروری ہے۔

رات گہری ہو گئی ہے بجلی چلی گئی ہے بارش ہو رہی ہے انتہائی خاموشی ہے اور میں موبائل کی روشنی میں آخری الفاظ لکھ رہا ہوں۔ دنیا سوئی ہوئی ہے میں اور میرا ضمیر جاگ رہا ہے دور کوئی کتا بھونک رہا ہے اس کی آواز سے لگ رہا ہے کہ وہ بے مقصد بھونک رہا ہے۔ جو بے مقصد بھونکتے ہیں دراصل ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہوتا اور ان پر کوئی اعتبار نہیں کرتا اس لئے میں بے خوف ہوں

Marfat.com

بے شک اس کا ردھم آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔

بتاؤ لوگو! کتے رات کو کیوں بھونکتے ہیں اور دن کو کوڑا کرکٹ کے ڈھیر سے رزق حاصل کر کے کسی گہرے سائے کے نیچے آرام کیسے کرتے ہیں مگر وہ رات کو ثواب دارین کا اعلان نہیں کرتے وہ صرف یہ اعلان کرتے ہیں اے انسان ! جاگتے رہنا وقت بہت کم رہ گیا ہے وہ ہمارے لئے بھونکتے ہیں کوئی خطرے کا لمحہ ہے......ہوشیار!

میں اب تھک گیا ہوں رات کے تین بج چکے ہیں دوسری شفٹ کا ہارن بج رہا ہے۔ مزدوری فیکٹری سے نکل رہے ہیں باہر اندھیرا ہے تیز سرد ہوائیں چل رہی ہیں بارش کا سلسلہ جاری ہے مگر وہ انتظار اور امید لئے اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں جہاں ان کے بیوی بچے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کتنے عظیم ہیں جو رات بھر اپنی قوت فروخت کر کے ضروریات زندگی خریدتے ہیں یہ ان مشکوک لوگوں سے ہزار درجے بہتر ہیں جو رات کو سونے نہیں دیتے اور اپنے عمل کو عبادت کہتے ہیں حالانکہ وہ بے سود مشقت ہے رات بھر بے فائدہ جاگنا......!

بجلی آ گئی ہے اور مجھے حکم ہوا نورِ حقیقت کے حرفِ اول مفہوم کتاب پر مزید روشنی ڈالوں۔ نورِ حقیقت کتاب میں، میں نے مشاہدات اور معرفت کی نظر سے ظاہر ہونے والے واقعات کو اس طرح بیان کیا ہے جیسے میں خود موقعہ پر موجود تھا اور یہ ساری وارداتِ قلبی میرے روبرو ظہور پذیر ہوئی ہے بلکہ میرے ساتھ ہوئی ہے۔ انسانی شعور کے نہایت قریب ہو کر اور فطرت میں اتر کر میں نے اپنی عقلی بساط اور فہم وادراک کی روشنی میں وہ سب کچھ بیان کر دیا ہے جو مجھے اشارۃً کنایۃً نظریۃً عطا ہوا ہے

وہ لوگ متعصب، شریر اور فسادی ہوتے ہیں جو بات بات پر مذہبی حوالہ سے خود کو مسلمان اور دوسروں کو کافر بناتے ہیں حالانکہ ان کے اندر کفر ہوتا ہے اور صرف اسے ظاہر کرنے کے لئے نفاق کی باتیں اور تاویلیں کرتے ہیں یہی لوگ دراصل اسلام دشمن ہیں مگر ان کے ناموں کے ساتھ حضرت، علامہ اور مفسر لکھا ہوتا ہے اس لئے مجھے ان سے ڈر لگتا ہے کوئی ایسا لفظ نہ لکھ دوں جو ان کو ناگوار گزرے۔

قلب حسین وڑائچ

Marfat.com

اُس کے حرف حرف میں تحیّر ہے

وہ رزق جس سے عرفان کے دَر کھلتے ہیں‘ آ گہی کے چشمے رواں ہوتے ہیں‘ فکر ذہنی اور قلبی آسودگی کی منزل کو چھوتی ہے‘ ذوق تمنا وصل میں بدلتی ہے‘ خزاں بہار کا خوشبودار پیرہن اوڑھتی ہے‘ گلوں میں رنگ بھرتے ہیں‘ زمین سے خدائی حسن ظاہر ہوتا ہے‘ اُشک مراد حاصل کرتے ہیں‘ شرف کا احساس جاگتا ہے اور زندگی کروٹ بدلتی ہے تو انسان اپنی ذات پہچان کی چوکھٹ پہ قدم رکھتا ہے پھر احساس دھیرے دھیرے سانس لیتا ہے زندگی خود کو محسوس کرتی ہے اور بدن کے زنداں میں مقید روح اپنے زخمی احساس پہ اِک نظر ڈالتی ہے تو انسان کی کج روی پہ ششدر رہ جاتی ہے۔ وہ علم کی چادر ہے جو حرفوں سے بُنی گئی‘ حرف جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو الفاظ بنتے ہیں اور الفاظ جب ایک دوسرے کی حقیقت کو پہچان کر آپس میں ملتے ہیں تو ایک فکر جنم لیتی ہے اور وہ فکر ایک دستک ہے جو مسلسل قلب انسانی میں اضطراب پیدا کرتی ہے یہی اضطراب انسان کو عرفان کی تلاش کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہ قلب حسین وڑائچ کی تحریریں ہی نہیں بلکہ اِس کا وجود مسلسل اِس دستک کی صوت ہے جو بند فہموں کے کواڑ کھول رہا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے شعور کا کوئی آتش فشاں ہے جو ظاہر ہونا چاہتا ہے اور وہ انسان کے باطن سے عرفان کی صورت میں پھٹ رہا ہے اور لکھاری اِسے اوراق پر منتقل کر رہا ہے۔

فکر اور شعور کی بے آہٹ صدا سے رات کا سکوت ٹوٹتا ہے‘ انسان غفلت کی نیند سے بیدار ہوتا ہے پھر جب عام لوگ سو جاتے ہیں تو خاص لوگ جاگتے رہتے ہیں انہیں کہیں سے جاگنے کا پابند بنا دیا گیا ہوتا ہے اور یاد رکھو جاگنے والے ہمیشہ راہنمائی کرتے ہیں پھر...... پھر سکوت شب میں کوئی ٹوٹتے شہاب اِن کی جھولیوں میں فکر اور شعور کے وہ چمکتے موتی ڈال جاتے ہیں جو صرف جاگنے والے کا مقدر

Marfat.com

ہے اور فکر کے یہی گراں قدر موتی اگر کوئی اپنے دامن میں سمیٹ لے تو عام لوگ اسے عالم کہتے ہیں اور اگر کوئی انہیں بانٹ دے تو انسان اُسے روحانی سخی کہتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ قلب حسین وڑائچ عہد حاضر کا وہ سخی ہے جو سکوت شب میں جھولیاں بھرتا ہے اور صبح دم اِسے لوگوں میں بانٹ دیتا ہے اور بانٹتا وہ ہے جو اغراض سے پاک اور اغراض سے فاصلہ ارفعیٰ مقدر کا وہ نشان ہے جو شکر سے حاصل ہوتا ہے اور منزلِ عرفان تک ساتھ رہتا ہے پھر جب عرفانِ ذات حاصل ہو جائے تو خالق کی چوکھٹ دور نہیں رہ جاتی جہاں ہر رنگ کا مفہوم بدل جاتا ہے' جہاں ہر لفظ کے معنی الٹ جاتے ہیں' جہاں ہر تحیر عادت میں سمٹ آتا ہے تب انسان کا ہر عمل اور ہر حرکت متعین ہو جاتی ہے اور راستی کے اسرار سر جھکائے حضرتِ انسان کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں تب انسان کی اپنی ذات کی نفی ہو جاتی ہے' تب اس کے اشک اپنے دکھ پہ نہیں بلکہ اوروں کی خاطر گرتے ہیں۔ یہ راہ اگرچہ کٹھن ہے مگر اس پہ چلنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں جیسے دورِ حاضر میں قلب حسین وڑائچ ہے۔

دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے انقلابات پہ نظر ڈالیں تو وہ غرض کی تبدیلی محسوس ہوتے ہیں جو اگرچہ فرد اور معاشرے پہ اثر انداز ہوتے ہیں مگر دیرپا نہیں ہوتے جبکہ وہ تبدیلی جس کا محور انسان کے اندر ہو وہ ہمیشہ پائیدار ہوتی ہے اس لئے آج کی اس مادی دنیا میں بھی چاہے نہ چاہے دنیا کے اسی فیصد لوگ اسی بات کے دعویدار ہیں کہ وہ خالق کے وجود پر مستحکم یقین رکھتے ہیں مگر یقین کے اس معیار میں ماحولیاتی تبدیلیاں اثر پذیر ہوتی ہیں جس سے معاشرتی اقدار وضع ہوتی ہیں اور یہی قدریں انسان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرتی ہیں ان اقدار کی تعمیر میں جب انسانی فلسفہ بنیاد بنتا ہے تو انسان اس سماج کو جنم دیتا ہے جو شکر سے عاری ہوتا ہے اور شکر سے عاری معاشرہ عرفان اور پہچان سے تو یقیناً دور ہی رہتا ہے اور پہچان کی دعوت ہی قلب حسین وڑائچ کی فکر کا بنیادی ستون ہے اور معاشرے میں اسی ستون کے استحکام کے لئے وہ راتوں کو جاگتا ہے اور ٹوٹتے ستاروں پہ نظر رکھتا ہے کہ کب فکر کا کوئی پہلو اس پہ اجاگر ہو اور وہ اسے منتقل کرنے کی سعی کرے اور صدا لگائے کہ لوگو تم کدھر جا رہے ہو یہ راہ تو منزل کو نہیں جاتی اور صدا تو وہی لگاتا ہے جو جانتا ہے۔

لوگ قلب حسین وڑائچ کی طرف دیکھتے ہیں مگر لوگ اس کی بات نہیں سمجھتے اس لئے کہ اُس کے

Marfat.com

حرف حرف میں تحیّر ہے اس کی صدا اجنبی سی ہے کہ سر سے پاؤں تک مادیت میں ڈوبے لوگ اپنی مردہ روحوں کے لاشے کندھوں پر اٹھائے اس پیغام کے حرفِ آغاز تک کو بھلا بیٹھے ہیں جو منزل کا عنوان ہے' جو راستی کا نشاں ہے' جو رازِ پنہاں ہے' جو ذکرِ شبستاں ہے' جو نگاہ جولاں ہے' جو متاع انساں ہے' جو فکر عرفاں ہے' جو تسبیح کون و مکاں ہے مگر لوگ ہیں کہ وہ اس بات کی طرف راغب ہی نہیں ہوتے جس میں کل کا فائدہ بیان کیا جائے وہ آج کے فائدے کے متمنی ہیں اور کسی صورت آج سے آگے دیکھنے کی خواہش نہیں رکھتے مگر وہ اپنا فرض پورا کر رہا ہے۔

اگر چہ قلب حُسین وڑائچ کی صدا یہ ہے کہ آج تو پرچھائیں ہے کل حقیقت ہے اور یہی وہ فرق ہے جس پہ مادیت اور روحانیت کے نظاموں کی بنا رکھی ہے انسان کو اس کی عقل اور اختیار نے گمراہ کر دیا ہے ہر چند کہ منزل کے نشان اس کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں مگر جس نے چاہا ہی نہ ہو اس کو منزل کیا ملے گی اور انسان اس تضاد کو ہمیشہ سے نظر انداز کرتا چلا آیا ہے اس نے ہمیشہ اپنے اندر سے اٹھنے والی صدائے خیر کا گلا گھونٹا ہے وہ کسی حد تک اس کے نتائج سے بھی آگاہ ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ وہ اپنے محدود اور پسماندہ نظریے پہ قائم ہے اور اس راہ پہ جانے کے لئے تیار نہیں جس میں ابدیت اور خیر ہے اس کے کانوں میں صلاحیت ہی نہیں رہی جس کی بنیادی وجہ شکر سے عاری وہ شب و روز ہیں جو انسان کو صرف فائدے کی طرف بلاتے ہیں نفع کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ندیا کی ہمہ رنگی نے احساس فنا کو پس پردہ کر دیا ہے۔ انسان غفلت کی اس وادی کا مسافر ہے جس کے دوسرے سرے پہ خیر کی کوئی منزل اس کی منتظر نہیں تاہم اذان دینے والے اذان دیتے رہے ہیں اگر چہ وہ محدود ہیں اور فلاح پانے والے فلاح پاتے ہی رہے ہیں اگر چہ وہ بھی محدود ہیں چنانچہ اس ازلی اور ابدی کھیل میں شامل ہر فرد کے لئے مقام فکر صرف ایک ہے کہ وہ سوچے کہ اُس کے اپنے دامن میں کیا ہے اور جب یہ سوال کسی کے اندر جنم لے لے تب اس کا دامن خالی نہیں رہتا اور وہ شکر کی اس منزل کی طرف قدم اٹھا لیتا ہے جہاں تحیّر کا کوئی مقام نہیں بلکہ صرف خیر ہے۔

قلب حُسین وڑائچ غیر اخلاقی رویوں سے کرب کشید کر کے صفحہ قرطاس پر منتقل کرتا ہے اور ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے وہ جھوٹے' مکار اور خود فریبی میں مبتلا لوگوں کی وہ باتیں بھی جانتا ہے جو اُن کو خود

Marfat.com

اپنی ذات کے بارے میں معلوم نہیں ہوتیں ......! دراصل اوراق پر الفاظ اُس کی فکر کے آنسو ہیں جو اُس کی قلم سے نکلتے ہیں۔ لکھتے وقت حقیقت کو چھپانا تعزیرات ضمیر کے زمرے میں آتا ہے کتاب نورِ حقیقت کے ورق ورق پر اُس کی روح کے انفعال کی نمی ہے اور نفس میں شرمندگی کے آنسو......!

کتاب نورِ حقیقت آپ کے ہاتھ میں ہے اِسی لامتناہی خیر کا ایک تسلسل ہے جو انسانوں کے راہ گم کردہ قافلوں کے لئے اُس مشعل کی طرح ہے جو اندھیرے راستوں میں منزل کے خدوخال وضع کرتی ہے۔ نورِ حقیقت روشنی انہی آثار کی وضاحت ہے جن کی بنا پر کل تک اُمت مسلمہ دنیا پہ حکمران تھی اور اگر آج مسلمان زبوں حالی اور پستی کا شکار ہے تو اُس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اُس نے اِس ابدی نورِ حقیقت سے منہ موڑ رکھا ہے جو اِس کا ازلی اثاثہ تھا چنانچہ نورِ حقیقت اِسی نورِ حقیقت کا ایک آئینہ ہے جس میں انسان اگر اپنا عکس دیکھے تو اُس پہ وہ حقیقت واضح ہو جائے گی جس سے وہ خوفزدہ ہے' جس سے وہ منہ موڑے ہوئے ہے اور زندگی کی راہوں میں الجھ کر رہ گیا ہے چنانچہ نورِ حقیقت دراصل قلب حُسین وڑائچ کا وہ پیغام ہے جو الجھے ہوئے ذہنوں کو منزل کی نوید سنا رہا ہے بلکہ منزل کا پتہ بتا رہا ہے۔

قلب حُسین وڑائچ جو لکھتا ہے مشکل نہیں مگر اُن کیفیات میں خود کو کھو دینا انتہائی مشکل ہے اور دیر تک اُس کیفیت میں رہنا اُس سے زیادہ مشکل ہے' تحریر کی روانی گواہ ہے کہ اُس کی روح کی طاقت کسی ہستی کے مظہر ہونے کا ثبوت ہے۔

افتخار احمد افتخار

(صحافی' افسانہ نگار' کالم نگار اور سیرت نگار)

☆......☆

Marfat.com

نفس بے ردا! اے نفس بے ردا مجھے یہ تو بتا......!

اے نفس بے ردا مجھے یہ تو بتا......! جو وجود کو لباس کے لئے' ضمیر کو خوراک کے لئے بیچ دیتے ہیں ان کی آنکھوں میں جو آنسو ہوتے ہیں وہ مکار نفس کے غماز ہوتے ہیں ......جن کے مزاج کھردرے ہوں وہ موسم بہار میں بھی اپنے ہونٹوں پر تبسم لا نہیں سکتے......جو جوازوں کے پہرے یادوں پر بٹھائے رکھتے ہیں ان کی یادیں انہیں فریب دیتی ہیں......جو گناہ کر کے ضمیر سے دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں یہ سب سے بڑا اور پُر فریب جھوٹ ہے......عباء قبا کے روپ میں جو لفظوں سے ذہنوں کو چرا لیتے ہیں واہ واہ کی صدائیں انہیں اطمینان کا فریب دیتی ہیں پھر میرے خیالات میرے جسم کو جلانے لگتے ہیں......

اے میرے نفس! جہالت کی درس گاہ سے کبھی علم حاصل نہیں ہوتا وہاں سے نفرت آمیز تعلیم ملتی ہے......کبھی کبھی اپنے نفس کا قتل عمد کر کے اپنے ضمیر سے قصاص لو۔

اے نفس پرستو! ان سے دھوکا مت کھاؤ جو غلیظ' ناپاک اور اپنے بدکردار کو اُجلی' مقدس' اونچی قباؤں میں چھپائے ہوئے ہیں......جو تعظیم کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے ظاہری وجود پر نازاں ہیں......یہ اندھیرے کے وکیل رات کو ساغر کو چومنے والے یثرت کی مے کا تذکرہ کرتے ہیں۔

یہ دُعا اور ثواب کا ساز و سامان اٹھائے اپنا مال فروخت کرنے کے لئے صدائیں لگاتے ہیں......عباء کے نیچے تبسم کو فریب دے کر زیرلب اللہ کا نام لے کر......اپنے مطلب کی ردائیں اوڑھے......معصوم ذہنوں پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں......غریب کی پونجی سے ہاتھ صاف کر کے وہ ٹشو اپنی جیب میں ڈال رہے ہیں......روایات اور تاویلات فروخت کر کے کبھی ضمیر کی عدالت میں پیش ہو کر خود پر فرد جرم عائد نہیں کرتے......خدا ایسے لوگوں کا کڑا امتحان لے گا اور بہت سے کڑے امتحان والے ان کے

Marfat.com

کھاتہ میں ہوں گے جو ضمیر کو خوراک کے بدلے میں فروخت کرتے ہیں۔

اے نفس پرستو! جب ضمیر مطمئن نہیں ہوگا تو یہ آنکھ اور آنسو کی کہانی جھوٹی ہے...... یہ سجدہ اور مصلیٰ ایک دوسرے کو فریب دے رہے ہیں...... ہمارا فیصلہ ہمارے لئے ہے ضروری نہیں وہ درست ہو...... ہمارے مقدر کا فیصلہ ہم خود کرتے ہیں گو قاضی کوئی اور ہوتا ہے...... بعد از موت حیات ابدی میں ہمارا ضمیر ہمارا وارث ہوگا جب ضمیر کو فروخت کر دیں گے تو مرضی دوسرے کی ہوتی ہے...... جب نفس کو گناہ کے ہاتھوں گروی رکھ دیں گے تو ہماری توبہ پر کون اعتبار کرے گا...... جو بار بار توبہ کرتے ہیں وہ نفس مردہ کی پیروی کرتے ہیں...... اس توبہ کا کیا فائدہ جب جسم اور ذہن جرم کرنے کی طاقت اور صلاحیت سے محروم ہو جائیں اور مردہ نفس عبادت کو فریب دینے کے لئے مسجد میں بیٹھ جائے...... خدا تو اعلیٰ انسانوں کو ہر جگہ اور ہر وقت نظر آتا ہے۔

اے نفس پرستو! اگر تو تمہارا نفس بچھڑ گیا ہے تو امید کرتے ہیں دوبارہ ملنے کی اور اگر مر گیا تو ہم اسے الوداع نہیں کر سکیں گے بلکہ ہمیشہ کے لئے اسے بے حسی کی قبر میں اتار کر اس پر گناہوں کی منوں مٹی ڈال کر دفن کر دیں گے...... قبر کو ایسے کر دیں گے کہ اس کی تلاش مشکل ہو جائے گی۔

اے میرے نفس بے ردا' بے نوا! کبھی تو نے ضمیر کی صوت و صدا' حرف اور لفظ کی آواز بے صدا...... صورت اور مورت کی کج ادا دیکھی اور سنی ہے...... کبھی تاویل مفادات سے نکلے ہو...... جس بند گلی میں تو نے رہائش بنائی ہے وہاں تک تو کسی حق پرست کی رسائی ہی نہیں پھر اپنی ذات میں چیخ چیخ کر کیوں خود کو اطمینان کا فریب دیتا ہے کہ میں خدا کا حکم مانتا ہوں...... او جھوٹے نفس! ...... او جھوٹے...... !!

اے نفس پرستو! اگر تم اسے قابو کرنا چاہتے ہو...... اس کا منہ اطمینان کی طرف موڑنا چاہتے ہو تو صداقت قلب کو توانا بنانا ہوگا...... دل کو زندہ رکھنا ہوگا...... روح کی پاکیزگی لازمی ہے...... نیت کو صاف اور بے لوث خوشبوؤں سے غسل دینا ہوگا تب جا کر اسے مطمئن کرنے کی ضمانت دی جا سکتی ہے ورنہ انسان ہزار کوشش کرے ہزاروں عقل کی گرہ کھولے اسے قابو نہیں کر سکتا۔

نفس کے نہاں خانہ میں کائنات چھپی ہوئی ہے اے انسان! تو اسے پانے کی آرزو ہی نہیں

Marfat.com

رکھتا......تجھ میں اتنا حوصلہ ہی نہیں کہ اس سے تو جنگ کر سکے۔

آ میں تجھے بتاؤں! اپنے نفس کی مرضیات کو خدا کے حوالے کر دے دیکھ یہ حقیقت کی ردا کیسے اوڑھ لیتا ہے......یہ کیسے اپنے آپ کو اطمینان کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے......پھر اس کا نام نفس مطمعنہ رکھ لینا......دراصل یہی اس کا نام ہے باقی اس کی مرضیات ہے......!

اے نفس پرستو! کبھی کبھی اپنے نفس کو ذبح کر کے اپنے ضمیر کے حضور نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کر کے انسانیت کی خدمت ہو سکتی ہے......غرض تو انسانیت کو بچانا ہے اور یہ سارے کارہائے زندگی صرف اس لئے ہیں کہ نفس کیسے پاکیزہ رہ سکتا ہے اور ضمیر کیسے زندگی محسوس کرتا ہے اگر دونوں ہی مردہ ہو چکے ہیں تو پھر جینے اور مرنے میں فرق باقی نہیں۔ نفس انسانی کو عریانی سے بچانا ہے یہ بے ردا نہ ہو جائے......یہ ساری عبادتیں، عقیدتیں......صداقتیں......حماقتیں......شہادتیں......فضیلتیں......قبائیں اس لئے ہیں کہ نفس عریانی سے محفوظ رہے اور ضمیر کی عدالت سے باعزت بری ہو جائے۔

☆......☆

Marfat.com

حق

حق کبھی نہیں بدلتا کیونکہ زمانہ حق کے ساتھ ہے اور حق زمانہ میں زندہ حقیقت ہے۔لوگ بدلتے ہیں ......تقاضے بدلتے ہیں ......مقام بدلتے ہیں ......نقط نگاہ بدلتا ہے......انداز نظر بدلتے ہیں ...... ضروریات تبدیل ہوتی ہیں ......اغراض میں ردوبدل ہوتا ہے اس لئے پروردگار فرماتا ہے حق پرستوں کے ساتھ ہوجاؤ اور جدھر جدھر حق جاتا ہے ادھر اپنا رخ کرو......حق کو تلاش کرو......اس کی جستجو کرو...... آرزو کرو......تمنا کرو......حق کی پہچان خدا کی پہچان ہے......جو حق کے مقابلہ میں باطل کو لایا اس نے اپنی فکر اور عقل کے ساتھ دھوکا کا ارتکاب کیا ہے۔حق کے مقابلہ میں ہر شئے باطل ہے یہاں تک کہ زندگی بھی بلکہ دنیا کی پرکار کا وسطی مرکزی نقطہ وہ حق تعالیٰ سبحانہ کی ذات گرامی ہے جدھر سے بھی دیکھا جائے وہ مرکز ہے گو زندگی سب سے بڑی حقیقت ہے مگر یہ بھی حق کے بغیر فضول ہے۔

جو حق کا ساتھ دیتے ہیں حق انہیں مایوس نہیں کرتا......حق یہ نہیں جسے ہم حق تسلیم کرتے ہیں...... کہتے ہیں......جو ہمیں نظر آتا ہے حق وہ ہے جسے زمانہ تسلیم کرے بلکہ زمانہ حق کی تصدیق کرے جس سے انسانیت کا دل ٹھنڈا ہو......جس کی تصدیق مخلوق خدا اور خود خدا کرے۔

حق انسانی ضمیر کی پاکیزہ صدا ہے......اطمینان قلب کا ذریعہ ہے......حق میں راز حقیقی پوشیدہ ہوتے ہیں بلکہ خود حقیقت حق ہے۔جو حق کا راستہ روکتے ہیں وہ رسوا ہوجاتے ہیں......جو حق کا ساتھ دیتے ہیں وہ سرخرو ہوتے ہیں......حق پرست دیدِ پسِ دیوار دیکھتی ہے......جس کے اسم گرامی پر حق قربان ہوجائے وہ اسم محمد ﷺ ہے وہ اسم علیؑ ہے جس کا حدیث شریف میں بیان آیا ہے علیؑ حق ہے اور حق علیؑ ہے۔جدھر جدھر علیؑ مڑتا ہے ادھر ادھر حق مڑ جاتا ہے۔

حق سے روگردانی کی سزا قوم بھگتی ہے......نسلیں بھگتی ہیں بلکہ پورا معاشرہ بھگتا ہے۔بشر اول

95281

Marfat.com

سے ابد تک حق کا دعویٰ دار ہے مگر حق کی طرف پشت کر کے چل رہا ہے...... حق کو دستار فضیلت سے محروم رکھے ہوئے ہے...... یہ تو اپنے خالق سے بھی مطمئن نہیں اس سے زیادہ اور کیا ناحق ہے۔

جو اپنے نفس کا غلام ہے وہ حق کو پہچان نہیں سکتا۔ بشر دراصل اپنے نفس کا مرید ہے۔ ہم نے کتاب حق کو صرف ثواب کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اس میں اتر کر دیکھیں تو تمام روحانی قرضے ادا ہو جائیں اور حق بات کی سمجھ آ جائے۔

لوگ حق سے خوفزدہ ہو کر پریشانی کی حالت میں بھاگ رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے ساتھ کچھ ایسی چیزیں ٹکرا رہی ہیں جن کا انہیں وہم تک نہ تھا کہ یہ بھی راستے کی رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ انسان حق سے جتنا دور ہوتا جائے گا اتنا ہی پریشان اور مایوس ہوتا جائے گا۔ انسان کی ارتقائی منازل حق پرستی کی طرف نہیں اس لئے اِسے اطمینان نصیب نہیں ہوتا یہ حق کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔

آؤ! حق اور سچ کے ساتھ ہو جائیں یہی راستہ نجات کی منزل کی طرف جاتا ہے...... یہی سکون اور اطمینان کا راستہ ہے اس کے لئے انسان عبادت گاہوں کی طرف دوڑ رہا ہے مگر حق کی طرف پشت کئے ہوئے ہے یہ سب سے بڑی نامرادی ہے......! یہ سب سے بڑی فریب نفسی ہے۔

☆......☆

ارادہ

کسی کام کے کرنے کی آرزو، تجسس "ارادہ" ہے......ارادہ مستقبل کا ترجمان ہے......خدا کے ارادے کے برخلاف کوئی خواہش ارادہ ہے۔ جب ہم ارادے کو مضبوط کرتے ہیں تو خدا ہمارے ارادوں کو توڑ دیتا ہے۔ ہم خود اپنے ارادوں کو نہیں توڑتے یہی خدا کی مہربانی ہے ورنہ نہ جانے انسان اپنے ساتھ کتنا ظلم کرتا۔

جب انسان ارادے سے عزم میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت اسے کوئی غیبی نصرت حاصل ہوتی ہے وہ غیبی نصرت خدائی طاقت کا ایک اشارہ ہوتا ہے۔

ہماری زندگی ارادوں پر تیرتی ہوئی کشتی ہے کبھی کناروں سے دور ہو جاتی ہے اور کبھی کناروں کے نزدیک ہو کر ہمارے حوصلوں کو عزم بخشتی ہے۔ ہمارے ارادوں کی تکمیل میں خوشی ہے اور ہم ارادوں کے ٹوٹنے پر غم زدہ ہوتے ہیں حالانکہ ہمیں اپنے ارادوں کے ٹوٹنے پر خوش ہونا چاہئے اس میں خدائی راز ہے۔ انسان صرف خوشی میں اپنے نصیب کو تلاش کرتا ہے حالانکہ ارادوں کے ٹوٹنے میں اصل خوشی ہے۔ دراصل ارادہ ہماری انا ہے اور انا کی ہستی سے لڑائی ہے۔

قوت ارادی کیا ہے......؟ فطرت کے خلاف ہمارے اقدامات اور زور آزمائی ......انسان انا کی بنیاد کو مضبوط بنانا چاہتا ہے اور انا کیا ہے "میں" یہ سوچ، خیال اور ارادہ سے پیدا ہوتی ہے...... "میں" اور "خدا" کا مقابلہ ہے جبکہ "میں" کو ہمیشہ شکست کا سامنا ہے اور ارادہ توڑنے والا ہماری "میں" کو دراصل توڑتا ہے۔

سوچ ماضی کی داستاں ہوتی ہے اور ارادہ آنے والے زمانہ کا غماز......خیال ان دونوں کے درمیان رابطہ کا نام ہے لہذا جو خیالوں میں رہتے ہیں وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے......ان سب کا سفر عزم

Marfat.com

کی طرف ہے جو فیصلہ تک پہنچاتا ہے۔

جب سوچ نہ رہے ماضی نہیں رہتا اور جب ارادہ نہ رہے تو مستقبل کی کوئی فکر نہیں پھر انسان پُرسکون ہو جاتا ہے...... یہ خدا پر یقین محکم کی نشانی ہے۔ انسان زندگی میں اپنی حیثیت اور محنت پر یقین رکھے اس طرح انسان میں حرص و ہوس نہیں رہتی۔

حریص انسان حساس نہیں ہوتا...... حساسیت کا مطلب کہ آپ کو فطرت نے روک لیا ہے آپ اس میں گم ہو گئے ہیں آپ نے اپنی تمام باقی منفی قوتوں کا راستہ روک لیا ہے اور جب انسان ارادے باندھتا ہے یعنی وہ اپنے حال پر خوش نہیں ہوتا وہ زندگی کی سانس سانس میں موت کے خوف کو موجود پاتا ہے۔ اس لئے ارادے نہ باندھنے والا زیادہ پُرسکون تو ہے ان لوگوں کی نسبت جو ہر وقت نئے نئے ارادے رکھتے ہیں مگر ارادہ توڑنے والا سب سے طاقتور ہے۔

جو اپنے ارادے خدا کے ارادوں سے منسلک کر دیتا ہے خدا ہر جگہ ہر لمحہ اس کی مدد کرتا ہے...... جو خدا کو تلاش کرتے ہیں خدا ان کا انتخاب کرتا ہے اور یہ سب ارادوں کی بنیاد پر ہے۔ جو زندگی کی حقیقت کو جانتا ہے وہی ارادوں کی معرفت سے آگاہ ہے۔

جن کے اندر حساسیت ہے وہی خوش رہ سکتے ہیں وہ کسی لمحہ بھی فطرت سے رابطہ ٹوٹنے نہیں دیتے...... وہ خود کو فراموش کر کے فطرت میں گم ہو جاتے ہیں پھر ارادے ان کے ہم سفر ہوتے ہیں۔

ارادوں کا ٹوٹنا خدا کی دلیل ہے...... انسان مرضی کرتا ہے نقصان اٹھاتا ہے پھر کہتا ہے خدا کی مرضی یہ اس کے ٹوٹے ہوئے ارادے کا شاخسانہ ہے......!

آؤ ارادوں میں خدا کو شامل رکھیں وہ ہمارے ہر ارادے کو جانتا ہے۔

☆......☆

Marfat.com

خوشی

انسان کی انتہائی تمنا خوشی ہے وہ خوشی حاصل کرنا چاہتا ہے کہیں سے ملے جیسے ملے۔ خوشی پُرمسرت دل کا ایک لہجہ' ایک نغمہ ہے۔ جو انسان کو تندرست رکھے وہ حقیقی خوشی ہے۔ جو خوشی کی موجودگی میں جسمانی اور ذہنی بیمار ہیں انہیں خوشی نے دھوکا دیا ہوا ہے وہ حقیقی خوشی نہیں اور اس انسان نے رضا الٰہی سے یہ حاصل نہیں کی بلکہ زبردستی کسی سے چھینی ہوئی ہے۔ خوشی وہ ہے جو آپ کے روح میں بسی ہوئی ہو اور وہ روح وہ ہو جو آزاد ہو...... خواہشات کے ہاتھوں گروی روح کبھی سچی خوشی حاصل نہیں کر سکتی......؟

جس کے پاس سب کچھ ہو مگر حقیقی خوشی نہ ہو وہ ہمیشہ اور مسلسل ناخوش ہوتا چلا جائے گا۔ جس انسان کے پاس بہت سی خوشیاں ہیں دراصل اس کے پاس ایک بھی خوشی نہیں۔ امیر آدمی بہت سی خوشیاں خریدنے کی طاقت رکھتا ہے مگر کسی خوشی پر مطمئن نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنی تمام خواہشات دولت سے پوری کرتا ہے مگر خوشی دولت سے حاصل نہیں ہوتی۔ حقیقی خوشی حقیقی یقین سے حاصل ہوتی ہے۔ انسان جو کام کرے اس میں اس کا پورا یقین تائید کرے۔ خوشی یہ ہے کہ آپ کی ہر تمنا کے لئے ایک جدوجہد ہو اور درجہ بدرجہ خوشی حاصل کرے اس میں اس کی محنت یگانہ ہو...... مسلسل محنت جس میں دیانتداری کا عنصر نمایاں ہو۔ انسان کسی نا کسی پروگرام کا منتظر ہو...... انسان کی خوشی روشن اور خوش حال میں ہے۔ جہاں امید ہوتی ہے وہ امید خوشی لاتی ہے۔ آپ کا ہنسنا اور قہقہ لگانا خوشی نہیں۔ پیٹ بھر کر کھانا اور اچھا لباس خوشی نہیں...... اس لباس کے اندر پاکیزہ جسم اور پاکیزہ جسم کے اندر پاکیزہ رزق ہوگا تو خوشی ہوگی۔ انسان خوشیوں کے لئے لمبی زندگی کی دعا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی خوشیاں دیکھے...... وہ عالی شان محل میں پُرچین راتیں بسر کرے...... بہت عمدہ آرام دہ گاڑی ہو...... بغیر محنت کے بہت

Marfat.com

زیادہ دولت مند بن جائے تو خوشی نہیں بلکہ فریب دینے والی خوشی ہے۔خوشی اصل وہ ہے آپ کا ضمیر مطمئن ہو......آپ کا نفس آپ کو تھپک تھپک کر نیند کی آغوش میں سلا دے......آپ کا حال آپ پر رشک کرے۔

جس کے پاس لاتعداد خودساختہ......خودیافتہ خوشیاں ہیں وہ خوشی کے معاملہ میں غریب ہے اور جس غریب کو خوشی ایک بار نصیب ہو وہ بڑی پُر لذت ہوتی ہے......جو آدمی خوش تو ہے مگر ذہنی اذیت میں مبتلا اور پریشان ہے جن وجوہات کی بنا پر اس نے دوسروں کی خوشیوں پر ڈاکہ ڈال کر خوشی حاصل کی ہے۔جس انسان نے حقیقی خوشی کو پانا ہے اسے اپنی تلاش کی آخری حد تک جانا پڑے گا۔

خواہشات سے نجات خوشی کا اصل راستہ ہے......انسان وہ خوش رہے گا......وہ خوشی ہوگی جب انسان اپنی ذات میں غنی ہو جائے گا۔غنی وہ ہوتا ہے سب زمانے جس کے ہوں...... جو وقت کے ساتھ چلتا ہے......وقت کو ساتھ لے کر چلتا ہے......اپنی محنت کی کمائی سے صرف اپنی ضرورت اپنے پاس رکھتا ہے......نہ کھونے کا غم نہ پانے کی خوشی......!

جن خواہشات میں سچ کے عناصر کم ہیں ان خواہشات کے پورا ہونے پر انسان کو خوشی نصیب نہیں ہوتی بلکہ کوئی فریب زدہ خوشی کا اشارہ ہوتا ہے۔جو لوگ جسم کو اذیت دے کر خوشی حاصل کرنے کی تمنا کرتے ہیں وہ خدا کی رضا پر راضی نہیں ہوتے۔جسم خدائی نعمت ہے اور صحت اس سے زیادہ نعمت......خدا اس فعل کو پسند نہیں کرتا جو اس کی نعمت کے برعکس ہو......جسم کی طلب انسان کو خوشیوں سے دور لے جاتی ہے بلکہ روح کی طلب انسان کو خوشیوں کے قریب لاتی ہے۔انسان کے ذہن میں جو خوشی کا معیار ہے اس کے جسم میں نہیں......خوشی فاقہ کشی سے نصیب نہیں ہوتی خوشی حواس کے مثبت رویوں سے حاصل ہوتی ہے......دیانت دار رویوں سے پائی جا سکتی ہے۔

جس انسان کا ذہن جنسی دباؤ میں رہتا ہے وہ خوشی کا تصور مت کرے وہ خوشی جیسا کوئی خیال ہوتا ہے......ذہن میں جو کچھ ہوتا ہے ضروری نہیں وہ دیکھائی دے لہذا خوشی اس سے بھی حاصل ہو سکتی ہے جو دیکھائی نہیں دیتی......!

انسان کو حقیقی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب وہ کسی حقیقت کے نہاں خانہ سے اپنی روح کے

Marfat.com

لئے خوبصورت موتی نکالتا ہے اس طرح آپ کو جہالت سے نجات ملتی ہے۔ جہالت سے نجات اصل خوشی ہے شعور اور احساس سے دوستی خوشی ہے۔

انسان نے اگر خوشی کو پانا ہے تو تصور سے ہوتا ہوا خیال کے راستہ، وجودی طور پر ظاہر ہو اور وہ حقیقت کی طرح روشن ہو تو وہ حقیقی خوشی ہے...... لمبی زندگی سے مختصر زندگی زیادہ خوش نصیبی ہے جس سے انسان اس بات کی تائید اور تصدیق اپنے نفس اور ضمیر سے کروائے کہ اس نے دانستہ کوئی گناہ نہیں کیا اور اس نے اپنے شعور سے خدا کی ہستی کی تصدیق کی ہے...... جہالت یہ ہے کہ کسی فعل کے سرزد ہونے کے بعد انسان کو احساس ہو کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا وہ دائمی خوشی سے محروم رہتا ہے۔ مصدقہ بصیرت جسے خوشی کہے وہ اصل خوشی ہے۔

انسان کو اس وقت خوش ہونا چاہئے جب وہ اپنے جسم کی طہارت اور پاکیزگی کی تصدیق اندر اور باہر دونوں سے کرے...... اس کی تصدیق اس کے تمام اجزائے امر یہ روح، نفس، ضمیر کریں۔

خوشی وہ ہوتی ہے جو ذہنوں کو خوبصورت اور پر سکون بنادے یا ذہن جس خوشی کی تصدیق کریں

انسان اپنی خوشی کا خود دشمن ہے جب اس شئے کی خواہش کرتا ہے جس کے لئے اس نے محنت نہیں کی صرف خواہش رکھتا ہے...... جو حسد اور بغض کی آگ میں جلتا ہے وہ دوسروں کی ناکمل خوشیوں پر ناخوش رہتا ہے۔

خوشیاں انسان کے اندر ہیں بس اسے پانے کی تمنا نہیں کرتا...... ہنر نہیں جانتا ان کے لئے اپنے ذہن کو وقف نہیں کرتا...... اپنے خالق سے مشورہ گیر نہیں ہوتا...... کوئی وہ شئے نہیں جسے انسان اپنے اندر نہیں پاتا۔ سب سے بڑی خوشی اطمینان ہے اور انسان کے اندر ہے جسے وہ باہر تلاش کرتا ہے۔ خوشی انہیں ملتی ہے جو خوشنودی خدا کی رضا پر خوش رہتے ہیں۔

اس حد تک خوشی کی تمنا کرو کہ اس سے آگے غم کی حدود شروع نہ ہو جائے۔ زیادہ خوشی اور کثرت غم دونوں اضطراب انگیز ہوتے ہیں لہذا خوشی اتنی مناؤ جتنا غم منانے کا حوصلہ ہے۔ وہ خوشی شیطانی عمل ہے جو دوسروں کا دل جلا کر حاصل کی جائے...... دوسروں کی آبرو کو بے نقاب کر کے پائی جائے۔

Marfat.com

مجھے بتاؤ! وہ کیسی خوشی ہے جو معصوم انسان کی عزت بچانے کے لئے گناہ کو اپنے سر لیا جائے ......خود بھوکا رہ کر بھوکے کو کھانا کھلایا جائے ......گرم بستر کسی بے آسرا اور غریب کو دے دیا جائے ...... کسی کی زیادتی پر غصہ نہ کیا جائے ......قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دیا جائے ......خود کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے ...... تمام کچھ میسر ہونے کے باوجود دیانتداری کا دامن نہ چھوڑا جائے ......ہائے اللہ! لوگ خوشی کے مفہوم کو نہیں جانتے۔

☆......☆

Marfat.com

اے انسان!

اے انسان! تو بستر مرگ سے تختہ مرگ پر جانے کے لئے تیار ہے مگر تجھ میں ابھی جینے کی آرزو باقی ہے...... ابھی تیری تمنا ہے کہ تو صحت یاب ہو جائے ...... تیرا کفن تیار ہو کر بازار میں آ گیا ہے صرف لانا باقی ہے۔

وہ لوگ تیار بیٹھے ہیں جو تیرا بھار کاندھوں پر اٹھائیں گے ...... تجھے تیرے مقام اصل پر لے جائیں گے جس کے لئے ابھی تو تیار نہیں ہے۔

اے مردہ جاں لاغر بے بس! بستر مرگ پر ابھی تو اپنی خواہشات کا تانا بانا بُن رہا ہے...... ابھی مستقبل کے منصوبے تیرے ذہن میں نمو پا رہے ہیں...... ابھی بھی تجھے تیرے بچوں کا دُکھ ستا رہا ہے جبکہ قبر کی مٹی تیرا انتظار کر رہی ہے۔ ابھی وہ پھول وہ پانی جو تیری قبر کو معطر کریں گے تیری آرزو میں ہیں۔

اے یقین سے عاری!...... آخری سانسوں کی سواری تیرا انتظار کر رہی ہے...... تیرے نفس بیمار نے ...... تجھے پھنسایا ہوا ہے آزار میں ...... ابھی وقت ہے تیری زندگی کا ...... آخری سانس تک تو امیدوں کے سہارے زندگی کی طلب میں ہے گو بستر مرگ پر تو سالوں پڑا رہے تجھ میں جینے کی آرزو زندہ رہے گی......!

اے تختہ مرگ کے وارث!...... اے لحد کے جانشین!...... اے کاندھوں کے منتظر! آ اتنے لوگ تجھے الوداع کہنے کے لئے تیرے انتظار میں ہیں...... تیری بخشش کے لئے دعائیں لئے تیار بیٹھے ہیں۔

لوگو! میں جا رہا ہوں مگر میں تمہارا شدت سے انتظار کروں گا میں پھر آپ سے نہیں ملوں گا مگر آپ مجھے ضرور ملنے آئیں گے...... میرے شہر میں ٹمٹماتے دیئے ہیں ...... مغموم خوشبوئیں ہیں ...... خوفناک اندھیرا ہے مگر سارا شہر خاموش ہے شاید کسی صور کی انتظار میں ہے جس کا وعدہ خدا نے کیا ہے ...... بتاؤ اس کا عنوان ہے......!

بلکہ میں، ہم اور آپ سب اس وقت تک اکٹھے رہیں گے جب صُور پھونکا جائے گا ہم سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا دنیا کے اعمال کا حساب لیا جائے گا، میدان حشر لگے گا، ہمارے اعمال ہماری ہتھیلیوں پر ہوں گے اور ہمیں ہماری کارکردگی کی بنیاد پر اپنی اپنی منزل پر فائز کر دیا جائے گا۔ اس دن کوئی ایک دوسرے کو نہیں پہچانے گا، وحشت ناک ماحول ہوگا کوئی پیرومرشد کسی کا ذمہ دار نہیں ہوگا، کسی مولوی کا ثواب دارین کوئی فائدہ نہیں دے گا، کسی کے کام نہیں آئے گا۔

میرے شہر میں ٹمٹماتے دیئے ہیں مگر خوفنک اندھیرا ہے، مغموم خوشبوئیں ہیں مگر محسوس کرنے والا کوئی نہیں۔ سارا شہر چُپ کی گود میں خاموش سویا ہوا ہے کسی اس آواز کی انتظار میں جو اسے بیدار کرے گی جس کا وعدہ خالق نے کیا ہے۔

اے لوگو! میں اس جہاں میں جا رہا ہوں جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آیا سب باری باری وہاں جا بسے ہیں۔ میں شدت سے تمہارا انتظار کروں گا پھر ملاقات نہیں ہوگی مگر آپ مجھے ضرور ملیں گے۔ کوئی ثواب دارین والا آپ کا ہاتھ نہیں تھامے گا انسان کے اپنے حواس اس پر گواہ ہوں گے۔

بتاؤ اس عنوان کا مضمون یہی ہے جسے انسان کہتے ہیں اور انسان کا انجام یہی ہے جسے وہ فراموش کئے ہوئے ہے۔

☆......☆

Marfat.com

احترام انسانیت

جو زندگی احترام انسانیت میں گزارتے ہیں ان کی زندگی بڑی ہلکی پھلکی ہوتی ہے اور موت بڑی پُر لطف وہ کئی بار زندگی کو موت کی طرح محسوس کرتے ہیں ان کے یقین میں یہ راسخ شدہ ہے کہ زندگی اتنی عزیز نہیں جتنی موت......!

موت سے ڈرو مت اس سے پیار کرو اور زندگی سے پیار مت کرو یہ عارضی ہے۔ جو زندگی کو بدمزہ کر کے مرتے ہیں ان کی موت بڑی بے لذت ہوتی ہے اور ایسے لوگ بعد از موت بھی بدمزہ رہیں گے......

اولوگو! زندگی کو گناہوں کی قبر مت بناؤ۔ وہ زندگی انتہائی خوبصورت ہے جو فطرت سے روح کا رزق حاصل کرتی ہے انسان جب اپنی ذات کو فطرت کے حوالے کرتا ہے......زندگی کے ساتھ ایسے رویے رکھو جیسی انسانیت اس کی طالب ہے......انسانیت کی ضرورت اچھی شئے ہے انسان اس سے دور ہوتا جا رہا ہے اس لئے زندگی بوجھل ہو رہی ہے......عبادت میں مفہوم نہیں......دولت میں حلال کا عنصر نہیں......ذہن میں اعلیٰ فکر نہیں......ارادوں اور خیالوں میں پاکیزگی نہیں......روح میں طہارت نہیں......ضمیر میں بیداری نہیں اس وجہ سے زندگی تھکی سی ہے......

زندگی کو آسان بناؤ موت آسان ہوگی......آخرت حسین ہوگی۔ دل میں اطمینان ہوگا تو زندگی حسین اور پرلذت ہوگی۔ دل میں اطمینان اس وقت ہوگا جب کمائی میں دیانتداری اور اقرار کے مطابق عمل ہوگا......عمل پر کردار صادق گواہ ہوگا یہی احترام انسانیت ہے......یہی مقام انسانیت ہے......یہی برہان انسانیت ہے......یہی عرفان انسانیت ہے......یہی وجدان انسانیت ہے......انسانیت کو پانا دراصل حقیقی عبادت ہے۔ انسانیت نہیں تو انسان میں کچھ نہیں بلکہ انسان نہیں......؟

☆......☆

گم شدہ باپ

حضرات ایک ضروری اعلان سماعت فرمائیں..................!!!!!

میرا باپ گم ہو گیا ہے اس کی عمر چالیس سال اور ذہنی عمر میں مجھ سے چھوٹا ہے۔ بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اپنا اصل نام نہیں بتا سکتا ان کے بدن پر مغربی، افریقی تہذیب کا لبادہ ہے...... سر پر غیر ذمہ داری کا تاج ہے...... پاؤں میں مجبوری کی زنجیریں ہیں...... آنکھوں میں مایوسی، اداسی اور پریشانی ہے...... دماغ میں دولت مند بننے کا خمار ہے...... ذہن میں مستقبل کی بے یقینی اور خوف ہے...... پاؤں پر در در کی خاک چھاننے کی مہر ثبت ہے...... زبان میں مکاری ہے...... چہرہ پر پریشانی اور عیاری ہے...... کانوں میں سننے کی صلاحیت ہے مگر ظاہری طور پر بہرہ لگتا ہے...... آنکھیں کھلی ہیں معلوم ایسے ہوتا ہے جیسے دیکھ رہا ہے مگر اندھا ہے...... اتا پتا پوچھا جائے تو بتاتا ہے کہ اس کا کوئی وطن نہیں...... محبت اور سرپرستی سے محروم ہے اِس کا دل پیار سے خالی ہے اِس کے ضمیر کے چراغ بجھے ہوئے ہیں اور اس کی کھوپڑی میں بے رحمی لاپرواہی، بے وارثی اور بے ثباتی ہے...... وہ میرے گھر کا چراغ تھا جس میں فطرت سے محبت کی لُو ختم ہو گئی ہے اگر کسی کے جذبوں میں ایندھن ہے تو اسے تلاش کر کے میرے گھر پہنچا دے مہربانی ہو گی اور اگر خود فطرت کی آواز سنے اور معصوم بچے کی مسکراہٹ اور لمس محسوس کرے تو خود آ جائے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا............ اعلان ختم

(عزم حیدر، اور اک منزل......)

آج چاندرات ہے میں اور میری ماں دونوں اکیلے ہیں۔ نصف شب گزر چکی ہے ساتھ والے کمرے میں روشنی ہے...... میں اپنی ماں کی محبت بھری گرم آغوش سے اٹھ کر دروازہ کی اوٹ سے دیکھتا ہوں...... میری غمزدہ ماں کے ابو، جنہیں میں نانا ابو کہتا ہوں وہ اپنی کرسی پر بیٹھے نصف شب کی

گہری خاموشی میں اپنے قلم کو خون جگر میں ڈبو کر اپنے کرب' دکھ اور درد لکھ رہے ہیں...... میں چھوٹا سن ہوں مگر میرا شعور جوان ہے میں یہ سمجھتا ہوں ماں باپ کا دکھ کیا ہوتا ہے کیونکہ میں گم شدہ باپ کا اعلان کر کے آیا ہوں۔

صبح عید ہے اور مجھے میرے گم شدہ باپ کا کوئی اتا پتا نہیں...... میری دادی بے حسی کا قبرستان دل میں سمائے ہوئے اپنی قبر کی جگہ تلاش کر رہی ہے اور خود ہی اپنی قبر کھودنا چاہتی ہے۔ اس کی دیگر اولاد بھی ہے مگر کوئی اس کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں...... میرا دادا زندہ ہے مگر اس میں مردہ روح ہے وہ اپنی لاش کے سرہانے بیٹھا مکاری کے آنسو بہا رہا ہے اور اپنی آنکھوں کو اندھاپن کا فریب دے کر اطمینان حاصل کر رہا ہے خاموش ہے مگر اس کے اندر بلاوجہ نفرت کا لاوا ابل رہا ہے۔ میرے گم شدہ باپ کے بھائی اپنی لاشوں کو اپنے ہی کاندھوں پر اٹھائے خود ہی شہر خموشاں کی طرف چلے جا رہے ہیں...... وہ ایک ایک کر کے اپنی اپنی منزل پر رواں ہیں۔ بس اس کوشش میں ہیں کہ پہلے اپنی لاش پر کون مٹی ڈالتا ہے...... ان تمام حالات کا میرے گم شدہ باپ کو علم نہیں۔

وہ زمانے میں دندناتے پھرتے حقائق کو دھوکا دینے میں شاید کھو گیا ہے۔ اس کی گمشدگی سے پہلے بھی میں نے اسے ضمیر کو مارتے ہوئے اور دفن کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا...... کئی دفعہ اس نے میری ممتا کو کفن خرید کر دیا تھا مگر میری ماں میری وجہ سے زندہ رہنے پر مجبور تھی اور میرے نانا ابو کو تہمت سے بچانے کے لئے کوشاں تھی۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ انا کے بتوں کو پاش پاش کر دوں...... اپنے علم و ہنر کی بنا پر اپنے گم شدہ باپ کو پالوں...... شاید وہ خود سے بچھڑ گیا ہے...... گھر کا راستہ شاید بھول گیا ہے...... بے حسی کی غاروں میں چھپ گیا ہے...... اس سے پہلے بھی کئی بار گم ہو چکا ہے مگر پھر دستیاب ہو جاتا تھا اب کہ شاید حقیقت سے بہت دور نکل گیا ہے اگر کسی کو ملے تو پہنچا دے یا اسے بتا دے کہ اس کی انتظار میں کوئی ہے ہم اس سے کچھ طلب نہیں کرتے صرف وہ خود کو تلاش کر لے۔

آج عید کا دن ہے اور میں اپنے نانا ابو کے ساتھ نماز عید ادا کرنے کے لئے عبادت گاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ میرے نانا ابو پہلی صف میں کھڑے ہیں میں ان کے ساتھ ہوں اور مجھے ایسے معلوم ہو رہا

Marfat.com

ہے کہ میں کسی ٹھنڈے اور گھرے سایہ کے نیچے آرام کر رہا ہوں۔ پیش امام دعا مانگتا ہے اور ایک بڑا سا نام لیتا ہے جس کا نام ''اللہ اکبر'' ہے میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کے ساتھ اپنی آواز ملا رہا ہوں۔ وہ کہہ رہے ہیں اللہ میاں بچوں کے سر پر والدین کا سایہ قائم رکھ میں نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح آمین کہا۔

میں نے عید گاہ کے دروازہ پر بہت سے بچے دیکھے جو ہاتھ پھیلائے کھڑے تھے مگر ان کے باپ گم نہیں ہوئے تھے ان کی روحیں مر چکی تھیں ...... مجھے میرے نانا ابو نے نئے نوٹ دیئے جو وہ کل میرے لئے بنک سے لائے تھے کہ اپنے ان ہم عصروں میں تقسیم کر دو۔

عید کے روز میں کائٹ اڑاتا رہا...... آئس کریم کھاتا رہا...... نانا ابو کے ساتھ گاڑی میں گھومتا رہا سیر کرتا رہا اور میری ماں گھر پر میرا انتظار کرتی رہی مگر وہ اس بات پر مطمئن تھی کہ عزم ابو کے ساتھ گیا ہوا ہے۔

رات دیر تک جاگتے رہے مگر جب سب سو گئے میں دن کی عید میں جاگ رہا تھا...... آخری سلام کے لئے نانا ابو کے کمرے میں گیا...... اندھیرا تھا مگر وہ ابھی تک سوئے نہیں تھے۔

ان کی آواز آ رہی تھی ...... اللہ میاں میرے بچوں پر رحم فرما دے۔ ان کی دعا میں اطمینان اور میرا اور میری ماں کا دکھ تھا۔

وہ تہذیب یورپ کو کوس رہے تھے جس کی آغوش میں جنس پرست اور مے نوش گم شدہ باپ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں میں سمجھ گیا کہ میرا گم شدہ باپ بھی ان گم شدوں میں ایک ہے...... میں آنکھوں میں آنسو لئے اپنی ماں کی آغوش میں آ کر لیٹ گیا جو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد میرے گال تھپ تھپا کر مجھے سلاتی ہے...... میری عمر چھوٹی ہے مگر میرا شعور جوان ہے اس لئے میں یہ ساری باتیں محسوس کرتا ہوں۔

جس جس کا باپ گم ہو گیا ہے آؤ مجھ سے دوستی کر لو اور ہم ایک نیا عزم لے کر اپنی ماؤں کی آرزوؤں کو پورا کریں اور اپنی ماؤں کی زندگی کا حصہ بنیں گو ہمارے باپ مردہ روحوں کے ساتھ زندہ ہیں مگر گم شدہ ہیں...... ہم ان کی زندگی میں یتیم لاوارث ہیں اور ہماری معصوم روحوں پر ظلم کر رہے

Marfat.com

ہیں۔اپنے ٹھنڈے اور گہرے سایوں سے محروم کر رہے ہیں۔

کوئی ہے جو مجھے میرے گم شدہ باپ سے ملا دے اسے یاد دلا دے کہ کوئی اس کے آسرا پر ہے مگر سب سے بڑا سہارا اللہ ہے جو نہ ہی فوری عدالت لگاتا ہے نہ ہی عبوری ضمانت لیتا ہے......وقت کا وکیل جب فارغ ہوتا ہے تب وہ فیصلہ سناتا ہے۔

تمام عمر سہاروں پہ آس رہتی ہے
تمام عمر سہارے فریب دیتے ہیں

☆......☆

Marfat.com

محبت کیا ہے......؟

محبت تسکین نفس نہیں تسکین روح ہے۔ محبت جذبات نہیں رویہ ہے۔ محبت ترقی ہے زوال نہیں۔ محبت نفاست ہے آوارگی نہیں۔ محبت خود آگاہی ہے خود فراموشی نہیں۔ محبت زندگی نہیں زندہ دلی ہے...... محبت عارضی نہیں جاودانی ہے...... محبت وقتی نہیں دائمی ہے...... محبت فاصلہ نہیں منزل ہے ...... محبت دوری نہیں قربت ہے...... محبت ماضی نہیں حال ہے...... محبت عدالت نہیں قاضی ہے...... محبت وکیل نہیں موکل ہے...... محبت ملزم نہیں مدعی ہے...... محبت دکاندار نہیں گاہک ہے...... محبت قصائی نہیں بکرا ہے...... محبت چھری نہیں خون ہے...... محبت جہاد نہیں تلوار ہے...... محبت وجود نہیں روح ہے...... محبت آنکھ نہیں دل ہے...... محبت کان نہیں آواز ہے...... محبت زبان نہیں ذائقہ ہے...... محبت بات نہیں اس میں چاشنی ہے...... محبت گفتگو نہیں لطافت ہے...... محبت پھول نہیں خوشبو ہے...... مجھے کوئی بتائے محبت کیا ہے......؟۔

محبت محور زندگی ہے...... زندگی کا کعبہ ہے...... بندگی کا قبلہ ہے...... نفس کی طہارت ہے...... روح کی پاکیزگی ہے...... ضمیر کی بیداری ہے...... محبت نفس مطمعنہ کی راحت ہے...... محبت ایمان کی تسکین ہے وہ ایمان جو انسان پیدائش کے وقت ساتھ لایا تھا...... خدائی ودیعت ہے...... اِس کے بغیر کسی ذی نفس کی کوئی زندگی نہیں...... دنیا صرف محبت کا ایک رشتہ ہے...... جس کے پاس محبت نہیں اُس کی کوئی دنیا نہیں بلکہ آخرت میں بھی اُس کا کوئی حصہ نہیں...... خدا سے محبت ہی آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے...... یقیناً آپ بھی کسی سے ضرورت محبت کرتے ہیں...... خدا کا دوسرا نام محبت ہے۔ محبت ماں کی میراث ہے اور خدا ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ محبت وہ ہے جیسا انسان بننا چاہے اس سے بن سکتا ہے...... بلندیوں کا سفر کرسکتا ہے...... گیرائی میں اتر سکتا ہے۔

Marfat.com

محبت فطرت ہے بناوٹ نہیں...... محبت مسلسل ہے وقفہ نہیں...... محبت بیوی نہیں بچے ہیں......
محبت عورت نہیں اس میں پائے جانے والا جوہر لطیف ہے...... محبت وقت نہیں وقت کا فیصلہ ہے......
محبت حسن نہیں نظر ہے...... محبت آنکھ نہیں اس سے نازل ہونے والا آنسو ہے...... محبت جذبات نہیں جذبہ ہے...... محبت وہ خوشبو ہے جس کا کوئی متبادل نہیں...... جس کی خوشبو صرف روح سونگھ سکتی ہے
......جسم کی محبت سطحی ہے روح کی محبت قطعی ہے اور دائمی ہے۔

آؤ! محبت کریں جس سے دنیا اور جہاں میں زندگی اور موت دونوں لطیف ہو جائیں...... ایمان اور دیانت سے...... اللہ اور نبی ﷺ سے...... نبی اور نبی کی محبت والی جبلت سے...... آل نبی سے......!

محبت مزاج کا ایک زاویہ ہے...... طبیعت کی ایک نہج ہے جیسے جیسے آپ کا مزاج اور طبیعت تبدیل ہوتی جائے گی محبت بدلتی جائے گی۔ صرف حقیقی محبت نا قابل تبدیل ہے اس پر وقت کی قدغن نہیں لگائی جا سکتی......

آؤ! کسی ایسی محبت کی چاہت کریں جو دنیا اور آخرت میں یکساں ہمارے لئے فائدہ مند ہو۔
جو روح کی محبت میں اتر جاتے ہیں وہ خلاء بسیط سے آگے نکل جاتے ہیں......

☆......☆

Marfat.com

آزادی

آزادی کے بدلے میں جو کچھ بھی آپ کو ملے وہ غلامی ہے...... آزادی کا تختہ غلامی کے تخت سے زیادہ آرام دہ ہے...... آزادی کی موت غلامی کی زندگی سے اعلیٰ ترین ہے...... ذہنی آزادی ہزار درجہ بہتر ہے اس ذہنی غلامی سے جو اقتدار کی کرسی پر نصیب ہو...... جسمانی آزادی نعمت ہے اس غلامی کے مقابلہ میں جس میں زندگی کی تمام سہولتیں میسر ہوں مگر آپ معاشرہ میں آزاد گھوم پھر نہ سکیں...... آپ فطرت سے لطف اندوز نہ ہو سکیں...... ذہنی قید سب سے زیادہ اذیت ناک ہے...... ذہنی غلامی موت کے مترادف ہے...... ترقی کی راہ میں زبردست رکاوٹ ہے......!

آزادی وہ نعمت ہے جو پروردگار نے انسان کی جبلت میں رکھ دی ہے۔ جن کی حفاظت کے لئے ہزاروں محافظ ہوں وہ سب سے بڑا غلام ہے اس کے ذہن میں موت کا خوف طاری ہے اس کے ہر سانس میں اذیت ہے اس کے وجود میں اس کی روح قیدی ہے۔

آزادی یہ ہے کہ میں اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے مرضی کروں۔ جو غلامی کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں وہ کبھی آزاد نہیں ہوتے۔ جو بات بھی اپنی مرضی کے مطابق نہ کر سکیں وہ اصلی اور پکے غلام ذہن ہوتے ہیں۔

خدائی قوانین کے غلام ہو جاؤ...... ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جاؤ...... اصل غلام وہ ہیں جو خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور ہمیشہ مشکلات اور مسائل میں قید رہتے ہیں۔

خداوندا! مجھے اس سے پہلے موت دے دینا جب میرا ضمیر غلام بن جائے...... جب میرا نفس بغاوت پر آمادہ ہو...... جب میں چھپ کر زندگی بسر کروں...... جب میں فطرت کے نظاروں سے محروم رہ جاؤں...... جب کتاب حقیقت کو پڑھنے کی صلاحیت مجھ میں ختم ہو جائے...... جب حقیقت خرافات کی نظر ہو جائے۔

☆......☆

Marfat.com

نیند

زندگی کے دسترخواں پر لذیذ ترین شئے "نیند" ہے اور یہ منزل بے خیالی سے حاصل ہوتی ہے...... منزل بے خیالی مقام یقین محکم پر فائز ہونے سے نصیب ہوتی ہے......یقین محکم قناعت میں ہے...... قناعت دیانت میں ہے......دیانت توحید میں ہے.....توحید کا دوسرا نام عدل ہے جو اپنی ذات کے ساتھ عدل کرتے ہیں خدا انہیں اپنا دوست بنالیتا ہے۔ خدا کا دوست قوت الٰہیہ کا امین ہوتا ہے......وہی راضی برضا رہتا ہے......راضی برضا نیند کی لذت لیتا ہے......وہ نیند کھلی آنکھ کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے......اس کے لئے دن اور رات کی ضرورت نہیں ......صحت اور بیماری کا اس پر کوئی اثر نہیں ......زندگی اور موت کا احساس یکساں ہے یہی وہ بندہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ دوستی کا اشارہ دیتا ہے......

بس نینداس لئے نہیں آتی ابھی میرا شعور بیدار نہیں ہوا......نفس میں طہارت نہیں میرا ضمیر مطمئن نہیں۔ نیند حواس کی زندگی ہے۔ دنیا کی تمام دولت اور آسائش ایک طرف اور میٹھی نیند کی لذت ان سے اعلیٰ اور عمدہ دولت ہے...... !

نیند انسانی جسم کے لئے راحت عظیم ہے۔ میٹھی نیند موت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ موت و حیات کے درمیان نیند ایک وقفہ ہے جسے ہم زندگی کہتے ہیں۔ نیند آجائے تو انسان ہر خواہش بھول جاتا ہے۔ نیند صدمات کو بھلا دیتی ہے......زخموں کو مندمل کر دیتی ہے......دکھوں کو دور کر دیتی ہے...... دکھوں کا مداوا ہے۔ قناعت پرستی کی نیند عبادت ہے جو قناعت کر گیا اس نے نیند کی معرفت کو پالیا نیند اگر قابل فروخت ہوتی تو دولت مند ساری نیندیں خرید لیتے ......وہ اپنے سرہانے نیند کی دوا رکھ کر نہ سوتے۔

اس کی کوئی زندگی نہیں جو نیند میں بھی جاگتا ہے...... جو اونگھ میں زندگی بسر کرے......جس کی روح آوارگی میں رہے...... جو بستر پر سلوٹیں ڈالتا رہے...... جو کروٹیں بدلتا ہے...... جو رات کے

Marfat.com

اندھیرے میں دولت کا حساب...... بے حساب میں لگا تار ہے وہی جانتا ہے نیند کی قدر کیا ہے......!!

پروردگار نے نیند مزدور کی قسمت میں لکھ دی ہے جو دن بھر رزق حلال کے لئے اپنے جسم کی قوت فروخت کرتا ہے اور رات بھر میٹھی نیند کا مزہ لیتا ہے ایسی نیند دھوپ چھاؤں کی محتاج نہیں ہوتی گرم اور نرم بستر اس کے لئے ضروری نہیں...... یہ بے شمار کروٹوں سے محروم ہوتی ہے ایسی ساری نیند ایک کروٹ میں گزر جاتی ہے۔

نیند انسان کو تازہ دم رکھتی ہے...... تھکاوٹ دور کرتی ہے...... ذہن سے بوجھ ہلکا کرتی ہے...... جسم کے تھکے ہوئے اجزاء کا علاج کرتی ہے جب اور جیسے نیند آ جائے سو جاؤ یہی اس کا اصل مزہ ہے نہ جانے لوگ نیند کے بدلے میں بدمزہ کیوں ہوتے ہیں' آنکھوں میں نیند ہوتی ہے مگر اندر بے چین ہوتا ہے شاید یہ بے نصیبی کا ایک شاخسانہ ہے۔

نیند انسان کی اشد ضرورت ہے اس کے لئے ہر انسان کو برابر کے مواقع ہیں۔ نیند کا وقت نیند کو دو گے تو صحت مند رہو گے۔ نیند انسان کی زندگی کی انتہائی ضرورت ہے اسی لئے خدا نے دن اور رات بنائے ہیں۔ دن کو کام کرو اور رات کو نیند کا مزہ لو۔ جو دن رات کام کرتے ہیں وہ فطرت سے جنگ لڑتے ہیں...... وہ خود کو اذیت دیتے ہیں۔

جو میٹھی نیند کا مزہ لیتے ہیں انہیں اس نعمت کا بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔ نیند روح کا رکا ہوا سفر ہے...... روح کے آرام کا نام نیند ہے...... ماضی اور مستقبل کے منظرنامے روح کی نیند کو چھین لے جاتے ہیں۔ میں نے نیند پر اس وقت لکھا جب میری روح نیند میں چلی گئی۔ انسان عبادت الٰہی کے بعد نیند کا مزہ لیتا ہے مگر اس سے زیادہ نیند کا مزہ خدمت خلق کے بعد ہے...... انسانیت کے احترام میں ہے...... موت کے یقین میں ہے...... دیانتداری میں ہے...... نیند کے بدلے میں کوئی شئے انسان کو قابل قبول نہیں' کام سے پہلے نیند ہے اور نیند کے بعد کام ہے دراصل اس میں نیند کا مزہ ہے۔

نصف شب کے آخری لمحات میں میری روح نے انگڑائی لی شاید مجھے نیند آ گئی ہے...... میرے خیالو! اب تم بھی سو جاؤ...... مجھ سے دور ہو جاؤ مجھے نیند آ رہی ہے......!

نیند آ! میری زندگی کی لذتوں کو دوبالا کر دے۔ تیرے لئے میں نے آدھی زندگی وقف کر

Marfat.com

دی ہے...... تیرے لئے تو میں دن کو کام کرتا ہوں ......تو میری صحت کی ضمانت ہے...... شب بیداری ایک بیماری ہے...... میرے بستر کی سلوٹوں نے گواہی دی میں رات سویا ہوں نیند نہیں کی ......سونے اور نیند میں فرق ہے حالانکہ نیند زندگی کا سونا ہے......!

وہ کون ہے......؟ جو مجھے سونے نہیں دیتا وہی تو ہے جو مجھے تھپک تھپک کر سلا دیتا ہے جو میری یادوں میں ......میری نیند میں میرے ساتھ رہتا ہے......وہ حسین خواب تھا جو دن کی روشنی میں میں نے کئی بار دیکھا تھا جس کی تعبیر ابھی تک نہیں ملی جس کی تفسیر ابھی تک مجھے یاد ہے وہ میری محبت کی میٹھی نیند ہے جو پہلی بار میں نے کسی سے کی تھی مگر اسے یاد نہیں میں ابھی تک سویا نہیں......نیند روح کا خمار ہے......زندگی کی بہار ہے۔

مگر بقول اختر امام رضوی ''آتش فشاں پہاڑ سی رات اور نیند آ گئی دہانے پر''

☆......☆

Marfat.com

نظم

عجب خبر ہے میرے شہر میں پھیلی ہوئی
بے ضمیروں نے باضمیروں کو دشمن سمجھ لیا ہے

یہ کون ہے قلم زور لکھاری میرے شہر میں
جو بے ضمیروں کے ضمیر جھنجھوڑ رہا ہے

اس کے ہاتھ قلم کر دو اے قلم کے دشمن لوگو!
جو فکر کا ذہنوں میں زہر گھول رہا ہے

اٹھو! اس باغی کا سر پھوڑ دو' توڑ دو گردن اس کی
جو شہر کے چوک میں کھڑا سچ بول رہا ہے

آؤ دیکھو تو سہی یہ کہتا کیا ہے
قلم کی زبان سے یہ حق بول رہا ہے

زمانے کے حوادث نے اسے بیدار کیا ہے
اس لئے یہ مردہ ضمیروں کو جھنجھوڑ رہا ہے

☆.....☆

کہاں جانا ہے......؟

جب انسان کا دماغ خراب ہو جائے تو اسے منزل یاد نہیں رہتی پھر اس کا ہر قدم بھٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا ہر اٹھایا ہوا قدم اسے منزل سے دور لے جاتا ہے۔ اگر زندگی کے سفر میں اسے یہ معلوم نہ ہو اس نے جانا کہاں ہے تو ساری زندگی کا سفر فضول اور بیکار ہے۔ انسان کے پاس اس کی دولت صرف یادداشت ہے اگر یادداشت کھو جائے تو پھر منزل نہیں ملتی اس لئے انسان پریشان ہے۔ اسے معلوم نہیں اسے جانا کہاں ہے۔ وہ پہنچا کہاں ہے...... لہذا وہ کبھی اس منزل کو نہیں پا سکے گا جو انسان اور انسانیت کو مقصود ہے۔ ہر انسان کی زندگی کا سفر ایک منزل ہے اور وہ منزل کامیابی ہے مگر انسان کے پاس وہ مطلوبہ زادِ راہ اور نہ ہی وہ فکر عظیم ہے جو اس کی مدد کر سکیں۔ کیا پاگل' دیوانہ' احمق' بیوقوف' بے عقل' بے قیاس لوگوں کی زندگی کا تقابل صاحب بصیرت' ادراک سے کیا جا سکتا ہے......؟ بس وہ لوگ تھکی تھکی سی زندگی بسر کرتے ہیں جو صلاحیت اور ہمت' حوصلہ اور صبر سے کام نہیں لیتے ان کا ہر قدم منزل سے دوری ہے۔

انسان کی منزل مقصود خوشنودی خدا ہے اگر وہ خدا کو ناراض کر کے سب کچھ حاصل کر لے تو وہ خالی دامن ہے پھر اس کا اپنے کفن سے بھی انصاف نہیں...... پھر اس کے تختہ مرگ اور چلنے پھرنے میں فرق نہیں...... پھر اس کا لباس اور کفن ایک جیسا ہے...... پھر اس کی عبادت اس کا فریب ہے...... پھر اس کی سخاوت اس کا دھوکا ہے...... اس کی خیرات خراج ہے......

جب انسان کی یادداشت میں یہ نہ رہے کہ ایک دن اس سے اس کے اعمال کا پورا پورا حساب لیا جائے گا...... نیک اور برے اعمال کا...... خیال کا......!! پھر پوچھا جائے گا کہاں سے آئے ہو کیا ساتھ لائے ہو جس کا انسان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا۔

☆......☆

Marfat.com

وہ ICU میں ہے

رات کے آٹھ بجے ہیں وہ بستر مرگ پر اپنا ماضی ٹٹول رہی ہے...... میں قلم لئے اس کی یادیں تحریر کرنے لگا ہوں...... وہ اٹھی...... اس نے میرا قلم پکڑ کر کہا اب اور آج اس وقت لکھنے کا وقت نہیں ......آؤ! مجھ سے باتیں کرو جیسے پہلے دن آپ نے میرے ساتھ باتیں کی تھیں۔ اس کی بجھی ہوئی آنکھ سے روشنی کا ایک شعلہ نمودار ہوا جو میرے جذبات کو جلاتا ہوا زمانوں سے گزر گیا۔ میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ میری انگلیوں کے پوروں میں شب عروسی کی ان لہروں نے دوبارہ جنم لیا جن کو میں ابھی فراموش نہیں کر سکا تھا۔

وہ ICU وارڈ میں اپنے منہ کو آکسیجن ماسک سے ڈھانپے ہوئے میرے لمس کو محسوس کر رہی تھی اور زندگی کی آخری خواہش کی تکمیل کے لئے میرا ہاتھ اپنے ہونٹوں تک لے گئی۔ کانپتے ہونٹوں کو ہلا کر مجھے پیغام دیا میرے قلب......! مانیہ کا خیال رکھنا میرے جسم سے نکل کر میری روح مانیہ میں چلی گئی ہے...... مجھے دفن کرنے سے پہلے مجھے میری مانیہ کا دیدار ضرور کروانا تا کہ میں لحد میں اپنے سکون کو محسوس کروں......!

پھر میرے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی آنکھوں تک لے جا کر اپنی آنکھ بند کر لی میں نے آواز دی وہ خاموش ہو گئی...... میں نے اپنے پوروں کو ایک دوسرے سے پیار کرتے ہوئے محسوس کیا کہ ان کے درمیان اس کے آنسوؤں کی خوشبو تھی۔ عرصہ ہوا بچھڑے ہوئے مگر ابھی تک میری انگلیوں کے پوروں میں اس خوشبو کی مہک باقی ہے۔

جب میں اس کی قبر پر جاتا ہوں وہ پہلا سوال کرتی ہے ''میری مانیہ ٹھیک ہے'' مجھے یاد کرتی ہے میں قبر میں بھی اس کی لمس محسوس کرتی ہوں اس کے ہونٹوں کی مٹھاس ابھی بھی میرے ہونٹوں میں ہے...... آج اس نے کس رنگ کا فراک پہنا تھا...... آنے سے پہلے اس نے یہ نہیں پوچھا ''بابا

Marfat.com

کہاں جا رہے ہو" ...... مجھے بھی نانو کے پاس لے چلو...... مجھے نانو بہت یاد آ رہی ہے۔

مانیہ اس کی بیٹی کی بیٹی تھی مگر مانیہ کی ماں اس کی بیٹی نہیں تھی بلکہ اس سے آگے ایک رشتہ ہوتا ہے وہ' وہ تھی وہ اس کے خاوند کی بیٹی تھی...... خاوند کی محبت نے اسے بیٹی کے روپ میں تحفہ دیا تھا...... جس نے ساری زندگی اپنی ماں کی سانس کے ساتھ سانس لیا وہ اس وقت اس گود میں آئی جب وہ مانیہ جیسی تھی۔

مانیہ میں اسے اپنی بیٹی نظر آتی تھی۔ مانیہ سے اسے بے انتہا پیار تھا۔ ایک دن اس نے مجھے وصیت کی جب میں مروں تو میرے کفن کو مانیہ کے ننھے ننھے ہاتھ لگانا تاکہ قبر میں اس لمس کی مہک محسوس کر کے سکون حاصل کر سکوں۔

کل کی بات ہے اس نے میرے ساتھ ناشتہ کیا مجھے معلوم نہ تھا اس کا جگر پھٹ گیا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ ڈبل روٹی کے چھوٹے چھوٹے نوالے منہ میں ڈال رہی تھی اور مسلسل میری طرف دیکھ رہی تھی شاید اسے معلوم تھا یہ اس کے آخری نوالے ہیں اور آخری دید زندگی بھر اس نے میری خواہشات کا احترام کیا۔ زندگی بھر کبھی ناراض کر کے مجھے وہ سوئی نہیں تھی۔ زندگی کے آخری لمحات میں بھی وہ میری خواہشات کے احترام میں خاموش رہی۔ میں نے کہا تم چلو میں بھی تمہارے پیچھے آ رہا ہوں......!

میں نے اپنا سامان سمیٹ لیا ہے اور زندگی کی اس گاڑی کے انتظار میں قطار میں کھڑا ہوں جو شہرِ خموشاں کی طرف جاتی ہے...... موت زندگی کا آخری اسٹیشن ہے جہاں سارے مسافر اتار دیئے جاتے ہیں......!

☆......☆

نفرت کی لکیر

نفرت کی لکیر جتنی گہری ہوتی جائے گی اتنا ہی ذہن دو حصوں میں تقسیم ہوتا جائے گا۔ مومن کا ذہن دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوتا۔ اہل ایمان ذہن میں صرف ایمان رکھتے ہیں نہ جانے مسلمان' مسلمان سے نفرت کیوں کرتا ہے...... کلمہ بھی ایک جیسا پڑھتا ہے...... قرآن اور رسول ﷺ بھی ایک ہے......!

نفرت انسانی فکر کا منفی سایہ ہے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو وہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ حالانکہ جو خدا کی مرضی اور حکم کے خلاف ہے اس سے نہ نفرت ہے اور نہ ہی احتجاج کرتا ہے...... نہ جانے عبادت گاہ کی طرف دوڑ کر کیوں جاتا ہے......؟ یہ تو اصلاح گاہیں ہیں...... فلاح گاہیں ہیں مگر اس میں بیٹھا ہوا دین کا قبضہ گروپ لوگوں کو نفرت کا سبق دیتا ہے پیار اور اخوت کا درس نہیں دیتا...... ہماری فکروں کو منجمد کر دیا گیا ہے...... نفرت کی لکیریں بہت گہری ہو گئی ہیں۔

☆......☆

Marfat.com

دوست اور دشمن

جس کا کوئی دشمن نہیں اس کا کوئی دوست نہیں ......جس کے سب دوست ہیں اس کا ایک بھی دوست نہیں......جس کے بہت سے دشمن ہیں اس کے بہت سے دوست بھی ہوتے ہیں......جس کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ ہی دشمن اسے اپنے وجود پر شک کرنا چاہیئے۔

ایک ایسا دوست زندگی میں طلب کرو جو آپ کو غربت سے بچالے۔دوست سرمایہ ہے اور دشمن راہنما جو آپ کی غلطیوں پر نظر رکھے اور آپ کے ہر جائز کام میں روڑے اٹکائے۔جس نے دشمن کو پہچان لیا وہ ہی دوست کی پہچان کر سکے گا۔دوست کو جیسے یاد رکھتے ہو ویسے دشمن کو اپنی یادداشت میں رکھو۔دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کو دکھ اور سکھ میں یاد رکھے۔دشمن وہ ہوتا ہے جو آپ کا دکھ سکھ کو نظر میں رکھے اور ہر وقت دکھی دیکھنا پسند کرے۔دشمن کی دعا بھی بددعا ہے اور دوست کی بددعا بھی دعا ہے۔

دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے غم میں غمگین ہو جائے۔دشمن وہ ہوتا ہے جو آپ کو غمگین کر کے خوش ہو وہ آپ کا رشتہ دار اور اولاد بھی ہو سکتی ہے......غم میں غمگین ہونے والا کوئی غریب، مسکین، یتیم، نادار بھی ہو سکتا ہے معذور، اپاہج، بھوکا بھی ہو سکتا جسے آپ یاد رکھتے ہیں۔دشمن وہ بھی ہوتا ہے جو آپ کو زندہ دیکھنا نہیں چاہتا......دشمن وہ بھی ہے جو آپ کی خوشحالی پر کڑھتا ہے......آپ کی حیثیت کو حسد کی نظر سے دیکھتا ہے۔وہ دوست نہیں ہوتا جو آپ کا تماشا دیکھے اور خاموش رہے۔جو احتجاج نہیں کرتے وہ نہ کسی کے دوست ہوتے ہیں اور نہ ہی دشمن......ان کو کبھی دوست مت سمجھو جو دوست اور دشمن دونوں کی یکساں تعظیم کرے......دونوں کی دہلیز پر دوزانو ہو جائے......دشمن کو خیال میں بھی یاد رکھو اور دوست کو خوابوں میں۔

اللہ تعالیٰ جس کو دوست رکھے آپ اس کے دوست بن جائیں اس کی پیروی پر لگ جائیں اور

جو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے آپ اسے صف اول کا دشمن سمجھیں اور اس سے ہر وقت جنگ پر آمادہ ہوں خواہ آپ کا شریر نفس ہو...... آپ کا بیہودہ ضمیر ہو...... آپ کا ناپاک جسم ہو...... آپ کا افسردہ خیال ہو اس سے نفرت کرو یہی دوستی اور دوست کا حق ہے۔

جو لوگ دوستی اور دوست پر اعتبار نہیں کرتے انہیں دشمن بناؤ یا نہ مگر ان سے دور رہو۔

زمانہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے یہاں دوست ضروری ہیں وہاں دشمن کی اہمیت کم نہیں۔ دشمن آپ کی پہچان ہے جیسے اچھا دوست آپ کی پہچان ہے۔ جس طرح دوست کو یاد رکھتے ہو زندگی کے کسی لمحہ میں دشمن کو مت بھولو۔ زمانہ آپ کو آگاہ کرتا رہے گا کون دوست تھا اور اب کس وجہ سے دشمن ہو گیا اور کون دشمن تھا اور کس وجہ سے دوست ہو گیا وجہ مل جائے تو زندگی آسان ہوتی ہے۔ انسان پریشان ہوتا ہے اسے وجہ معلوم نہیں ہوتی سبب نہیں جانتا۔ دشمن پر نظر رکھو دوست تلاش کرنے میں دِقت نہیں ہو گی...... دوست مل گیا تو دشمن معلوم ہو جائے گا۔

جو آپ کا دشمن ہے اس کا دوست آپ کا دشمن ہے...... جو آپ کا دوست ہے اس کا دشمن آپ کا دشمن ہے...... خیال کرنا اس بات کو بھولنا مت یہ دروازہ علم کا فرمان ہے...... یہ سلونی سلونی کے دعویٰ دار کی بات ہے...... یہ لسان اللہ کا بتایا ہوا کلیہ ہے...... یہ عین اللہ کا قول ہے۔

☆......☆

Marfat.com

خون کا قطرہ

جو ایک قطرہ خون کا عطیہ دیتا ہے وہ آپ کی زندگی میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ جو ایک نیک مشورہ دیتا ہے وہ آپ کی زندگی کو آسان بنانے میں مدد دیتا ہے۔ جو ایک لمحہ آپ کو یاد کرتا ہے وہ لمحہ آپ کی نظر کرتا ہے۔ جو ایک حق بات آپ کے حق میں کہتا ہے وہ آپ کے لئے انصاف پسند ہے۔ جو ایک آنکھ سے سب کو دیکھتا ہے وہ حقیقت پسند ہے نہ جانے لوگ ایک خدا کے ہوتے ہوئے بہت سے خداؤں کی ضرورت محسوس کیوں کرتے ہیں ان کے ایمان کمزور ہوتے ہیں اور دیانت مشکوک ہوتی ہے۔

جو خون دے دے وہ کچھ باقی نہیں رکھتا لہذا خون کے عطیات دینے والے کا احترام کرو اور اہتمام کرنے والوں کا اس سے زیادہ۔ جو پیسے لے کر مشورہ دیتے ہیں وہ مشورہ فروش ہوتے ہیں ان پر مکمل اعتبار ضروری نہیں۔ جو آپ کو ایک لمحہ کے لئے یاد نہیں کرتا آپ ساری زندگی میں اسے یاد مت کریں۔

جو آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے حق میں ایک لفظ نہیں بولتا اسے آپ اپنا دوست مت کہیں۔ جو آپ کو شیشے میں اتارے آپ اس کے شیشے کو توڑ دیں اس سے گناہ نہیں ملتا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ جو آپ کے دل میں اتر جائے اسے آپ اپنے دل میں اتار لیں۔ جو آنکھوں پر بٹھائے اسے سر پر بٹھا لیں۔ جو ساعتوں میں آپ کو یاد رکھے اسے مت بھولیں۔

جو آپ کو خون کا نذرانہ پیش کر دے اسے اپنا محسن بنا لیں یہ زندگی میں کبھی کبھی مواقع آتے ہیں مگر انہیں یاد رکھنا ضروری ہے جو بھول جائے وہ محسن کش ہے۔

''جو خون اور جان صداقت پر قربان کر دیں خدا نے اس کا نام ''حضرت شہید'' رکھا ہے۔''

Marfat.com

خدا کو خون کا نذرانہ بہت پسند ہے۔ جو صرف خون دے اور بچ جائے اللہ نے اس کا نام غازی رکھا ہے اور جو سارا خون اور ساری جان قربان کر دے اس کے پاک نام کے صدقے میں ...... اس کے مقدس نام کے نام کر دے اسے ''شہید اعظم'' کہتے ہیں۔ جو خون کا ایک قطرہ عطیہ دیتے ہیں اور کسی کی زندگی بچا لیتے ہیں وہ آدھے شہید اور آدھے غازی ہوتے ہیں......

جس نے زندگی میں ایک دفعہ خون کا ایک قطرہ عطیہ دیا اس نے اپنی زندگی کی پوری زکوٰۃ ادا کر دی نہ جانے وہ کون لوگ ہیں جو قیمتی خون کو بے گناہ بہا دیتے ہیں اور پھر اس بے گناہ قتل پر خوش ہوتے ہیں...... پھر ان کے ذہن میں جنت اور حوریں ہوتی ہیں۔ حوریں قاتل سے نفرت کرتی ہیں...... ناحق خون بہانے والوں سے بے حد نفرت ...... حوریں دہشت گردوں سے دور رہتی ہیں...... ان کو خودکش سے خوف آتا ہے۔ حوریں خودکش کے قریب نہیں آئیں گی۔

خون ناحق خود پکارے گا یوم حشر ایسے عظیم انسانوں کا گروہ الگ اونچی سٹیج پر بٹھایا جائے گا جنہوں نے راہ حق میں اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا اور ان عظیم انسانوں کو جو کسی دوسرے کی زندگی بچانے کے لئے اپنے جسم کو خون کے لئے پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مقدس جذبہ ہے جس میں خدا کی رضا ہے۔

خون خدا کی امانت ہے لہٰذا ایک قطرہ خون عطیہ کے طور پر خدا کے نام پر کسی زندگی کی نذر کر دو خدا راضی ہوتا ہے۔

آؤ! ایک قطرہ خون کی زکوٰۃ دے کر اپنے نامہ اعمال میں اس کا اندراج کروالیں۔ خون بہانے سے نہیں خون دینے سے جنت ملتی ہے وہ بھی راہ خدا میں......!

☆......☆

Marfat.com

تسبیح پرست

جو ہر وقت تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں کیا ان کو یقین نہیں کہ خدا پورا پورا حساب رکھتا ہے......؟ کیا اسے معلوم نہیں کہ کون اسے کتنا اور کیسے یاد رکھتا ہے؟ وہ جانتا ہے کون اس سے ڈرتا ہے اور کون خوف کھاتا ہے اور کون کتنا اس کے احکام کا پابند ہے۔

تسبیح ذریعہ نجات نہیں وہ ایک صالح عمل سے باطن روشن کر دیتا ہے اور ہزاروں تسبیحوں سے تاریک دل روشن نہیں ہوتے۔ وہ سچے دلوں پر خود گواہ ہوتا ہے۔ سچے دلوں پر رحمت کا نزول فرماتا ہے۔ وہ فریب زدہ دلوں کو جانتا ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوق کی تخلیق سے آگاہ ہے اس لئے ان کی ضروریات کا ذمہ دار ہے۔ وہ پاک اور پاکیزہ دلوں کا مسکن ہے...... وہ مقدس جذبات کا قدردان ہے...... وہ خلق ہونے سے پہلے خالق ہے...... وہ وجود سے پہلے ہے...... تسبیح باز اسے دھوکا نہیں دے سکتے۔ وہ عباؤں' قباؤں اور عماموں کے اندر چھپی نیتوں کو جانتا ہے ایسے لوگ صرف اپنے جیسے لوگوں کو ورغلا سکتے ہیں اس کے ہاں تو عدل کا ترازو ہے وہ برابر' برابر وزن کرتا ہے۔ وہ تسبیح کے دانوں میں چھپی نیکیوں اور برائیوں کا حساب رکھتا ہے۔ وہ جھوٹی زبان اور تاریک دلوں سے نکلی ہوئی آوازوں کو جانتا ہے جو لوگ خود کو فریب دیتے ہیں ان کے ہاتھ میں تسبیح ٹھیک نہیں لگتی وہ تسبیح کو فریب دیتے ہیں بلکہ تسبیح سے اپنے ضمیر سے چھیڑ خانی کرتے ہیں۔

انسان کے اندر ایک سچا انسان ہے اور اس کے پاس ایک سچی تسبیح ہے کبھی کبھی اس کی زیارت ضروری ہے۔ فرقہ واریت' دہشت گردی اور خود کش حملہ جات' جنت اور حوروں کی خوش فریبی' تسبیح پرستوں اور ٹوپی پرستوں کے تحفہ جات ہیں ورنہ انسان کے نزدیک تو یہ گناہ عظیم ہیں ان کی نہ معافی ہے اور نہ ہی توبہ۔ بے گناہ انسانوں کے قتل عام نے ہی اسلام کو دہشت گرد مذہب قرار دیا ہے حالانکہ

Marfat.com

یہ امن اور سلامتی کا دین ہے مگر دین پرستوں نے مخصوص مالی مقاصد کے لئے اسے استعمال کیا ہے ۔ سچی تسبیح خدا کی نمائندگی ہے۔ پرندے اور جانور بغیر تسبیح کے خدا کا نام لیتے ہیں۔

خدا تو اپنے بندے سے حساب نہیں رکھتا نہ جانے تسبیح پرست خدا کا نام لیتے وقت تسبیح کے حساب سے شمار کیوں کرتے ہیں۔ اس کا نام تو بے شمار دفعہ لینے کے باوجود کم ہے۔ اس کی ایک نعمت کا بھی تسبیح سے ہم شکر ادا نہیں کر سکتے۔ تسبیح پرستوں کے لئے تسبیح اچھی مصروفیت ہے...... ہاتھ مصروف رہتا ہے مگر دل کی پاکیزگی کے لئے ضروری نہیں۔ پاک اور پاکیزہ دل تسبیح گاہ ہیں۔

اے تسبیح پرستو! صرف شیطان کی دوستی چھوڑ دو پھر نجات نصیب ہو گی ...... پھر اطمینان نصیب ہو گا...... پھر دل کو چین آئے گا...... پھر مہربان رویے آپ کا انتظار کریں گے...... پھر عبادت قبول ہو گی...... پھر تو یہ نصیب ہو گی جب سچے دل سے سچے خدا کو یاد کرو گے اور جھوٹے خداؤں سے نجات پاؤ گے۔

ہاتھ میں تسبیح دل میں ناخداؤں کا خوف' منہ میں خوشامدی زبان' چہرہ پر مکاری' دل میں عیاری' کاروبار میں جھوٹ اور بددیانتی' پیٹ میں رزق حرام' ظالم سے دوستی' سر پر غیر ذمہ داری کا تاج' دماغ میں دہشت گردی اور فرقہ واریت کا بارود' تو تسبیح تمہارے گلے میں یوم حشر طوق بنا کر ڈال دی جائے گی ...... یہ تمہارے خلاف وعدہ معاف گواہ ہو گی ...... تسبیح چھوڑو اور ہاتھوں پر پھول اگاؤ...... خدا مزدور کے ہاتھوں کا بوسہ لینے کے لئے فرشتوں کی ڈیوٹی لگاتا ہے......!

تسبیح کو جو رسم سمجھتے ہیں دراصل وہ ہاتھوں کو مصروف رکھنے کی عادت پوری کرتے ہیں...... ہر وقت تسبیح کرو اس کی جو تسبیح کے لائق ہے وہ خود ہی حساب رکھے گا۔ آپ اپنی نیت صاف رکھیں وہ جانے اور اس کا عدل جانے...... تسبیح ہاتھ میں رکھنا ضروری نہیں...... تسبیح پرستو!

☆......☆

7

خوبصورتی

انسان میں سب سے کمال خوبصورتی یہ ہے کہ وہ خوبصورتی پسند کرتا ہے خواہ اندر اور باہر سے انتہائی بدصورت ہو۔ جو خوبصورتی میں امتیاز نہیں کر سکتے وہ دراصل حیوان نما لوگ ہیں یا لوگ نما حیوان ہیں۔

لوگ وہ ہوتے ہیں جو عام اور خاص میں فرق سے مبرا ہوں...... جائز اور ناجائز کے فرق کو نہ جانتے ہوں...... جنہیں حلال اور حرام میں تمیز نہ ہو...... جو جانتے کم ہوں اور دعویٰ زیادہ کا کرتے ہوں...... جو سنی سنائی پر اعتبار کر لیں...... جو بغض پرستی کو اپنا شیوہ بنا لیں...... جو ہر وقت مطلب کی بات کریں جو شعور سے کم اور لاشعور سے زیادہ کام لیں...... جو کھاتے وقت اپنا میٹر چیک نہ کریں اور بولتے وقت کسی دوسرے کو موقع نہ دیں بس ایسے لوگ بھی خوبصورتی کے قائل ہوتے ہیں جو ساری زندگی حیوانات میں گزار دیتے ہیں اور زندگی میں ایک لمحہ بھی اپنے اندر والے خوبصورت انسان سے ہم کلام نہ ہوئے ہوں...... جن کو زندگی میں ایک لمحہ فکریہ نصیب نہ ہوا ہو...... ساری زندگی بے فکری میں بسر کی ہو۔ خوبصورت باتیں نہیں خوبصورت عمل چاہئے۔ بے عمل لوگ اندر اور باہر سے بدصورت ہوتے ہیں ان کی زندگی کا کوئی مقام و مقصد نہیں ہوتا۔ وہ مزاج میں آوارگی رکھتے ہیں مگر خوبصورتی کے وہ بھی قائل ہیں...... آؤ! ان سے ملو جو خوبصورت ذہن اور مزاج رکھتے ہیں۔

لوگ جسے بدصورت کہتے ہیں خدا نے اسے خوبصورت بنایا ہے اس لئے کہ اس کی خواہشات میں خوبصورتی ہے...... اس کے ارادوں میں خوبصورتی ہے۔ اگر اس کا اندر خوبصورت ہے تو باہر والی خوبصورتی سے انتہائی بہتر اور کمال ہے۔

خدا کے نزدیک خوبصورتی کا معیار وہ نہیں جو لوگوں نے بنایا ہوا ہے۔ خدا نے ہر خلق شدہ شے کو

مکمل اور خوبصورت بنایا ہے خواہ حرام بنائی ہے یا حلال' خواہ سور بنایا ہے' کتا بنایا ہے' کوا بنایا ہے' شیر بنایا ہے' گھوڑا' گدھا بنایا ہے' انسان بنایا ہے' درخت بنایا ہے' اپنی خوبصورتی کا کمال اس میں رکھ دیا ہے بلکہ کوئی وجود نہ ہوتے ہوئے اپنی خوبصورتی ظاہر کردی ہے اس لئے کہ خوبصورتی پسند کرنا خدائی صفت ہے۔ جب بھی خوبصورتی دیکھو تو سبحان اللہ کہو اس طرح خالق خوش ہوتا ہے۔ خالق کا مزاج خوبصورت ہے اس لئے ہر شئے میں خوبصورتی ہے۔ جن کے مزاج اور ذہن خوبصورت ہیں وہی خدا کی خوبصورتی والی معرفت کو پاسکتے ہیں۔

اپنے اندر خوبصورتی پیدا کرو تا کہ آپ کو ہر شئے خوبصورت نظر آئے یہی انسانیت کی فضیلت ہے...... یہی انسانی جوہر ہے...... یہی اقرار خدائی ہے...... یہی معرفت الٰہی ہے۔

انسان کی انتہائی تمنا کا نام خوبصورتی ہے خواہ وہ کوئی شئے مٹی سے بنائے یا سونا سے...... لکڑی سے بنائے یا لوہا سے لیکن سب خوبصورتیوں کا مزاج مٹی سے بنا ہے...... زمین سے نکلا ہے اور زمین میں واپس چلا جائے گا یہی خدائی کمال ہے عطا کرتا ہے اور پھر واپس لے لیتا ہے۔ انتہائی خوبصورت بھی خوب صورت نہیں رہتے...... جن ٹہنیوں پر پھل لگتے ہیں وہ سوکھ جاتی ہیں...... جن کے سایے ہوتے ہیں انہیں ہی کو کاٹ کر جلایا جاتا ہے۔

اصل خوبصورتی یہ ہے جو سدا رہے اور وہ خالق کا حسن ہے ایک خوبصورت کو مٹا کر اس کی جگہ دوسرا خوبصورت بنا دیتا ہے۔ خوب صورتوں میں سے بدصورت اور بدصورت میں سے خوبصورت بنانا اس کا حد کمال ہے۔ ایک ہی نسل سے اربوں پیدا کرتا ہے اور ہر ایک کی صورت علیحدہ علیحدہ بناتا ہے یہ اس کی حد کمال خوبصورتی ہے زمین ایک ہی ہوتی ہے مگر ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

انسان کو اپنی خوبصورتی پر متکبر نہیں ہونا چاہئے اور اپنی بنائی ہوئی خوبصورت شئے پر غرور نہیں کرنا چاہئے ہوسکتا ہے آنے والا اس سے بھی زیادہ خوبصورت کوئی شئے بنادے مگر خالق کی بنائی ہوئی شئے سے زیادہ خوبصورت کوئی شئے بنائی نہیں جاسکتی۔ لہٰذا انسان کو اپنی حد میں رہنا چاہئے مگر خوبصورتی کا ضرور خیال رکھے۔

آؤ! خوبصورتی سے سب پیار کریں اور بنانے والے کی حمد بجالائیں۔ خوبصورت ذہن بڑے

Marfat.com

لطیف ہوتے ہیں ...... نفیس ہوتے ہیں یہی مزاج اور طبیعت پر اثر انداز ہوتے ہیں ...... انتہائی بدصورتی بدمزاجی ہے۔ چہرے تو دیکھائی دیتے ہیں مزاج نظر نہیں آتے اس لئے بدمزاج چھپے رہتے ہیں۔ جب کوئی خوبصورت چہرہ دیکھو تو خالق کی تعریف کرو۔

بدصورت بھی تو کسی خوبصورت نے بنائے ہیں وہی جس کا مزاج انتہائی خوبصورت ہے...... جو سب مزاجوں کو خلق کرنے والا ہے؟...... اس کی ہر شئے میں اس کی صورت ہے...... وہ آئینہ کائنات کا خالق ہے ساری کائنات کو ایک آنکھ سے دیکھتا ہے نہ جانے خدایا تیری وہ آنکھ کتنی خوبصورت ہے جو عین اللہ ہے' وجیہہ اللہ ہے' ید اللہ ہے' سیف اللہ ہے' لسان اللہ ہے جو سلونی سلونی کا نعرہ بلند کرتا ہے یہ سارے حسن ...... یہ سارے جلوے ...... یہ سارے نظارے تیری خوبصورتی کے گواہ صادق ہیں' بس انسان اندھا ہو گیا ہے' پہچان کھو چکا ہے ورنہ تو ہر خوبصورتی میں ''تو'' ہے...... تیری ذات ہے...... تیرا حسن ہے...... انسان نے جو کچھ بنایا ہے وہ فنا کی امانت ہے۔

☆......☆

وطن کی محبت

کسی دیوار پر لکیر کھینچ دینے سے دراڑ تھوڑا پڑ جاتی ہے جب تک اینٹیں ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑیں...... گھروں میں جب ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیا جائے تو خاندان میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں...... جب سیاسی لیڈر ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیں تو قوم میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور ایک دوسرے کا ساتھ اس وقت چھوڑا جاتا ہے جب مزاج بگڑ جائیں...... جب ایک دوسرے کو سمجھنے میں دقعت ہو...... جب ایک دوسرے میں خودغرضی آ جائے...... ذہنوں میں فرق آ جائے۔ جب دراڑیں پڑ جائیں تو اتحاد مضبوط نہیں رہتا پھر دیوار گرنے کا خطرہ جنم لیتا ہے پھر مکان کی تباہی کے آثار پیدا ہوتے ہیں اگر انسان اس کی فکر نہ کرے تو یہ برباد ہو جاتے ہیں۔

یہ لوگ (سیاسی) جو دراڑ زدہ دیواروں سے اپنے مطلب کی اینٹیں نکال رہے ہیں یہ قوم کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اینٹ اس وقت فائدہ مند ہے جب اس سے فائدہ لیا جائے ورنہ عام راستوں پر اینٹیں پڑی رہتی ہیں اور لوگ ٹھوکر سے راستہ سے ہٹا دیتے ہیں۔

اے میرے ملک کے لوگو! کیا یہ اچھا نہیں کہ دیوار پر لکیر ہی نہ ڈالیں...... ہم اس نظریہ کو پیدا ہی نہ ہونے دیں کہ نفاق اچھی بات نہیں...... عوام (اینٹ) کا اتحاد ہی قوم کی عمارت کی مضبوطی کی ضمانت ہے۔

گھروں کا اتحاد ختم ہو جائے یا قوم کا ملک باقی نہیں رہتے۔ وطن ایمان ہے جن کا کوئی وطن نہیں دراصل ان کی کوئی آزادی نہیں اس کی کوئی آواز نہیں، اس کا کوئی ایمان نہیں۔ آزادی کائنات کی سب سے بڑی نعمت ہے اسے حاصل کرنے کے لئے بے شمار قربانیاں چاہئیں۔ آزادی کی قدر غلاموں سے پوچھو۔ آزادی کی توہین کرنے والے کبھی کردار ساز نہیں بن سکتے...... ذاتی انا کو آزادی پر قربان کر دو

Marfat.com

ورنہ یہ غلامی میں بدل جاتی ہے۔

دیوار پر لکھی تحریر کو غور سے پڑھو یہ لکیر نہیں یہ ہماری تقدیر کی تحریر ہے' ملک انتہائی مشکلات میں سے گزر رہا ہے' موقعہ پرست موقعہ کی تلاش میں ہیں اور مطلب پرست ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں' اسلام کے نام پر ملک کے نام پر ایک منحوس کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ یہی واحد ملک ہے جس میں ہر کسی کو مکمل مذہبی اور سیاسی آزادی ہے مگر نہ جانے وہ کون لوگ ہیں جو خود مذہب کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے اور دوسروں کو مذہب پرستی کا درس دیتے ہیں۔

مذہب انسان کے اندر ایک روشنی ہے جنہوں نے خود جب یہ چراغ گل کر دیئے ہیں انہیں مذہب کا حقیقی راستہ نہیں ملے گا...... وہ نوشتہ دیوار پڑھ لیں ہر آزادی کا تعلق آزاد وطن سے ہے...... وطن کی حفاظت ہر شہری پر فرض ہے' وطن ایمان ہے لہذا جو ایمان دار ہے وہی وطن پرست ہے۔

آؤ! وطن کی حفاظت دل و جان سے کریں اور اپنے ذاتی مفادات کو اس پر قربان کر دیں۔ رائے دہندہ کو جب تک شعور نہیں ہوگا اس وقت تک دیانتدار قیادت معرض وجود میں نہیں آئے گی...... بدمعاش اور شریف میں جب تک فرق محسوس نہیں کریں گے ہمیں تباہی سے کوئی بچا نہیں سکتا...... وطن کا اس سے سوال کرو جو بے وطن ہے...... ان کا جواب ان کے آنسوؤں میں ہے' بے بسی میں ہے' آزادی کی محرومی میں ہے۔

سارا وطن ہمارا ہے...... وطن کا ہر فرد اس سے محبت کرتا ہے...... وطن کا دکھ ہر صاحب درد کے سینے میں ہے۔ سب سے پہلے وطن...... وطن ہی ہمیں سب کچھ دیتا ہے۔ ہماری پہچان وطن ہے...... ہماری جان وطن ہے...... ہماری نشانی وطن ہے...... وطن کی محبت دراصل ایمان ہے...... آؤ سب سے پہلے وطن سے محبت کریں...... یہ ہماری آئندہ نسلوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔

☆......☆

Marfat.com

عورت کا کردار میری نظر میں

عورت کا مذہب اس کا خاوند ہے جو اس کی تمام دینی و دنیاوی ضروریات پوری کرتا ہے۔خاوند کی نافرمان عورت کا کوئی دین ہے اور نہ ہی دنیا بلکہ اس کی زندگی جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہے جس میں وہ ہر وقت جلتی رہتی ہے۔

دنیا کے تمام مصائب اور مشکلات کا حل عورت کی ذات میں ہے وہ عورت جو خدائی حکام کے مطابق زندگی بسر کرتی ہے۔عورت صنف نازک ہے مگر پہاڑ سے زیادہ پُرعزم ہوتی ہے اگر وہ پاک باز ہے۔اس کی پاکدامنی میں معاشرہ کی عظمت ہے......اس کی ذات میں تقدیس کا جوہر ہو تو فرشتے سلام کرتے ہیں......شیطان شرما کر اس کے پاس سے گزر جاتا ہے......کائنات کا تقدس اس سے ظاہر ہوتا ہے۔عورت پاکدامن ہو تو ایسی عورت میں فرشتوں کی روح ہوتی ہے۔

عورت اگر بدکردار ہے...... بداخلاق ہے...... بداخلاص ہے تو معاشرہ کی روح پالیدگی سے محفوظ نہیں رہے گی۔معاشرہ کی بنیاد میں برائی کا اصل سبب عورت کی نافرمان روح کا کردار ہے۔ عورت کی بدکرداری میں اس کا جسم لباس کے باوجود بے لباس ہوتا ہے۔اس کی زبان میں زہر ہوتا ہے خواہ وہ ظاہری طور پر تلاوت کلام پاک میں مصروف ہو...... ہاتھ میں تسبیح اور چارپائی کے نیچے مصلحہ رکھتی ہو...... آنکھیں بند کر کے فریب سے آنکھیں ملائے رکھتی ہو ایسی عورت شیطان کے ساتھ منصوبہ سازی میں مصروف رہتی ہے۔عورت کے روپ میں خدا بھی ہے اور شیطان بھی اس کا کردار اس بات پر گواہ ہوتا ہے۔بدکار عورت دروغ بافوں کی ماں ہوتی ہے۔

عورت کے کوئی موروثی عقائد نہیں ہوتے اس کا عقیدہ اس کا خاوند ہے اور خاوند کی عقیدت اس کی بیوی جو شوہر پرست ہو' جو شوہر شناس ہو' جو شوہر نباض ہو۔

Marfat.com

جو عورت چاپلوسی کے توے پر روٹیاں پکاتی ہو...... جھوٹی تہمت کار ہو...... خوشامد خور ہو...... انگلیوں پر نچانے کی ماہر ہو...... باتوں کے طوطے اڑاتی ہو...... سانپ والے کی بانسری ہو...... ملائم لہجوں میں زہر رکھتی ہو...... آنکھوں کو گھمانے کی ماہر عظیم ہو...... اس سے خدا مرد کو محفوظ رکھے......!

غلط بات کو سچ ثابت کرنے کے گُر جانتی ہو...... اس کی زبان بے لگام ہو...... اس میں رینگتی ہوئی ناگن ہو ایسی عورت جس گھر میں ہو اس کا بیڑہ ہی نہیں ڈوبتا بلکہ بیڑے پر سوار کوئی محفوظ نہیں رہتا' ان گھروں میں کوئی گھر والا نہیں رہتا وہاں سب حشرات کی طرح ہوتے ہیں ایسی عورت گھر پھونک کر تماشا دیکھتی ہے...... افتادہ مزاج ہوتی ہے...... ہمیشہ گردن میں نیم خم رکھتی ہے...... انکساری کو تسبیح اور پردہ سے فریب دیتی ہے...... چوٹ کھانے والے دماغ پر زور زور سے ضربیں لگاتی ہے...... نظام دل کو کبھی تبدیل نہیں کرتی جب مجبور ہو جائے تو آنکھوں کو فریب سے نم کرتی ہے۔ اپنے پاش پاش غرور کو کبھی شکست خوردہ تسلیم نہیں کرتی اسے یہ اپنا فن کہتی ہے۔ خوشی اور حیرت کو اپنے مزاج میں اس طرح رکھتی ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں...... کچھ دیکھا ہی نہیں...... بوئے امارت اور خرمستی دماغ مبارک سے کبھی نکلتی ہی نہیں...... وہ اپنے دین سے گستاخیاں اور بدمعاشیاں کرنے سے باز نہیں آتی...... کائنات کے دل کو ہاتھ ڈالتے وقت بھی اسے خوف نہیں آتا...... وہ بغیر نوش فرمائے ہنگامہ کرتی ہے ایسی عورت کے پیار کے لہجوں میں زہر ہوتا ہے۔ اس کے خمیر میں معلوم و نامعلوم کی اہمیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس کے دل میں یوم حشر کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ اشتعال انگیزی اس کی عادت کا حصہ بن جاتی ہے۔ وہ گھروں کو برباد کر دیتی ہے مگر محسوس تک نہیں ہونے دیتی وہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار کر درد محسوس نہیں کرتی...... دہشت ناک سناٹا میں اسے خوف محسوس نہیں ہوتا...... ظاہری بات کو سات پردوں میں چھپانے کا ہنر جانتی ہے...... جوان کو دل سے معاف کر دے اسے دل سے معاف نہیں کرتی...... پٹ میں کھڑے ہو کر باتیں سننا اس کی عادت ہوتی ہے...... نہ وہ خود سے ڈرتی ہے اور نہ دوسرے سے...... دوسرے کی عزت اتار کر اپنے بدن کو ڈھانپ لیتی ہے اور اپنی عزت اتار کر دوسرے کے بدن کو ننگا کر دیتی ہے...... اپنی کردار کشی کو مقصد حیات بنا لیتی ہے...... عقل سے کم اور جذبات سے زیادہ کام لیتی ہے...... اپنی کھال کو موٹا اور دوسروں کی کھال پتلی سمجھتی ہے...... وہ غصہ نہیں

Marfat.com

پیتی اور غیرت نہیں کھاتی......وہ جینے کی تمنا شدت سے رکھتی ہے......بات کی نزاکت سے مذاق کرتی ہے......وہ ہر حقیقت کو عریاں کرنے کی آرزو رکھتی ہے......وہ سمجھنے اور سمجھانے میں فرق نہیں سمجھتی ......وہ تاحکم ثانی کسی مسئلہ کو نہیں رکھتی......وہ ہٹ دھرم ہوتی ہے جو اس کا دھرم ہے اس سے بغاوت نہیں کرتی......وہ بغیر نو من تیل کے ناچنے کا فن جانتی ہے......ہر وقت مزاج میں زہر میں بجھے ہوئے تیروں سے مسلح رہتی ہے......وہ تابعداری کے زہر کو پینے سے قاصر ہوتی ہے' اس کا مذہب اسے اجازت نہیں دیتا......انا کی شمع بجھا کر دھواں دے رہی ہو مگر اسے روشنی محسوس ہوتی ہے......توبہ اور معافی ان کی قسمت میں نہیں ہوتی......جگ بیت جائے مگر ایسی عورت کا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوتا......کبھی خودِ پر مرحومیت کا تصور نہیں لاتی......اس کی جوانی بڑھاپے میں بدل جائے اور اس کے بڑھاپے میں جوانی ناچے مگر وہ اس ناچ پر ماتم نہ کر سکے......بڑھاپے میں اس کی کوزہ نما پشت پر بمپر بندھا ہو......کوئی اسے ہاتھ لگانا نجاست سے کھیلنا تصور کرے......بتاؤ لوگو! ایسی عورت کی کوئی زندگی ہے......

بتاؤ لوگو! تمہارے اردگرد' تمہارے گھر میں' تمہاری ذات میں' تمہاری زندگی میں کوئی ایسی عورت ہے تو مجھے اطلاع دو میں اسے ملنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے ایسی عورت دیکھے ہوئے دیر ہوگئی ہے۔

میری عقدہ کشائی کے لئے کوئی کلیہ بتاؤ لوگو! قدر شناس لوگو! مجھے بتاؤ میں نے کتنا سچ لکھا ہے اور کتنے لوگوں کی یہی کہانی ہے۔

میری نظر میں عورت کے پاس انتہائی دولت اس کی آبرو ہے اگر وہ سر بازار لٹ جائے یا خود لٹادے تو پھر اس کے جینے کی تمنا فضول ہے......پھر ہزار فروعات بجالائے احترام کے قابل نہیں ہوتی ......ناموس انسانیت عورت کے دم قدم سے ہے......جس معاشرہ کی عورت دیانتدار ہے وہ معاشرہ قیامت کے دن سرخرو ہوگا......وہی قوم دنیا میں کامیاب ہوگی......وہی گھر ہمیشہ شاد اور آباد رہے گا۔

☆......☆

Marfat.com

علم کیا ہے؟

ذہن کی غذا علم ہے اور جو علم نہیں حاصل کرتے وہ ذہنی طور پر مفلس ہوتے ہیں وہ ہمیشہ کند ذہن رہتے ہیں خواہ ان کے پاس زندگی کی بے شمار آسائشیں موجود ہوں۔ علم دوہرا ثواب ہے دنیا اور آخرت دونوں کا توشہ ہے۔

زندگی کا اعلیٰ علم یہ ہے کہ انسان ایسے تبدیل ہو کہ اسے خود محسوس ہو کہ وہ حیوانیت سے انسانیت کی طرف رواں دواں ہے۔ سیکھنا اور بدلنا فطری ہے جو نہیں بدلتے وہ دراصل حیوان ہیں۔

علم فضیلت کا دوسرا نام ہے اور اصل علم یہ ہے کہ انسان کو دوسروں کے مقابلہ میں مقام فضیلت پر لے جائے...... علم وہ ہو جس میں بھلائی ہو۔

علم ہمیشہ رہنے والی دولت ہے اور جو علم پھیلاتے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں خواہ ان کا بدن تہ زمین خاک ہو جائے...... علم مرتا نہیں عالم مر جاتا ہے مگر عالم میں رہتا ہے۔

علم تعلیم سے مختلف ہے تعلیم ذریعہ علم ہے اور سچا علم اور اس پر عمل ذریعہ نجات ہے۔

اصل علم یہ ہے کہ آپ صحیح پر عمل کریں اور غلط کو چھوڑ دیں۔ علم جوہر نفس ہے وہ علم جو آپ کی ذات کی تعمیر کرے اور آپ کے ضمیر کو مطمئن کرے۔

علم ہی وہ دولت ہے جو پیغمبروں نے لوگوں میں تقسیم کی اور لوگ توحید کے قائل ہوئے۔ علم انسان کا خدا سے رابطہ کا نام ہے وہ علوم فضول ہیں جو انسان کو خالق سے دور کرتے ہیں۔ عالم کی آنکھ خود کو دیکھتی ہے اور عالم کا دل اپنے نفس پر نظر رکھتا ہے۔ علم عمل مانگتا ہے۔ وہ علم نفع بخش ہے جس سے آپ اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں۔

علم وہ انتہائی کمال ہے جو ہمارے کردار پر نظر رکھتا ہے بلکہ جو ہمارے کردار کی راہنمائی کرتا ہے......

Marfat.com

ہمارے کردار کی مضبوطی کے لئے ہے ہمارے اندر حقیقت کے نور کی روشنی پھیلاتا ہے۔

علم اس عبادت سے بہتر ہے جو عبادت بغیر علم کے بجالائی جائے، علم نفس عبادت ہے......آپ کو علم ہو آپ کس کے سامنے جھکے ہیں...... یہ اصل علم ہے۔

علم کافر سے بھی حاصل کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ علم کسی کی میراث نہیں یہ میراث انبیاء ہے۔ جو علم حاصل کرتے ہیں دراصل وہ نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ علم انسانی نفس کا جوہر عظیم ہے۔ جو علم یقین سے دور لے جائے وہ لاعلم ہے۔

اگر آپ زندگی میں مسلسل خوشیاں چاہتے ہو تو ہر روز نیا علم حاصل کرو ......علم آپ کی خوشیوں کا باعث ہے اور غم دور کرتا ہے جب آپ کو یہ علم ہو کہ ہم نے خدا کو دانستہ ناراض نہیں کرنا۔ علم خدائی تحفہ ہے۔

علم فساد سے دور رکھتا ہے اور جو علم کی موجودگی میں عالم فساد پھیلاتا ہے دراصل وہ اس علم سے ناواقف ہے جس علم کی خدا تعلیم دیتا ہے۔ ''انسانیت کی خدمت کرو''۔

علم والے عالم کی عزت کرو وہ عالم جو مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا درس دیتا ہے اور خود باعمل عالم ہے۔ جو علم مسلک پرستی سکھاتا ہے اس سے فاصلہ رکھو۔ ہر علم محبت اور سچائی کا درس دیتا ہے۔

علم صرف دنیا میں ذریعہ معاش نہیں بلکہ یہ آخرت کا توشہ حیات ہے۔ علم روشنی ہے......نور عالم کی بروشنی۔

غلطی انسان کی راہنما ہے جو ایک غلطی کے بعد دوسری نہیں کرتا۔ غلطی دراصل درس ہدایت ہے۔ ہر انسان غلطی کرتا ہے مگر ایک غلطی دوبار کرنا حماقت ہے۔ جس کے حواس قائم ہیں وہ ایسا نہیں کرتا، علم کا یہ کلیہ ہے ایک غلطی بار بار مت کرو بلکہ دوسری بار ایک جیسی غلطی مت کرو......!

علم نشہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے اندر تبدیلی لانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ علم فضیلت کا عمامہ ہے اس لئے سب عالم صاحب عمامہ ہیں۔ علم انسان کے اندر انقلاب ہے......!

جس میں عاجزی اور انکساری ہے دراصل اس کے اندر علم والا کوئی عالم ہے جس کا نفس عالم ہے دین اور دنیا دونوں اس کے ہیں۔

خود کو پہچاننے کے لئے جو خرچ کیا جائے دراصل وہ آپ کی دولت ہے آپ دوسروں کو بتانے کے لئے دولت خرچ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ذہنی اور اخلاقی طور پر برباد کر کے دولت کماتے ہیں

اس سے جو کچھ بھی حاصل ہوگا وہ معیاری نہیں ہوگا۔ دولت سے علم حاصل کرو...... علم جتنا خرچ ہوگا اتنا زیادہ ہوتا جائے گا۔

جب تک انسان حیرت زدہ نہیں ہوگا اس کے علم میں اضافہ نہیں ہوگا' حیرت اور تجسس علم کی طرف سفر ہے۔

سوال اور جواب علم کے دو زاویے ہیں...... سوال کرنے والا کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے اور جواب دینے والا کچھ دینا چاہتا ہے' اس کا دینا صدقہ ہے...... علم تقسیم کرو اس سے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

مشاہدہ انسان کے اندر کا علم ہے کچھ لوگ مشاہدہ سے علم حاصل کرتے ہیں دراصل وہ کتاب فطرت کے مطالعہ سے علم لیتے ہیں۔ ایسے لوگ بڑے زیرک ہوتے ہیں وہ اپنے اندر والی کتاب ہر وقت کھول کر رکھتے ہیں۔

حواس خمسہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے یہ علم کے عظیم ذرائع ہیں۔ جس کے حواس کام نہیں کرتے وہ حیوان سے بدتر ہے۔

انسان ہر وقت حالت علم میں ہے اگر وہ زندگی کو محسوس کرے۔ اس کے اردگرد ہر وقت علم کے فوارے پھوٹتے ہیں۔ علم اندھے کی آنکھ ہے اور آنکھ والوں کا نور۔ معرفت الٰہی کا نام علم ہے۔

لاعلم بے عقل ہوتے ہیں خدا ان کو اندھیرے گھڑوں میں رکھتا ہے' کھاتے پیتے انسانوں کی طرح ہیں مگر سوچتے وقت حیوانوں سے بدتر ہیں۔ بے علم لوگ ایمان میں پختہ نہیں ہوتے اور بہت زیادہ علم والے ایمان کی تلاشی لیتے ہیں اور دوسروں کو ایمان والا نہیں سمجھتے جو ان جیسا علم نہیں رکھتا۔

علم مفت حاصل ہوتا ہے اپنے دل کو پاکیزہ بنالیں اور ذہن کو صاف رکھیں ہر شئے سے علم حاصل کریں گے صرف نظر اور نیت ٹھیک ہو۔ علم کی خیرات جہاں سے بھی ملے لے لو۔

علم دنیا' قبر اور حشر میں انسان کا ساتھی ہے۔ علم معرفت خداوندی ہے۔ علم حقیقت پرستی ہے...... حقیقت شناسی ہے...... خود آگاہی ہے۔

جو عالم نفرت پھیلاتا ہے اس کے پاس نفرت والا علم ہے اور جو انسان کے اندر علمی جذبہ پیدا کرتا ہے وہ علم کا بیج بوتا ہے...... علم پھیلاؤ...... خوشیاں کماؤ۔

علم جذبات کو ٹھنڈا کرتا ہے جو جذبات کو بھڑکاتا ہے کٹھ ملّا علم ہے وہ مفاد پرستی والا علم ہے بلکہ وہ لاعلمی والا علم ہے...... جاہل ملاّ عالم کے مقابلہ میں حقیر علم رکھتا ہے...... مسلمانوں کی بدنصیبی جاہل ملاّ ہے۔

جو عالم عمل نہیں کرتا اس کی کسی بات پر عمل مت کریں وہ بے عمل عالم ہے اس نے اپنے اطمینان

Marfat.com

کو فریب دیا ہوا ہے۔ عالم وہ ہے جو وہ بات کرتا ہے اس کے مطابق عمل بجالاتا ہے...... خدا ایسے لوگوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں تاثیر رکھتا ہے۔ بے عمل عالم کی کوئی بات حاضرین کے دماغ میں رہ نہیں سکتی۔ اس وجہ سے سامعین میں تبدیلی کا عمل نہیں آتا...... دیانتداری میں سارے علوم ہیں اور یہ اصل علم ہے جو بددیانت کو کبھی حاصل نہیں ہوگا......!

☆......☆

Marfat.com

اچھی باتیں عمل کی طلب گار ہوتی ہیں

جو آپ کا دُعا گو ہے اسے کوئی بددُعا مت دو...... جو آپ کا خیر خواہ ہے اس کی خیر طلب کرو...... جو آپ کو پریشان کرتا ہے اس سے دور ہو جاؤ۔

جو آپ سے نفرت کرتا ہے آپ اس سے پیار مت کریں...... جو آپ کے راستے میں پتھر ڈالتا ہے آپ اس کے راستے سے پتھر ہٹا دیں شاید اسے اپنے رویوں کی سمجھ آ جائے...... جو آپ کا مذاق اڑاتا ہے آپ اسے مذاق کے نقصانات سے آگاہ کریں...... جو آپ کی سلامتی چاہتا ہے آپ اس کو سلامتی کی ضمانت دیں...... جو آپ سے ہاتھ ملاتا ہے آپ اس کو انتہائی اخلاق سے ملیں...... جو آپ پر مہربانی فرما رہا ہے اسے دھوکا مت دیں...... جو نرمی سے پیش آئے اس سے سخت لہجہ میں بات مت کریں...... عاجزی اور انکساری کا روشن پہلو یہ ہے کہ دوسرے کو حقیر مت سمجھیں...... دلیل کے مقابلہ میں دلیل لائیں نا کہ بکواس......!

اگر آپ کسی کو طعنہ دیں گے تو طعنہ سننے کے لئے تیار رہیں...... بددعا دو گے تو کوئی دعا نہیں دے گا...... الزام لگاؤ گے تو معاف نہیں کرے گا...... اچھی بات کرو گے تو اچھی بات سنو گے...... جو اللہ کے راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہارا ہوگا...... جو آپ لوگوں میں تقسیم کریں وہی لوگوں سے حاصل کریں گے...... کسی کا راز چھپاؤ گے تو کوئی آپ کو راز داں بنائے گا...... کسی کے عیب کی پردہ پوشی کرو گے تو پردہ پوش آپ کا پردہ رکھے گا...... جب کسی سے طنزیہ بات کرو گے تو ایک نئی تلخ بات سنو گے...... دوسروں پر حکمرانی کی خواہش نکال دو اگر سکون چاہتے ہو...... اپنی رائے لوگوں پر مسلط مت کرو ورنہ دوسروں کی رائے کا احترام کرنا پڑے گا...... جو آپ خود کرتے ہو تو دوسروں کو بھی خود کرنے دو...... جو آپ پر مہربانی کرتا ہے آپ اس کا جواب مہربانی کی صورت میں دیں...... جھگڑوں سے جو

Marfat.com

پرہیز کرتا ہے اسے جھگڑالو نہیں کہتے دوست بنو گے تو کوئی دوست ملے گا...... بے جا جارحیت پسندی اور بے جا اطاعت گزاری دونوں اچھی باتیں نہیں...... آپ کا انداز بیاں ٹھیک ہوگا تو سامع کی طبیعت ناساز نہیں ہوگی...... برے اچھوں کے دوست نہیں ہوتے مزاج ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں...... معاف کرو گے تو کوئی معاف کرے گا...... غلطی کو چھپانے کی بجائے انحراف آسان ہے...... آپ اپنی طبیعت کو خوشگوار بنائیں آپ کو خوشگوار لوگ خود بخود مل جائیں گے۔ آپ کسی کی غیر موجودگی میں جو بات غلط کرتے ہیں وہ غیبت ہے مگر وہ تعریف غیبت نہیں جو اس کی غیر موجودگی میں کی جائے بلکہ عبادت ہے۔ آپ کسی کا حال احوال دریافت کریں گے تو کوئی آپ کا حال احوال معلوم کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے گا...... کسی کو تحفہ دے کر اس کے دل میں اتر جاؤ...... اپنے اعتماد کو خود ٹھیس مت پہنچاؤ...... حسد سے دور رہو نقصان سے بچو...... رشتے وہی مضبوط ہوتے ہیں جن کا امتحان مشکل وقت میں لیا جاتا ہے...... پریشان وہ ہوتے ہیں جو فرائض پورے نہیں کرتے...... خود کو فسق و فجور سے بچاؤ تا کہ آخرت والا امتحان آسان ہو...... خود کو اپنی آنکھ سے دیکھو تو آپ کو ہر شئے نظر آئے گی...... تمہارے اندر حقیقت کی ایک کھلی کتاب ہے کوئی ورق الٹو آپ کو روشنی نظر آئے گی...... روشن باتیں پھیلاؤ یہ سب سے بڑی نیکی ہے مگر اس کے ساتھ اچھے اعمال بجالاؤ۔

☆......☆

Marfat.com

شادی

انسان کی اشد ضرورت شادی ہے......شادی کے بغیر زندگی ادھوری اور بے لذت ہے......
شادی ذہنی تحفظ ہے......شادی پراگندہ خیالوں کا علاج ہے......پُرکیف لمحوں کی غماز ہے......زندگی کی منزل معراج ہے......زندگی کا احسن ترین انتخاب ہے......حکم خدا کی تعمیل ہے......انسانیت کی تکمیل ہے......اس میں محبت کا انتہائی راز پوشیدہ ہے۔شادی کے بعد جو اولاد ہوتی ہے وہ اپنی ہوتی ہے......ناجائز اولاد معاشرہ کی تباہی کے اسباب ہیں لہذا شادی ضروری ہے......دودھ مل جاتا ہے مگر خالص اسے ملے گا جو گائے اپنے صحن میں رکھے گا اور اس کے چارہ کا بندوبست خود کرے گا۔

شریک حیات دولت عظیم ہے مگر ہم مزاج ہونا ضروری ہے......ایک دوسرے کو نظر میں رکھو......
شادی ایک دوسرے کی نظروں کا ملاپ ہے۔

شادی انسان کے کردار پر بڑی اثر انداز ہوتی ہے......اس کو پختہ بناتی ہے کردار کو پاکیزہ بناتی ہے۔جو بدکردار ہیں ان پر قانونی شادی کی تعزیر لاگو ہوتی ہے......اچھا کردار شادی ٹوٹنے نہیں دیتا۔

شادی وہی پُرلطف ہے جس میں ہم مزاجی ہو......خوداعتمادی ہو......احساس ہو......شریک سفر نہ ہو شریک حیات ہو......

شادی سے وہ کھیتی آباد ہوتی ہے جہاں خوشیوں کے پھول کھلتے ہیں ...... جہاں محبت پروان چڑھتی ہے...... جہاں جذبے نمو پاتے ہیں...... جہاں بوسے اور معصومیت کھلتی ہے...... جہاں انسان زندہ رہنے کی شدت سے خواہش رکھتا ہے۔

شادی حقیقی محبت کا آئینہ ہے جس میں انسان خوبصورت لگتا ہے......کوئی اس سے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے......وہ ایک دوسرے کو جذبات کی نظر سے دیکھتے ہیں۔یہ نازک رشتہ جڑ جائے تو ٹوٹتا

نہیں اور ٹوٹ جائے تو آئینہ کی طرح جڑتا نہیں۔ اس رشتہ کی بنیاد اعتماد ہے بس اعتماد کو ٹوٹنے نہ دیں اس کی مضبوطی اسی میں ہے۔ شادی انتہائی خوبصورت بندھن ہے اور قریب ترین رشتہ ہے۔

شادی کے بغیر کوئی گھر' گھر نہیں ہوتا اور کوئی عورت نہیں ہوتی بلکہ کوئی مرد' مرد نہیں ہوتا۔ عورت گھر کا حسن ہے اور مرد گھر اور باہر دونوں کا۔ مرد گھر بناتا ہے عورت گھر سنوارتی ہے...... عورت کی ایک ذمہ داری ہے مرد کی دوہری ذمہ داری ہے...... عورت مرد کے مقابلہ میں آدھی ہے لہذا اس کے ذمہ تابعداری اور مرد کے حصہ میں ذمہ داری' مرد ذمہ دار ہو تو شادی بخیر...... عورت ذمہ دار ہو تو شادی جنت۔ عورت گھر میں رہے تو خیر گھر سے نکل جائے تو بربادی......

یوم شادی یوم معراج زندگی ہے۔ جو دولہا نہیں بنا اس نے زندگی کا کوئی لطف نہیں لیا۔ جو عورت عروسی لبادہ میں ملبوس نہیں ہوئی اس کی شادی ادھوری ہے۔ عورت کے دم سے وجود کائنات کا ثبوت ہے۔ عورت کے حسن میں کائنات کی زندگی ہے۔

شادی حقوق نسواں کی ضمانت ہے...... حکم خداوندی کی تکمیل ہے...... پاکیزہ زندگی کا بندھن ہے۔

شادی رنج کو رد کرنے کا ایک عملی مثبت قدم ہے۔ جب انسان رنجیدہ ہو تو اپنے شریک حیات سے دکھ اور درد بیان کر سکے...... کسی کو اپنی باطنی کہانی سنا سکے...... کسی کے دکھوں کا مداوا کر سکے۔ شادی حقیقی نسل انسانی کی بقا کی ضمانت ہے یہ رسم و رواج نہیں یہ شان خداوندی کا نزول ہے۔ یہ زندگی کی منزل معراج ہے...... یہ حسین لمحوں کو محفوظ کرنے کا ایک عہد ہے۔ نئی زندگی کا آغاز ہے...... گناہ کے خوف سے چھٹکارا ہے...... یہ نظام حیات کا ایک اصول ہے...... زندگی کا نیا موڑ ہے بلکہ اصل زندگی کی شروعات شادی ہے جس میں شادمانی ہو...... کامرانی ہو...... یہ حکم خداوندی کی مکمل اور حقیقی تعمیل ہے۔

☆......☆

اے میری بیٹی

اے میری بیٹی !اس عورت سے رابطہ مت رکھو جس کی کوئی بیٹی نہیں ......وہ بیٹی کی آبرو سے آشنا نہیں وہ اس کے دکھ سے آگاہ نہیں ......اس نے یہ لذت چکھی نہیں ......

اے میری بیٹی ! میری عزت کا وقار تیرے رویوں میں ہے ......تیری حیاء میں ہے ......تیری پاکیزہ آنکھوں میں ہے ......تیری مقدس سماعتوں میں ہے ......تیری صاف زبان میں تیری ماں کے دودھ کی پاکیزگی کا گواہ صادق تیرا کردار ہے ......تو میرے نفس کی پاکیزگی کی ضامن ہے ......میری عزت کی محافظ ہے۔

اے میری بیٹی ! تیرے خیالوں کے پردوں میں میری آبرو چھپی ہوئی ہے ......تیرے چال چلن میں میرے وقار کی آبرو ہے میرے گھر میں تیری آواز ایک مقدس نغمہ ہے ......خدائی رحمت کی آواز ہے۔

اے میری بیٹی ! میرا عکس تجھ میں ہے ......اگر میں ٹھیک ہوں تو تیرا وجود میرا عکس ہونا چاہئے ......میرے رویوں کی تو عکاس ہے ......تو اپنی ماں کی تربیت کا پرتو ہے ......تجھ میں تیری ماں بولتی ہے ......تیرے لہجوں میں تیری ماں ہے ...... !

اے میری بیٹی ! میں تجھے نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا ......تو تقدیس کا ایک مقدس سایہ ہے ......تیرے لہجے میں فرشتوں کی خاموشی ہے ......تیری گفتگو تلاوت خداوندی ہے ......اے میری بیٹی !

اے میری بیٹی ! تو نہیں جانتی میری جبلت میں تیری محبت کا کیا مقام ہے۔

تو ہر وقت میرے پاس ہے ......تو میری چاردیواری کی امین ہے ......تو فاطمہ زہرہ کی وارث ہے ......پردہ تیرا زیور ہے ......حیاء تیرا گہنہ ہے۔

اے میری بیٹی ! میرے تمام قیمتی اثاثوں کی تو وارث ہے ......میرا بیٹا صرف میری دولت کا

Marfat.com

وارث ہے تو میری عزت' حیاء' وقار کی حقیقی وارث ہے۔

اے میری بیٹی! میری جھونپڑی تیرا محل ہے اور میرے گھر کے بوسیدہ اور پھٹے کپڑے تیرا لباس عروسی تو کسی کے محلوں پر رشک مت کر۔ جن کی بیٹیاں والدین کی رسوائی کا باعث بنتی ہیں اور قیمتی لباس نایاب زیورات کی موجودگی میں والدین کی آبرو کو بے لباس کر دیتی ہیں وہ کبھی سکھ اور چین سے زندگی بسر نہیں کرتیں۔ جو والدین کی عزت کو ساتھ لے کر چلتی ہیں والدین کے دل میں ان کا بے حد احترام ہوتا ہے ......مقام ہوتا ہے......!

آ! میری بیٹی میرے سینے سے لگ جا...... تیری زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ قرآن سے مشابہ ہے ......آ! اپنی غلط فہمی کو دور کر دے کہ تیری کوئی اہمیت نہیں دراصل گھر تیری وجہ سے عزت کدہ ہیں...... حیاء تیری وجہ سے زندہ ہے...... پردہ تیری وجہ سے محفوظ ہے...... کائنات تیری وجہ سے وجود میں ہے۔

آ! میری بیٹی! تو نسل انسانی کی ضامن ہے تو حرمت زہرہ کی بانی ہے' وارث ہے...... نشانی ہے......!

آہ! بیٹی یہ لفظ کتنا پیارا ہے جس کی انبیاء سے نسبت ہے دنیا میں آج بھی اس بیٹی کا تذکرہ ہے جس کی اولاد نے اولاد آدم کو شرمندگی سے بچایا تھا...... جس نے اللہ کے دین کو رنگ لایا تھا...... دین محمدی کو بچایا تھا۔ وہ کسی اعلیٰ بیٹی کی گود کے پالے ہوئے تھے۔

اے میری بیٹی! تجھے تیری ماں کی گود کی قسم' اس کے دودھ کی مٹھاس کی قسم' اس کے سینے میں پلنے والی سچی اور بے لوث محبت کی قسم...... تیرے نام پر دنیا کی عظمتیں قربان...... تو ماں باپ کے دل کا حقیقی چین ہے...... تیرے کردار میں ماں باپ کا وقار ہے...... تو کائنات کی اوتار ہے۔

آ میری بیٹی! میرے گلے لگ جا تو میرے خاندان کی عزت نفس کی محافظ ہے۔ تیری وجہ سے میری دنیا آباد ہے...... تیری وجہ سے میری آخرت شاد ہے...... تو میرے رحم و کرم پر ہے...... مجھے صرف تیرا ہی خیال ہے...... لہٰذا تو غم نہ کر جب تک میں زندہ ہوں...... تو میرا دل نہ دکھانا میں تیری تمام ذمہ داریوں کا ضامن ہوں...... آ! میرے گلے لگ جا...... میری عزت نفس سے جدا نہ ہونا۔

اے میری بیٹی......! تو عظمتوں کی امین ہے...... تو رفعتوں کی جانشیں ہے تو حرمتوں کی پاسباں...... تو والدین کی دل وجاں...... تو تطہیر کی ضمانت...... تو پاکیزگی کی امانت...... تو قوموں کی نگہبان...... تیرے کمزور کاندھوں پہ عزت کا بھاری بوجھ ہے اِسے اٹھائے رکھنا میری بیٹی......! اِسے اٹھائے رکھنا۔

☆......☆

Marfat.com

حسرت بھری زندگی

زندگی حسرتوں سے عبارت ہے اور انسان کی شدید طلب کا نام ''زندگی'' ہے...... زندگی ایک نعمت ہے اور ہر کوئی اس کا انتہائی طلب گار ہے کیسی بھی گزر رہی ہو مگر مرنے کی تمنا نہیں رکھتا۔ روح جسم کی قید سے آزاد ہوتے وقت زندگی کی سمجھ آتی ہے۔ دُعا کرو دمِ رخصت انسان کے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ ہو...... !

جس کو زندگی کی سمجھ نہیں اس کے لئے زنداں ہے جو ذلت اور پستی' درد و کرب' دکھ اور اذیت سے تعمیر کیا گیا ہے اور انسان اس میں تنہا ہے۔ کشید شدہ دل کا درد انسان کو خدا کی معرفت کی طرف راغب کرتا ہے تب انسان مایوسی سے نجات پاتا ہے وہ مایوسی جو انسان کی بصارت اور سماعت کو مفلوج کر دیتی ہے...... !

انسان کو جب فنا کا سایہ نظر آتا ہے تو پھر اف کی پکار سے اپنے خدا کو یاد کرتا ہے جب دل کی دھڑکن کے سوا اسے کچھ سنائی نہیں دیتا...... جب دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے تو پھر زندگی' صحت' وقت' موقعہ کی قدر یاد آتی ہے...... جب اس کی آواز پر کوئی توجہ نہیں دیتا...... جب اس کے الفاظ کو سماعتیں بوجھ سمجھتی ہیں مگر زندگی کی تمنا کا وہی مقام ہے...... ''مرنا نہیں چاہتا''......!

زندگی میں ایک دفعہ مر کر دیکھو یا زندگی میں ایک دفعہ زندہ ہو کر دیکھو پھر زندگی کی سمجھ آئے گی۔ زندگی کی سمجھ ہی دراصل دنیا ہے اور اس کی سمجھ ہی دراصل آخرت ہے بس ان دو حسرتوں کو پانے کا نام ''حیات ابدی'' ہے۔ زندگی کو سمجھنے کے لئے انسان کو کسی لازوال ہستی کی ضرورت ہے اور وہ دین فطرت میں پوشیدہ ہے بس یہ حسرت انسان میں ہمیشہ موجود رہنی چاہئے۔

☆......☆

Marfat.com

خودغرض انسان

خودغرض انسان کا نہ کوئی اصول ہے اور نہ ہی عہد...... نہ اس میں حیاء ہے نہ ہی وفا...... اس کا ایمان اس کی اغراض ہیں...... اس کی زندگی بیگانی...... اس کے خیال اور ارادے ادھار...... اس کے عہد و پیاں لاوارث...... اس کی سوچ اور فکر گرہ گرہ...... اس کی روح پریشان...... اس کے خیال ریزہ ریزہ...... قوت ارادی کمزور...... اغراض کی موجوں میں ڈوبتا سانس سانس...... قدم قدم اس کا متزلزل ...... اس کے حواس مقید...... دماغ میں فتور...... اس کے ضمیر میں بے حسی کی گہری نیند...... غنودگی ...... بے ہوشی...... اداسی .م..مردنی...... اس کے جسم میں اس کی روح قید ہوتی ہے۔ اس کی روح ہر وقت تختہ دار پر ہوتی ہے...... اس کا جسم ہر وقت بستر بیماری پر...... وہ اغراض کے ہاتھوں گروی ہوتا ہے ...... وہ انسانیت کے اصولوں کا قاتل ہوتا ہے...... وہ معاشرہ کا مجرم ہوتا ہے...... وہ اپنی ذات کا قیدی ہوتا ہے۔ مردہ خواہشوں کی اس کے جسم پر حکمرانی ہے...... آس آس میں بے چینی ہے...... لمحہ لمحہ اس کا عذاب میں ہے...... اپنی زندگی طرز بیگانی پر گزارتا ہے...... اس کی آرزو رکھتا ہے جو اس کی اپنی نہیں ...... ساری زندگی طواف اغراض میں گزار دیتا ہے......

انسان کے بس میں کچھ نہیں مگر ساری زندگی اغراض کی قید میں گزار دیتا ہے اتنا مجبور ہے۔

انسان کے اندر کتنی ہی طاقت کیوں نہ ہو دولت' آسائشوں کی مگر ایک ایسا وقت آتا ہے وہ خود اپنی مجبوری پر خود گواہ بن جاتا ہے۔

اے انسان ! انجام سے پہلے تیری نظر میں کوئی انجام نہیں اس لئے کہ تو ایک وقت آنے پر انتہائی مجبور ہو جاتا ہے وہ وقت بڑھاپا ہے' بیماری ہے' لاچاری ہے' بے بسی ہے' بستر مرگ ہے مگر اُس

وقت بھی لاغرض نہیں ہوتا زندگی کی تمنا پھر بھی اُس کے اندر چمکتی ہے......خودغرض شخص کی زندگی موت 7
سے زیادہ بھیانک ہے رسوائی کا طوق ہر وقت اُس کے گلے میں ہوتا ہے چہرے پر ندامت کی پرچھائیاں......! خودغرض کا ذہن کبھی محتاجی سے نہیں نکلتا۔

☆......☆

Marfat.com

آجر اور اجیر

کارہائے قدرت کے کارخانہ میں دو کردار ہیں ایک آجر اور ایک اجیر...... ایک مالک اور ایک مزدور...... ایک ضروریات زندگی مہیا کرنے والا ایک حاصل کرنے والا...... ایک طاقت فروخت کرنے والا ایک خریدنے والا......

قدرت کے کارخانہ میں اصول پرستی لازمی ہے۔ آجر پر فرض ہے اجیر کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کا معاوضہ ادا کرے اور آجیر کا فرض ہے کہ جتنی طاقت اس نے خرچ کی ہے اس کا پورا پورا حق ادا کرے۔ ساری دنیا کا جھگڑا اور فساد آجر اور اجیر کے درمیان ذہنی تصادم ہے۔ جس کا حق ہے وہ حق ادا نہیں کر رہا اور جس کا فرض ہے وہ فرض پورا نہیں کر رہا۔ ایک دوسرے کے حق وحقوق کی باقاعدہ اور اصولی نگہداشت نہیں ہو رہی اس لئے سوچوں میں تصادم ہے...... خیالوں میں براگندگی ہے...... ارادوں میں فتور ہے۔

ایک مالک ہے جو عدل پرست ہے وہ اجیر کی اجرت پوری پوری دیتا ہے مگر اجیر اپنے فرائض پورے نہیں کرتا زبانی عہد کرتا ہے عملی اپنے کردار سے ثابت نہیں کرتا کہ وہ مالک کا مخلص اجیر ہے۔ ایسا اجیر ہمیشہ پریشانی اور بے سکونی میں مبتلا رہتا ہے...... ہمیشہ مایوسی اور اداسی کا شکار رہتا ہے...... مالک اس کے ہر عہد کی تجدید کرتا ہے مگر وہ کسی عہد پر پورا نہیں اترتا...... مالک ناراض ہو جائے تو اجیر پرواہ نہیں کرتا بلکہ اکثر دانستہ ناراض کرتا ہے پھر ایسے اجیر کے لئے دنیا اور آخرت میں کوئی رعایت نہیں۔ ایک دن فیصلہ کا آتا ہے مالک کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوتا ہے۔

اے لوگو! مالک کو مالک سمجھو' جانو' پہچانو' اعتماد کرو...... مالک کو ناراض مت کرو مالک اول ہے...... مالک آخیر ہے...... ہم سب اس کے اجیر ہیں...... مزدور ہیں۔ جب مزدور مالک بننے کی

Marfat.com

کوشش کرے گا تو معاملہ بگڑ جائے گا بلکہ نظام نہیں چلے گا اور مالک انصاف نہیں کرے گا تو انصاف والی عدالت تباہ ہو جائے گی۔ اسے انصاف کی کرسی سے ہٹا دیا جائے گا اسے معطل کر دیا جائے گا...... یہ وہ مالک فیصلہ کرے گا جو عدل والی عدالت لگائے گا اور خود فیصلہ سنائے گا۔

اے لوگو! حقیقی مالک کو جو فریب دیتے ہیں وہ جانتا ہے...... وہ' وہ بھی جانتا ہے جو ابھی ہونا باقی ہے اس سے کئے ہوئے عہدوں سے روگردانی مت کرو۔ ہر روز ایک نیا عہد کرتے ہو اور پرانے عہد کی تجدید کرواتے ہو وہ اتنا رحیم ہے پھر تمہارے عہد کی تجدید کر دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے تم کتنے بدعہد ہو......!

اے لوگو! جو مالک کو ناراض کرتے ہیں وہ رات بھر آنکھوں میں نیند لے کر جاگتے ہیں مگر تم تو بڑے مزے سے سوتے ہو شاید تم اپنے مالک کی پرواہ نہیں کرتے ہو۔ جب تک اپنے مالک کا کام کرو اسے عبادت سمجھ کر کرو۔ اس کی موجودگی پر ایمان رکھو...... وہ دیکھ رہا ہے تا کہ تمہیں پورا پورا اجر ملے اور اس اجر میں ہی برکت ہے۔ جو مالک کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاتا یہ سچی اور حقیقی عبادت ہے...... مالک ناراض کائنات ناراض...... مالک راضی جگ راضی...... مالک خوش ساری خدائی خوش......

اے لوگو! مالک کو خوش کرنا ہے تو اس کے حکم پر عمل کرو...... اپنے کردار کو اس کے حکم کے مطابق بناؤ کردار سے ثابت کرو آپ کا مالک قادر مطلق ہے...... حاکم اعلیٰ ہے...... خداوند تعالیٰ...... جو رحمتوں کا نزول فرماتا ہے...... جو نعمتوں کی بارش کرتا ہے...... جو بنجر اور بے آب زمینوں سے پھل اور پھول اگاتا ہے اس کی نشانیاں پہچانو...... مالک کے فرمان کی' احسان کی حکم عدولی مت کرو یہی آجر اور اجیر کا رشتہ ہے یہی اس کہانی کا فیصلہ ہے...... جو انسانوں اور خالق کے درمیان زمانوں سے دوہرائی جا رہی ہے...... یہی تو کارہائے زندگی ہے......!

ساری دنیا اور ساری زندگی ان دو رشتوں کے درمیان ہے۔

☆......☆

عزت دار

جس عہد میں عزت دار خاموش ہو جائے اور بد عہد کرسی اقتدار پر بر جمان وہ عہد فرعونیت کا ہوتا ہے۔اس وقت ملک اور قوم پر زوال کا سماں ہوتا ہے۔ جب شرافت عزت کی بھیک مانگے اور بدمعاشی در بندر کھے تو انسانیت کی پکار کون سنے گا۔ جب انسانیت در بدر ہو گئی تو سلطنت بدتر ہو گی۔ جب قوم کے اعتبار کو حکمران کھائیں گے تو عوام کی حالت بدتر ہو گی۔ جب منبر کا مقرر بھوکا ہو گا تو قوم پیاسی رہے گی۔ جب زرباز کے ہاتھ میں کمان ہو گی تو مظلوم عوام اس کا شکار ہوں گے۔ جب عزت دار خاموش ہو گا تو بدمعاش برسرِ اقتدار ہو گا۔

شرافت کو بولنا چاہئے ...... انسانیت کو پکارنا چاہئے ...... اے عزت دارو! اپنی حفاظت خود کرو جب کوئی زرداری' بھکاری دروازہ کھول کر اندر آ جائے اور سب کچھ لوٹ کر لے جائے جہاں تک آپ کی آبرو کی بے حرمتی ہو۔ آپ کے گھر کی تلاشی غنڈہ عناصر لیں تو ایسی شرافت والی خاموشی ذلالت ہے...... ذلت آمیز خاموشی لعنت ہے......

خدا کے بندو! خود سے سوال کرو آپ کا مقام کیا ہے...... انجام کیا ہے...... کیوں ایسا ہے...... کیوں رسوائی ہے......؟ بس یہ لاشے ہمارے نفس کے ہیں یہ جنازے ہمارے ضمیر کے ہیں جسے ہم دفنانے جا رہے ہیں۔

آؤ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ عزت دارو! جو بےحسی کی غاروں میں سر چھپائے بیٹھے ہیں ان سے میری گزارش ہے باہر نکلو عزت دارو اپنے ہی سر اپنی ہتھیلیوں پر رکھ کر اگر مرنے کے بعد اپنا نام باقی رکھنا چاہتے ہو...... اپنے کام کا انجام دیکھنا چاہتے ہو...... زندگی میں ایک آس کا اضافہ تمہارے بس میں نہیں مگر تم سر چھپائے' سر کھجائے نظریں نیچی کر کے وقت کو دھکا دے رہے ہو یہ عزت دار کی

Marfat.com

زندگی نہیں یہ بے غیرتی کا درد ہے۔

اٹھو! میرے شہر کے لوگو اٹھو! شہر خموشاں میں ایک ہنگامہ برپا کردو...... کفن شدہ لاشوں کو باہر نکالو...... ان میں زندگی کے آثار پیدا کرو...... اپنی ہی لاشوں کو کاندھوں سے اتارو...... اپنے جنازے اپنے ہی کاندھوں پر اٹھاؤ اگر عزت بچانی ہے' اگر زندگی عزت سے گزارنی ہے' اگر رزق حلال اور کثیر چاہئے تو ہاتھوں میں ارادوں کو تھام کر عزم کے تیشے اٹھا کر نعرہ تکبیر بلند کر کے ہر ظلم کے مقابلہ کے لئے میدان عمل میں اتر آؤ۔ یہ سب رفعتیں' عظمتیں آپ کے انتظار میں ہیں اگر تم اپنے عہد کے سچے گواہ ہو...... کردار ہو...... بدعہدوں کو کھینچ کر کرسی سے اتاردو...... فرعونیت کا سر پھوڑ دو...... کلیجہ نکال دو...... مغز پھاڑ دو یہی تمہارا خون پی رہے ہیں...... ہم سے ہماری زندگی چھین رہے ہیں یہی میرے اور آپ کے زوال کے اسباب ہیں...... !

آؤ وقت کو گواہ بنا کر یہ عہد کریں ہماری صرف خدا کے بندوں سے دوستی ہے...... ہمارا صرف خدا سے رابطہ ہے جو ہر وقت ہم سے رابطہ میں ہے اور ہمارا خاص الخاص خیال رکھتا ہے بلکہ ضروریات پوری کرتا ہے۔

آؤ! عہد کریں ہمارا ساتھ عزت داروں کے ساتھ ہے عزت داروں کا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں ہے ہم نے عزت داروں کا احترام کرنا ہے انہیں ان کا مقام دینا ہے۔ عزت دار ہی دراصل معاشرہ میں امن کی ضمانت ہیں۔

☆......☆

Marfat.com

عالم

جو لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں دراصل وہ اپنی ذہنی وفات سے کھیلتے ہیں۔ ان کے اندر مردہ ضمیر کی قبر ہوتی ہے بلکہ حواس کا قبرستان ایسے لوگ بدترین حیوانات سے بدتر ہوتے ہیں...... وہ محنت پر یقین نہیں رکھتے۔ جن کا محنت پر ایمان نہیں ان کا سارا رزق حرام ہے۔

جو علم فروخت کرتے ہیں وہ عالم نہیں ہوتے۔ علم خدا کی ودیعت ہے ہنر نہیں۔ علم کا تحی معرفت خداوندی کا امین ہے۔ علم خدائی امانت ہے اسے عوام میں مفت تقسیم کرو۔ علم برائے فروخت نہیں علم مفلس اور مایوس ذہنوں کا قرض ہے...... علم سے انسان کو انسانیت کے قریب کرو علم سے خدا سے لوگوں کو ڈراؤ مت...... علم سے خدا کی معرفت کے قریب کرو۔

علم قلب سلیم کی مستی ہے...... کردار کا راہنما ہے...... علم ذریعہ نجات ہے...... سکون قلب ہے...... روح کا چین ہے...... مزاج کی لطافت ہے...... رویوں کا علاج ہے۔

علم نفرت کو فنا کرنے والا ہتھیار ہے...... علم ذہن سے دل تک اترنے کا ذریعہ ہے...... علم کی دلوں پر حکمرانی ہے...... علم اعلیٰ دماغوں کی نشانی ہے...... علم لافانی ہے...... بجھے دلوں میں روشن شمع ہے...... خدا کے نور کی ایک شعاع ہے...... علم کی حواس پہ حکمرانی ہے جن کے پاس خدائی علم ہے وہی خدا سے دوستی کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

خدا علم کے وارثوں کو اپنا نائب کہتا ہے۔ جو عقل سلیم کی موجودگی میں غیر فطری فعل کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے پاس کوئی علم نہیں ہوتا وہ جھوٹے عالم ہیں۔ عالم وہ ہوتا ہے جس کو کل عالم مانے ہر علم والی بات کا دعویٰ کرے اور عاجزی سے رہے۔ خدا کی رحمت طلب کرے...... قدرت رکھتا ہو مگر قدرت سے ڈرتا ہو...... قدرت والے سے رابطہ میں رہتا ہو...... جذبہ ہو مگر جذبات سے نہ کھیلتا ہو

Marfat.com

......غضب کی موجودگی میں خوف خدا دل میں رکھتا ہو......خواہشات کا قتل عمد کرتا ہو وہ خواہشات جو خدا سے دوری کے اسباب پیدا کرتی ہوں۔

علم دوست انسان دوست ہوتا ہے اور انسان دوست انسانیت دوست......انسانیت دوست خدا کا نمائندہ ہوتا ہے۔عالم کی خدا سے دوستی ہوتی ہے اس لئے وہ جذبات خدا کا خیال رکھتا ہے ان دلوں کو نہیں دکھاتا جن میں خدا رہتا ہے یہی اصل عالم ہے یہی علم ہے۔لاعلم لوگ وہ ہوتے ہیں جن کو اپنی ذات کا علم نہیں ہوتا پھر ایسے لوگ خود کو عالم سمجھتے ہیں اور ان جیسے لوگ انہیں عالم کہتے ہیں۔

عالم وہ ہے جس کی اپنے اندر والے انسان سے دوستی ہے جو کتاب حقیقت کھول کر باہر والے انسان کو اس کی حیثیت یاد دلاتا ہے۔

عالم وہ ہے جو عالم کی باتیں جانتا ہے اور سارا عالم اس کا اپنا ہے کیونکہ خدا نے عالم اس کے لئے بنایا ہے اور عالم کی راہنمائی کے لئے اسے بنایا ہے اس عالم کی بات پر عمل کرو اور دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو جاؤ بس اتنے سے علم کی ضرورت ہے۔زیادہ بحث والا علم فائدہ مند نہیں اس کا نتیجہ جھگڑے پر ختم ہوتا ہے۔زیادہ علم والے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے صرف جسمانی ہی نہیں روحانی دشمن ہوتے ہیں اپنے علم کے زور پر ایک دوسرے کو کافر اور مرتد کہتے رہتے ہیں حالانکہ کسی علم میں انسان اور انسانیت کی توہین کا درس نہیں۔

علم انسان کی فلاح اور اصلاح کا دوسرا نام ہے۔عالم وہ ہے جو امن پسند ہے......صلح جو ہے......انسانیت کا احترام کرتا ہے......علم کے سارے کلیات اپنی ذات پر لاگو کرتا ہے......اپنی ذات کے آئینہ میں سب کو دیکھتا ہے مذہب کی نظر سے نہیں انسانیت کی نظر سے۔

علم خود آگاہی ہے......نفس شناسی ہے......شعور کی بیداری ہے......ضمیر کا راہبر ہے......روشن مزاج ہے......روح کا مقدر ہے......حقیقت اور یقین کا پرتو ہے۔

علم سب کچھ ہے بلکہ زندگی اور موت علم ہے......مردہ اور زندہ میں فرق علم ہے......جاہل اور عالم میں فرق علم ہے۔

آؤ! علم حاصل کریں جہاں کہیں سے ملے......یہ بُرے کاموں سے روکتا ہے۔

Marfat.com

روایت پرستی علم کی ضد ہے...... علم حقیقت ہے...... جہالت علم کی دشمن ہے...... عالم علم کا راستہ نہیں روکتا بلکہ علم کی راہنمائی عالم کے ذمہ ہے۔ عالم نفرت آمیز رویوں سے نفرت کرتا ہے...... عالم صاحب بصیرت وادراک ہوتا ہے۔

نام نہاد عالم دلیل کا دشمن ہے روایت پرست ہے۔ عالم انسانی احساسات کو بیدار کرتا ہے ...... فکر پر مجبور کرتا ہے۔ فطرت کے ہر ذرہ میں خدا کا نور تلاش کرنے کا نام علم ہے۔ سچا علم بے نیاز کر دیتا ہے۔

لوگوں نے لوگوں کو مرتے ہوئے دیکھا ہے اسے خود کے مرنے کا علم نہیں حالانکہ یہی سب سے بڑا علم ہے کہ مرنے کے بعد سب لوگوں سے عدل کیا جائے گا اور عالم اور جاہل کا برابر حساب لیا جائے گا بلکہ عالم کا سخت احتساب ہو گا وہ سب کچھ جانتے ہوئے خدائی احکام کی کیوں خلاف ورزی کرتا رہا بس اس علم کی انسان کو آگاہی ضروری ہے۔

علم میراث انبیاء ہے اور عالم علم کا وارث ہے...... علم خدا کی عطا ہے ہنر نہیں ...... علم انسانیت کی زندگی ہے۔ جہاں علم نہیں وہاں انسانیت والی زندگی نہیں ...... علم آزادی کا قائل ہے مگر حدود کا تعین کرتا ہے۔

علم روح انسانی کی لذیذ ترین غذا ہے بلکہ روح کی زندگی ہے۔ علم ممتاز بناتا ہے۔ ہر عمل سے پہلے یہ علم ہونا چاہئے کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے یہی حکم خداوندی ہے یہی پیغام پیغمبری ہے......!

☆......☆

Marfat.com

چاہت

چاہتیں ہی زندگی کا خزانہ ہوتی ہیں اور یہی روح کے زخم......زخم ان کی روح کے ہوتے ہیں جو دنیا کے بازار میں تنہا رہ جاتے ہیں جب خود اپنی چاہت پر منوں مٹی ڈالتے ہیں...... جب پردیس میں گم ہو جاتے ہیں...... جب بے حسی کی غار میں انسان خود کو چھپا لیتا ہے۔

چاہت زندگی کا سرمایہ ہے کسی کے دل میں گھر بنا کر بسنا آسان نہیں جذبات کی قربانی دینی پڑتی ہے......خود کو مارنا پڑتا ہے تب جا کر روح کی حفاظت کی جا سکتی ہے......تب اسے زخموں سے بچایا جا سکتا ہے......زخمی روح قبر والوں کے لئے تڑپتی رہتی ہے۔ جو زندگی میں اپنی قبر کھود کر خود کو دفن کرتے ہیں انہیں کیا معلوم چاہت کیا ہوتی ہے......؟

چاہت ہی تو اصل زندگی ہے۔ جس کی زندگی میں کوئی چاہت نہیں دراصل وہ آوارہ زندگی ہے۔ چاہت زندگی میں انقلاب پیدا کرتی ہے......زندگی کی درازی کی تمنا کرتی ہے......امنگ کو ابھارتی ہے۔ دنیا کے بازار میں چاہتوں کی خرید و فروخت ہے۔ کوئی کسی کی چاہت کے لئے دنیا کے بازار سے نکل رہا ہے کوئی داخل ہو رہا ہے۔ کوئی کسی کی آرزو کو پورا کرنے کے لئے اس کی چاہت خرید رہا ہے کوئی فروخت کر رہا ہے انسان ان چاہتوں کی حرمت کے ساتھ مرے گا۔ مرتے وقت انسان کے ذہن میں کسی نا کسی چاہت کی حسرت باقی رہے گی۔ انسان وہی عظیم ہے مرتے وقت جس کے دل میں کوئی حسرت نہ ہو صرف عزت کی موت کی حسرت انسان کے ساتھ ہو وہ چاہتوں' تمناؤں' خواہشات' آرزوؤں کو طلاق دے کر مرتا ہے اس کی موت آسان ہوتی ہے۔ انسان کو تنہا مرنا ہے اور تنہا دکھ سہنے ہیں اس لئے تنہائی سے پیار کرو' ہجوم میں رہو مگر تنہائی کا دامن تھام کر رکھو۔ جس کو زخم لگتا ہے اسی کا خون بہتا ہے اسے ہی درد ہوتا ہے......اسی کی فکر پر نشان باقی رہتے ہیں......وہی محسوس کرتا ہے اس کی چاہت

Marfat.com

میں کہاں کمی رہ گئی ہے اس نے چاہنے میں کتنی کسر باقی رکھی ہے۔

دنیا کے بازار میں تماشہ لگانے والے اور تماشبین دونوں اکٹھے ہیں لہذا احتیاط سے اس میں سے گزرو۔ ہر قدم پر ایک نئی ٹھوکر ہے......ایک نیا روڑا ہے......ایک انوکھی رکاوٹ ہے......ایک موڑ ہے......لوگ جھوٹ بول کر چاہت کو دھوکا دیتے ہیں۔ ہر ایک کا دکھ اپنا اور انوکھا ہے......دکھ بانٹنا تو درکنار دکھ محسوس کرنا بھی بہت مشکل ہے خواہ تم کسی کو کتنا ہی چاہتے کیوں نہ ہوں......!

بس تم جس کو جتنا زیادہ چاہو گے وہ اتنا آپ کو زیادہ دکھ دے گا یہ دنیا کے بازار کی ریت ہے......روایت ہے۔ دنیا کے میلہ یں جتنی دکانیں اور بازار لگے ہوئے ہیں سب دو نمبر مال فروخت کرتے ہیں خواہ دکان کے اندر مال پڑا ہے یا اس کے باہر تھڑا پر فروخت ہو رہا ہے...... خواہ اس کا سیل مین نمازی ہے یا پیش امام......خواہ وہ مسجد کے اندر ہے یا باہر والی سیڑھی پر بیٹھا ہے وہ اپنی جھوٹی اور مکار چاہتوں کا کاروبار کر رہا ہے......اللہ اور رسول کا نام جھوٹی زبان سے لے کر لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے یہ دنیا کا مال فروخت کر رہا ہے۔ اسے اپنی چاہت کی جھوٹی تسکین چاہئے ورنہ انسان اور انسانیت تو بڑی عظمت والا نام ہے لوگ اس نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اغراض کی زبان سے اس کا مزہ لے رہے ہیں یہ موت اور حیات کے درمیانی وقفہ کو نہیں جانتے جسے یہ زندگی کہتے ہیں۔

بس ایک بات پلے باندھ لو......یاد رکھو......زندگی ایسے گزارو کہ کوئی تو آپ کو یاد رکھے کوئی تو آپ کو یادوں میں بسائے رکھے......کوئی تو مرتے وقت آپ کا نام لبوں پر لائے...... کوئی تو بچھڑتے وقت آپ کا نام لے کر الوداع کہے......کوئی و آپ کے لئے ایک آنسو آنکھ میں رکھتا ہو......کوئی تو آپ کی کمی محسوس کرے......کوئی تو آپ ے کفن کو مس کر کے سکون محسوس کرے......کوئی و آپ کی چاہت کے بدلے میں ماتم کرے نوحہ پڑھے......کوئی تو نغمہ گائے ......وئی تو حمد بجالائے۔

جھوٹے لوگو! تمہیں معلوم ہی نہیں زندگی کا مقصد کیا ہے......اس کی طلب کیا ہے......نفس پرستی ہی تو مقصد نہیں......خواہشات کی تکمیل ہی تو زندگی نہیں......کبھی بھی کسی کی چاہت پر اپنی انا

Marfat.com

بھی قربان کرے دیکھو اس میں بڑا مزہ ہے۔

حیوان صفت لوگوں سے وہ حیوان ہزار درجہ بہتر ہیں جو اپنی چاہت کے بدلے میں چارہ تک قبول نہیں کرتے اور مغموم رہتے ہیں...... وہ پرندے بہتر ہیں جو اپنے انڈے کے غم کو محسوس کرتے ہیں جسے سانپ اپنی خوراک سمجھ کر کھا جاتا ہے۔ چاہت فطری جذبہ ہے اسے دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔

☆......☆

Marfat.com

صاحب کردار

بڑے لوگ اس لئے بڑے نہیں ہوتے کہ وہ بڑے لوگوں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں...... وہ دولت مند ہوتے ہیں...... وہ خوبصورت اور وجیہہ ہوتے ہیں...... وہ بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومتے ہیں...... بڑے بڑے محلات میں رہتے ہیں...... بڑا حسب و نسب ہوتا ہے...... بڑی بڑی ڈگریاں لے لیتے ہیں...... بہت سے لوگوں کو قتل کر کے قانون سے بچ جاتے ہیں...... ہاتھوں پر دستانے چڑھا کر قومی خزانہ لوٹتے ہیں...... پچھلے دروازے سے داخل ہو کر اقتدار کی کرسی پر قابض ہو جاتے ہیں...... پچھلے دروازے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں...... بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے قومی خزانہ لوٹ کر بیرن ملک محلات بناتے ہیں مگر ان میں رہنا نصیب نہیں ہوتا...... اتنی دولت لوٹ لینے کے باوجود 4x6 کا کل اثاثہ ہے...... نہیں...... نہیں...... میرے عزیز......!

بڑے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے عمل سے انسانیت کا احترام کرتے ہیں...... خدمت خلق میں زندگی بسر کرتے ہیں...... اپنے کردار کی حفاظت اپنے عمل سے کرتے ہیں...... تنہائی میں بھی دیانتداری کو قائم رکھتے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ کوئی دیکھ نہیں رہا مگر ان کا خالق گواہ ہے...... گناہ پر قدرت رکھتے ہیں مگر گناہ سے دور رہتے ہیں صرف اتنا کھاتے ہیں جتنا ان کے جسم میں حل ہو جائے...... وہ کرتے ہیں جو ان کے ساتھ جائے گا......!

بڑے لوگ اچھے انسان کی بات دھیان سے سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور اصلی اور خالص بڑا انسان وہ ہے جو اللہ اور رسول ﷺ کا کلمہ پڑھتا ہے اور انہیں کبھی ناراض نہیں کرتے...... جو اپنے پڑوسی کا اتنا ہی خیال رکھتے ہیں جیسے اپنے گھر کے افراد کا...... وہ خواب نہیں دیکھتے تعبیر جانتے ہیں...... وہ روزِ محشر کا ناقدانہ نظارہ کرتے ہیں...... وہ جہنم کی آگ اور جنت کی ٹھنڈک محسوس

Marfat.com

کرتے ہیں......ان کا کردار ان کے روزمرہ پر گواہ صادق ہوتا ہے......وہ زندگی سے انصاف کرتے ہیں اور موت پر یقین محکم......وہ مظاہر فطرت کا دل کی آنکھ سے نظارہ کرتے ہیں اور آنکھ بند کر کے زندگی اور موت کے منظرنامہ سے گزرتے ہیں......بات کرنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اس میں کوئی گناہ والا عنصر تو نہیں......کیا یہ انسانیت کو زیب دیتی ہے؟ کیا مجھے اس بات کے کرنے کا حق ہے؟ کیا میں وہ ہوں جو میں کہتا ہوں؟ جو میں کرتا ہوں......؟ جس کا مجھے حکم ہے اس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔

بس بڑے اور چھوٹے میں فرق کردار اور سیرت ہے......لباس اور رہائش......خوراک اور بکواس نہیں......بڑا وہ ہے جو سب سے بڑا سچا ہے اور سچوں کے ساتھ محبت کرتا ہے......خدا ایسے بڑوں پر اپنی نہایت مہربانی فرماتا ہے اور انہیں تسکین قلب عطا کرتا ہے......ان کی زندگی سے زیادہ موت آسان کر دیتا ہے۔ان کے دل میں اطمینان والی دولت رکھ دیتا ہے۔

جب باہر اپنے ماحول اور معاشرہ میں سکھ ہو تو بڑے اور چھوٹے میں امتیاز ضرور کرو......موت کی نظر میں نہ کوئی بڑا ہے اور نہ ہی چھوٹا......قبر اور لحد ایک جیسی ہوگی......اٹھا کر لے جایا جائے گا......کوئی چل کر سفر آخرت پر نہیں جائے گا......ہجوم ہی سب کو چھوڑ کر آئے گا اور کوئی لوٹ کر نہیں آئے گا خواہ چھوٹا ہے یا بڑا......صاحب کردار بڑا ہے بلکہ صرف اعلیٰ کردار بڑا ہے۔

☆......☆

Marfat.com

حال

جو حال میں خوش ہے وہ ہر حال میں خوش ہے بلکہ وہی خوشحال ہے جس کے دل کا دروازہ خوشنودی خدا کے لئے کھلا ہے۔خواہش اور حاصل میں جتنا فاصلہ کم ہوگا اتنا انسان میں سکون ہوگا...... سکون دراصل کسی حال کا نام ہے...... انسان کو جو مل جائے اس پر خوش رہے خوشحالی کا مطلب دولت نہیں جو مل جائے اس میں اطمینان ہو کہ بس میرا اتنا ہی ہے پھر انسان ناجائز تفکرات سے بچ جاتا ہے۔ناجائز تفکرات دل و دماغ کو مفلوج کر کے رکھ دیتے ہیں اور حال کو بے حال کر دیتے ہیں۔ دل کی کدورت بھی انسان کو بدحال کر دیتی ہے۔

انسان وہی خوشحال رہتا ہے جو اپنے اندر کوئی روشن نقطہ دریافت کر لیتا ہے اسے عرف عام میں ''نور بصیرت'' کہتے ہیں...... وہ ذات کا سفر ہے...... باطن کا سفر ہے...... ماحول سے بے نیازی ہے...... ماحول کو دیکھتے جاؤ اور جو آپ کے دل کو سکون بخش مواد ملے ان میں سے اطمینان بخش اور اعلیٰ موتی چنتے جاؤ پھر دیکھو کیا حال ہوتا ہے۔دوسروں کو خوشحال دیکھنے سے انسان کو خوشحالی نصیب ہوتی ہے...... انسانیت کی خدمت میں بھی اچھے حال کا پتہ چلتا ہے۔

حال تو ان کا برا ہوتا ہے جو دوسروں کا برا حال کرتے ہیں بلاوجہ نفرت، بغض، حسد، کینہ رکھتے ہیں...... اپنے گھر بیٹھ کر دوسروں کے حال پر تبصرہ کرتے ہیں...... انہیں ان کی غیر حاضری میں ہدایات جاری کرتے رہتے ہیں...... انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو جو تبدیل نہیں ہونا چاہتے۔جو برے حال میں رہنا چاہے اسے کوئی دوسرا نکال نہیں سکتا اس کے دماغ میں کوئی چیز داخل نہیں ہوگی کیونکہ اسے اپنے حال ہی کی خبر نہیں ہوتی۔

بے خبر لوگ حال سے نکل کر اکثر ماضی میں رہتے ہیں اور وہاں سے سیدھے مستقبل میں داخل ہو کر منصوبے بناتے ہیں...... حال سے پوچھتے ہی نہیں اس کا کیا حال ہے......؟

☆......☆

فریب زدہ ضمیر

جس معاشرہ میں حرام حلال پر فوقیت لے جائے وہ معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے...... ذہنی پستی میں مبتلا ہو جاتا ہے...... اسے اخلاقی گراوٹ کی بیماری لگ جاتی ہے...... انصاف نایاب ہو جاتا ہے...... حقیقت پس پشت چلی جاتی ہے...... لوگ آنکھوں کی موجودگی میں اندھے ہو جاتے ہیں...... موت پر عدم یقین ہو جاتا ہے...... توحید اور عدل سے انکاری ہوتے ہیں...... انسان کم اور حیوان زیادہ ہوتے ہیں...... حلال کی موجودگی میں مردار کو ترجیح دیتے ہیں...... انصاف کی کرسی پر بیٹھ کرنا انصافی کرتے ہیں...... ضمیر کے ساتھ ظلم کرتے ہیں...... عارضی خوشی کو دائمی خوشی پر ترجیح دیتے ہیں...... مفلوج اور اندھی زندگی بسر کرتے ہیں...... سچ کی موجودگی میں جھوٹ سے مدد لیتے ہیں۔

ناجائز کمائی اور ناجائز خواہشات نفس کی پسماندگی اور آلودگی ہے۔ دل اور دماغ میں خدا کی معرفت کا نور ہو تو ان باتوں کی سمجھ آتی ہے۔ حواس درست ہوں تو بُو اور خوشبو میں فرق محسوس ہوتا ہے اگر ناک بند ہو تو انہیں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا...... اگر اندھا ہو تو فطرت کا نظارہ نہیں کر سکتا...... اگر بہرہ ہو تو سماعتوں سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا...... اگر بے حس ہو تو کسی حس کو پا نہیں سکتا...... اگر اس میں ایمان کی رتی نہ ہو تو اسے جائز اور ناجائز' حرام اور حلال کا فرق محسوس نہیں ہوتا پھر اس میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں...... اگر کسی کا مغز بیدار ہے تو اس کے لئے یہ پیغام ہے ......!!

جس نے حلال کا مزہ چکھا ہے وہی جان سکے گا حرام کتنا بدمزہ ہے۔ جو ساری زندگی حرام اور مردار کھاتے ہیں وہ معرفت خداوندی سے محروم رہتے ہیں...... وہ نفس پرست لوگ ہیں اور مردہ نفس کے ساتھ مردوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں...... ان کی زندگی میں مردہ احساس ہوتا ہے...... وہ ضمیر کے باغی لوگ ہوتے ہیں...... وہ خدا سے بغاوت کے مرتکب ہوتے ہیں جن کو حلال اور حرام میں تمیز کی عقل

Marfat.com

عطا کی ہے راہنما دیا ہے مگر وہ خواہشات' آرزوؤں کی رو میں بہہ گئے ہیں اور خدائی ہدایات کی طرف پشت کر کے اپنی زندگی کا سفر انجام کی طرف لے جا رہے ہیں انہیں کیا خبر حق اور حق پرستی کیا ہے۔

اے انسان! اگر ایک لمحہ تجھے تیری ذات کی حقیقت معلوم ہو جائے تو' تو اندھیرے سے روشنی میں چلا جائے...... تاریکی سے نور کی طرف گامزن ہو جائے...... تیرے حریص اور لالچی نفس نے تجھے ضمیر کا قیدی بنا دیا ہے...... تجھے یقین کی معرفت سے محروم کر دیا ہے...... تجھے آخرت کے حساب اور حشر کے عذاب سے غافل کر دیا ہے۔

اے انسان! تیری فکر اور عقل ہی تیرے خلاف گواہ صادق ہوں گی جن کی موجودگی میں حلال اور حرام تیرے لئے یکساں ہیں......

اے مردار نفس کے مالک لوگو! تجھ پر خدا کی لعنت ہے تو جھوٹ سے کمایا ہوا رزق کھا کر دوڑ کر مسجد میں اپنے اطمینان کو فریب دینے کے لئے جاتا ہے...... تیری آدھی ٹانگ ننگی ہوتی ہے...... تو اپنے ناخداؤں کے سامنے کیسے باادب کھڑا ہوتا ہے...... سر جھکا کر...... ہاتھ نیچے کر کے...... آنکھ نیچی رکھ کر...... زبان پر "ہاں" اور "جی" کا ورد کرتا ہے...... تیرا ذہن اس وقت غلامانہ رویوں کا مقلد ہوتا ہے تیرا ضمیر تیرے جسم سے الگ ہو کر سوال کرتا ہے "کیا تو خدا کا بندہ ہے" ؟...... کیا تو خدا کی خدائی میں کوئی جرم کر کے ایسا مؤدب کھڑا ہوا ہے" "کیا کبھی گناہ کر کے خدا کی عدالت میں ایسا انداز اپنایا ہے...... بس یہی وجہ ہے کہ پریشانیاں' مایوسیاں' مشکلات' مسائل' الجھنیں' اداسیاں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ ایک دفعہ سچے دل سے اپنے خالق کے سامنے جھک جا تاکہ میں بھی قید سے آزاد ہو جاؤں۔ اے انسان! تیرے فریب زدہ رویوں کی وجہ سے میں بھی خود کو مایوس کئے ہوئے ہوں...... تو نے مجھ کو فریب زدہ کیا ہوا ہے۔

☆......☆

Marfat.com

روحانی بیماری

روحانی بیماری جب شدت اختیار کر جائے تو انسان بے نیاز ہو جاتا ہے۔ پھر زندگی سے زیادہ موت سے پیار کرتا ہے...... ہر وقت اپنا بستر لپیٹ کر رکھتا ہے...... اپنی فکر کو سمیٹ کر رکھتا ہے...... ہر نوالہ پر نظر رکھتا ہے...... ہر حالت میں خدا سے رابطہ رکھتا ہے۔

بے نیازی انسان کو نیاز مند بنا دیتی ہے۔ نیاز مندی یہ ہے کہ انسان عاجز بن جاتا ہے۔ عاجزی خدا کی بندگی کا عظیم سفر ہے۔ عاجز جس دروازے سے جائے وہ رحمت میں داخل ہو جائے...... وہ بغیر دستک دیئے سکون اور اطمینان والے گھر میں داخل ہو جائے...... اس کے ہر لمحہ میں ایک جنت ہے۔ جنت خواہشات کی تکمیل کا نام ہے...... نیک اعمال اور ارادے ضروری ہیں...... اپنا حسن انتخاب خوشنودی خدا ہو تو روحانی بیماری لگتی ہے دراصل یہ انسانیت کی شفاء ہے۔

روحانی بیماری کا دوسرا نام معرفت الٰہی ہے نہ کہ بیمار روح...... بیمار روح بدی کے سفر پر رہتی ہے...... روحانی صحت کا معرفتی نام روحانی بیماری ہے اس میں شدت بے نیاز بنا دیتی ہے...... موسمی تغیر وتبدل سے بے نیاز۔ غور وفکر اس کی غذا بن جاتی ہے، روح قید سے آزاد ہو جاتی ہے۔

خدا کی نہایت مہربانی کا نام روحانی بیماری ہے...... خدا کے سمیع اور بصیر ہونے کا عملی اقرار ہے...... آخرت کا نظارہ اور انجام سے باخبری کو کہتے ہیں۔

آؤ لوگو! روح کی زندگی کو محسوس کریں اور زندگی سے لطف لیں...... موت کا ذائقہ چکھیں...... دراصل اتنی سی زندگی ہے......؟

☆......☆

Marfat.com

تماش بین

جس معاشرہ کے لوگوں کے ذہن تماشبین ہوں وہ معاشرہ خود ایک تماشا ہے۔جس کی ساری زندگی ایک تماشا ہے ان میں خدا شناسی کبھی نہیں آئے گی......ان میں خدا خوفی کبھی نہیں ہوگی......ان کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں آئے گا......وہ کبھی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکیں گے......وہ کبھی انصاف پسند نہیں ہوں گے......وہ معاشرہ کبھی پرسکون نہیں ہوگا جہاں صلح جو اور صلح پسند نہیں ہوں گے...... جہاں تحمل اور بردباری نہیں ہوگی...... جہاں حوصلہ اور صبر نہیں ہوگا...... جہاں احساس اور شعور نہیں ہو گا۔جہاں نفسانفسی کا عالم ہوگا وہاں ہر وقت تماشا لگے گا اور لوگ تماش بینوں کی طرح زندگی بسر کریں گے خواہ سیاسی اکٹھ ہو...... مذہبی اجتماع ہو......شادی بیاہ ہو۔انسان جب تک انسانیت کے بارے میں مغموم نہیں ہوگا وہ اپنے اندر تبدیلی لا سکتا ہے نہ ہی وہ انسانیت کی کوئی خدمت کر سکتا ہے۔بس ساری زندگی میلہ اور ٹھیلہ کے درمیان بسر کرے گا۔آخری وقت بستر مرگ پر سوائے کف افسوس کے اس کے نصیب میں کچھ نہیں ہوگا پھر وہ گزرے وقت کو ٹٹولے گا اس کے نشان تلاش کرے گا جب گنجائش ختم ہو چکی ہوگی......!

اے تماشبین لوگو! ذرا سنجیدگی سے سوچو ہماری سوچوں میں ہر وقت رنجیدگی کیوں رہتی ہے...... ہمارے خیالوں میں براگندگی کیوں آتی اور جاتی رہتی ہے...... ہماری فکر میں حقیقت کیوں نہیں سماتی شاید ہماری زندگی میں یہ احساس ختم ہو گیا ہے کہ ہماری خلقت کا مقصد کیا ہے...... ہمارے ذمہ اصولوں کی حفاظت ہے۔ہم سب غیر ذمہ دار ہیں اس لئے ہم سب تماشبین ہیں۔ہمارے حواس خمسہ ہر وقت تماشہ کے منتظر رہتے ہیں۔ہم ایک تماشہ سے نکلتے ہیں اور دوسرے میں داخل ہوتے ہیں ......آؤ دیکھو ہم کس تماشبین ٹولہ کے ساتھ ہیں۔

☆......☆

Marfat.com

بے حس لوگ

خدایا! وہ کون لوگ ہیں جو اپنی دولت کے نغمے گاتے ہیں...... گیت سناتے ہیں اور حاجت سامنے کھڑی ہو کر التجا کرتی ہے تو نوحے پڑھتے ہیں...... اپنی تنگ دستی اور مجبوری کا ماتم کرتے ہیں...... خدا کے دیئے ہوئے میں سے نہیں دیتے...... حاجت مند کا حق غصب کر کے روتے ہیں...... چہروں پر مایوسی لے آتے ہیں...... اپنی پریشانی کے بین کرتے ہیں...... عوام کو بھی لوٹتے ہیں اور عوام کے خزانہ کو بھی مگر حاجت مند اور ضرورت مند' بھیک مانگنے والے سے معافی مانگتے ہیں۔

خدایا! انہیں دنیا میں معافی دے دے مگر آخرت میں معاف مت کرنا...... ان کو حشر یاد نہیں وہاں نیتوں کا کیسا حساب ہوگا۔ جس کے صلہ کا وعدہ ہے وہ ضائع نہیں ہوتا۔

خدا سے کاروبار کرو کبھی نقصان نہیں ہوگا۔ خدا سارا دن اور ساری رات بلکہ انسان کی ساری زندگی کے لئے اپنے دروازے بند نہیں کرتا کسی کو دستک دینے کی زحمت نہیں ہوتی مگر کھلے در میں سے کوئی رحمان کے گھر داخل ہی نہیں ہوتا اس وجہ سے انسان پریشان ہے...... مایوس ہے...... اداس ہے ...... پہلے اپنی حمد اور تعریف سننا پسند کرتا ہے اس کے بعد اللہ اور رسول کا ذکر آئے تو اداس جمائی لیتا ہے ...... ذہن پر بوجھ سا ہو جاتا ہے......!

او دولت مندو! دیکھو کس کس کا بقایا تمہارے ذمہ ہے...... کس کس کا قرض تم نے دینا ہے...... قرض شہید کو بھی معاف نہیں......! نہ جانے ایسے لوگ خدا کی زمین پر اکڑ کر کیوں چلتے ہیں اور اس کی زمین کو صرف پلید کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو...... صرف شراب کی خالی بوتلوں میں اضافہ کرنے کا شوق رکھتے ہو...... ذہن میں جمع تفریق والا کیلکو لیٹر رکھتے ہو۔ ایک سانس کسی کو ادھار نہیں دیا جا سکتا مگر اس سانس کو زندگی تو دی جا سکتی ہے جو غربت اور مجبوری کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

غربت اور بے بسی کی زندگی کو آسان بناؤ...... تا کہ بوقت جان کنی' نزع آپ پر خدا رحمت کرے...... بے شک......!

☆......☆

Marfat.com

اقدام

جو شخص منزل اطمینان پر فائز نہیں ہوگا وہ تہذیب حاضر کا شکار ہوگا...... وہ اعلیٰ سے اعلیٰ لذت کا متمنی رہے گا...... وہ ہیجان کا پروردہ ہو جائے گا...... وہ اپنے باطن کو کمزور کردے گا جس پر بے ہودہ تہذیب یلغار کردے گی...... انسان اندر اور باہر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا نہ گھر کا رہے گا نہ گھاٹ کا جب وقت پر اپنے فیصلوں پر عمل درآمد نہیں کرے گا...... جب پانی سر سے گزر جائے تو پھر سوچنے اور بندوبست کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہم اپنے بچوں کو وہ کچھ دیں گے جو ہمارے والدین نے ہمیں دیا تھا تو اپنی نسل کو تہذیبی یلغار سے بچا سکیں گے۔ ہم آگے بڑھ رہے ہیں مگر ہمارے پیچھے تباہی ہو رہی ہے۔ ہمارے مقدس جذبوں اور روایات کا قتل عام ہو رہا ہے ہم اسے ترقی کہہ رہے ہیں حالانکہ یہ ذہنی پستی کا سفر ہے...... ہمارا رابطہ ہمارے اصل سے کٹ رہا ہے۔ اقدار سے منقطع ہو گیا ہے۔

اے میرے معاشرہ کے لوگو! اے میری روایات کے امین! اے بھٹکے ہوئے راہی! اے دانستہ اپنی نسل کے دشمنو! دوسروں پر شکوہ کیوں کرتے ہو...... وہی کچھ پیدا ہوگا جیسا بیج بکھیرا تھا...... اب رونے سے آہ بکا سے کیا فائدہ جب تمام کمائی لٹ گئی...... جب اطمینان قلب چھن گیا...... جب سکون برباد ہو گیا...... اب کہتے ہو بچوں کی تربیت اسلامی نہیں ہو سکی...... انسانی نہیں کر سکا...... بچوں کا وقت بچوں کو دو...... ہر لمحہ ان کی عادات و حرکات پر نظر رکھو ورنہ دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جائیں گے...... جب سکون برباد ہو جائے تو سمجھ لو کچھ باقی نہیں بچا۔

اٹھو! اب بھی وقت ہے...... احتیاط سے قدم اٹھاؤ...... کہیں غلط نہ اٹھ جائے۔ اقدام تو کرو...... انتظام تو کرو...... نظر تو رکھو انجام کیا ہوگا...... آج ہی سوچ لو کل ہم نے کیا کرنا ہے......؟ ہمارا سفر کس رُخ پر ہے...... ہماری منزل کا رُخ کیا ہے...... ہمیں جانا کہاں ہے...... ہمارے جینے کا مقصد کیا ہے...... ہمارا

Marfat.com

مقصود کیا ہے ہم نے کھویا کیا ہے ہم نے پانا کیا ہے ہم نے جانا کہاں ہے ہم پہنچے کہاں ہیں۔

بے ضمیر شخص تمام صوابدیدی فیصلے غلط کرتا ہے وہ صرف اپنا فائدہ نظر میں رکھتا ہے اسے اجتماعی ضروریات کا قطعاً کوئی خیال نہیں ہوتا یہی لوگ عوام میں ذہنی مایوسی اور افراتفری پھیلانے کے ذمہ دار ہیں۔

☆☆☆

جس قوم کو جھوٹا راہنما مل جائے اس پر جھوٹ بولنا فرض ہو جاتا ہے اور جھوٹی قوم جھوٹے اور مکار راہنما کا انتخاب کرتی ہے۔

☆☆☆

جو لوگ باتیں زیادہ کرتے ہیں وہ کام کم کرتے ہیں...... جو قوم زیادہ باتیں کرتی ہے وہ کام کم کرتی ہے...... خاموش قوم کام کی صلاحیت زیادہ رکھتی ہے اور خاموش شخص زیادہ اعتماد کے ساتھ کام کرتا ہے۔ سب سے زیادہ کام جاپانی قوم کرتی ہے اور وہ سب سے زیادہ خاموش رہتی ہے...... آہستہ گفتگو کرنے والی قوم میں اعتماد زیادہ ہوتا ہے اور جن گھروں میں گفتگو دھیمی آواز میں کی جاتی ہے وہاں جھگڑا کم ہوتا ہے۔

☆☆☆

لہجے انسانوں اور قوموں کی غمازی کرتے ہیں۔ صوتی آلودگی پھیلانے والی قوم کبھی ترقی نہیں کرتی اور گندگی پھیلانے والی قوم کے ذہن گندے ہوتے ہیں۔ غلیظ ذہن قوم ہمیشہ رسوا ہوتی ہے۔ صفائی قوموں کے ذہن کی عکاسی کرتی ہے۔ جن کے بدن صاف اور ذہن گندے ہیں وہ مسلمان ہونے کا پورا دعویٰ نہیں کر سکتا...... میلے لباس کو برداشت کیا جا سکتا ہے مگر میلے اور غلیظ ذہن ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔ جو بتوں کو پوجتے ہیں وہ ان لوگوں سے بہتر ہیں جو خدا کے حضور پیش ہوتے ہیں مگر اپنے اندر والے بت نہیں توڑتے...... خدا کے روبرو حاضر ہوتے ہیں اور دل میں ناخداؤں سے رابطہ میں رہتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

وہ رونا جس کا کوئی صلہ نہ ملے وہ مکر ہے۔روتی آنکھ تو انسانیت کا بھرم ہے......رونا سماج کی زندگی ہے جس سماج میں رونا نہیں وہ بے حسی اور مرحومیت کا غماز ہے۔سچا رونا آنکھ سے ظاہر ہونے والا خدا کا نور ہے۔

☆☆☆

انسان اس شئے کی اتنی قدر نہیں کرتا جو اسے حاصل ہو چکی ہے جتنی اس شئے کی قدر ہے جو ابھی خواہشات میں ہے مگر ہے ویسی ہی جیسی اسے مل چکی ہے یہ اس کے ذہن کی پراگندگی ہے۔

☆☆☆

جب انسان اپنا وجود الفاظ کو دے دیتا ہے تو پھر وہ الفاظ کی قدر کو پہچان لیتا ہے......پھر الفاظ سے اس کی دوستی ہو جاتی ہے......پھر الفاظ اس کی راہنمائی کرتے ہیں......پھر الفاظ اس پر اثر انداز ہوتے ہیں ......پھر اس پر وجدان طاری ہوتا ہے......پھر اس کی روح اس کے وجود سے الگ ہو کر اس کے جسم سے ہم کلام ہوتی ہے......پھر انسان ایک سرور میں سے گزرتا ہے......پھر اس کو خود پر رشک آتا ہے......پھر فکر نو جنم لیتی ہے......پھر ادراک کی منزلیں طے کرتا ہے......مقصد حیات کی طرف سفر کرتا ہے......پھر کیا ہوتا ہے زندگی کے مقام و مقاصد کو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے یہ الفاظ کی قدر کی قدرت ہے۔

☆☆☆

اس سے نفرت کرو جو بغض پرست رویوں سے احترام چاہتا ہے ایسے لوگ انا پرستی کے روپ میں خود کو فریب دیتے ہیں اور انسان کو بلاوجہ اذیت دے کر بیمار خوشیوں سے کھیلتے ہیں دراصل یہ ذہنی غریب لوگ ہوتے ہیں ان کے پاس بے شمار دولت بھی ہو تو ذہنی طور پر مفلس ہوتے ہیں......بغض پرستی ان کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہے اور یہ دنیا میں جہنم جیسی زندگی بسر کرتے ہیں......جہنم میں جسم کو تکلیف دی جائے گی ذہن کو نہیں۔دنیا بڑی جہنم ہے جہاں ذہن جلائے جاتے ہیں......دل جلائے جاتے ہیں...... جذبات دبائے جاتے ہیں......صبر آزمائے جاتے ہیں......غربت کے مذاق اڑائے جاتے ہیں...... یتیموں کے حق کھائے جاتے ہیں......قبضے کرائے جاتے ہیں......محلات میں بیٹھ کر کسی کی عصمتیں لوٹی جاتی ہیں......ردائیں چھینی جاتی ہیں اور بے گناہ لوگوں کی بددعائیں لی جاتی ہیں......ایسے لوگوں سے

صرف نفرت ہی واجب نہیں بلکہ ان کی ہاں میں ہاں ملانا گناہ ہی نہیں کفر ہے۔

☆☆☆

نصف شب کو جب میرا ضمیر آوارہ گردی کرتا ہے تو بڑے بڑے بے ضمیروں سے ملتا ہے اسے اس وقت انتہائی اذیت ہوتی ہے جب دانستہ قرض ادا نہ کرنے والے کے جھوٹے بے بنیاد جھوٹ سنتا ہے۔ میرے ضمیر نے ایک جھوٹے بدعہد ضمیر والے سے کہا کہ ''قرض شہید کو بھی معاف نہیں ہوگا'' تو اس نے زوردار قہقہہ لگایا ''جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا''۔

☆☆☆

جو زندگی کی تمام تر سہولتوں کے باوجود رات بھر اپنی بستر کی چادر پر سلوٹیں ڈالتے رہتے ہیں بتاؤ وہ پھولوں کی سیج ہے یا کانٹوں کی...... وہ دولت کا انبار ہے یا سانپوں کی غار...... وہ پُر فریب زندگی ہے یا خود فریبی کا منظر نامہ۔ صبح اٹھ کر ایک دفعہ اپنی بستر کی چادر سے ہم کلام ضرور ہوا کرو وہ بتائے گی رات کیسے بسر ہوئی...... جن کے ضمیر مطمئن ہیں ان کے لئے رات آرام کے لئے ہے اور دن کام کے لئے۔ جو دن بھر جھوٹ بولتے ہیں وہ رات کو جھوٹ کے ساتھ سوتے ہیں۔ خدا ان پر خوش نہیں ہوتا جو دن کو لوگوں کا دل جلاتے ہیں اور راتوں کو آنکھوں میں نیند لے کر جاگتے رہتے ہیں۔

☆☆☆

جو انسان خود اپنی ذات سے انصاف نہیں کرتا اسے کہیں سے بھی...... کبھی بھی انصاف نہیں ملے گا۔ تبدیلی کا عمل انسان کے اندر سے شروع ہوتا ہے باہر سے صرف اثرات لیتا ہے۔ زندہ روح اور زندہ ضمیر کی جب دوستی ہوگی تو انسان زندگی کا لطف لے سکے گا پھر خود سے سوال کرنے کا حوصلہ رکھ سکے گا پھر خود سے جواب طلب کر سکے گا...... پھر خود پر فردِ جرم عائد کرے گا...... پھر خود کا احتساب کرے گا...... پھر زندگی کے مقصد کی سمجھ آئے گی...... پھر اپنے خالق سے رابطہ میں رہے گا...... پھر فطرت کے مظاہر سے علم حاصل کرے گا...... پھر لمحہ لمحہ زندگی کی رعنائیوں سے لطف اندوز ہوگا...... سانس سانس اس کا راہنما ہوگا...... ساعت ساعت اس میں زندگی محسوس ہوگی جب خود کو وقت کے قاضی کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا خود کو کرے گا اس کو معلوم ہوگا اس کا خالق کیا چاہتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

زندگی میں جو فیصلے رضامندی سے ہوتے ہیں ان کا ضمیر پر بوجھ نہیں ہوتا اور جو فیصلے اپنی مرضی سے کئے جائیں اس کا انسان اکیلا ذمہ دار ہوتا ہے۔زندگی کے ادوار میں ان فیصلوں کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔جوانی کے کچھ فیصلے بڑھاپے میں اذیت ناک لگتے ہیں اور بڑھاپے کے کچھ فیصلے جوانی کو شرمندہ کرتے ہیں لہذا اپنے خدا سے مشورہ گیر ہونے سے تمام فیصلے درست ہوتے ہیں جو دانستہ زندگی کو تلخ بناتے ہیں ان کو کسی سے شکوہ نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆

احمقانہ وجوہات کے تحت جو قوم کو تقسیم کر دیتے ہیں ان میں بالغ نظری کی کمی ہوتی ہے......ان میں ذاتی مفادات کے عناصر نمایاں ہوتے ہیں۔وہ شعور سے کام نہیں لیتے جذبات سے لیتے ہیں' اپنی بھوکی روح کو طمانیت بخشنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔لادین لوگ احمقانہ وجوہات کو اپنے مسلک اور سلسلے کا حصہ بنالیتے ہیں اس طرح وہ اپنی فکر اور وجود کو بھی متحد نہیں رکھ سکتے۔

☆☆☆

مقدس جذبے کبھی پریشان نہیں ہونے دیتے۔ہماری ناجائز اور غیر موزوں خواہشات ہماری پریشانی کا باعث ہیں۔پریشانی خوف کو ابھارتی ہے اور خوف اعصاب پر اثر انداز ہوتا ہے انسان میں سوچنے اور فکر کرنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے لہذا جذبوں کو پاکیزہ اور جوان رکھو۔

☆☆☆

جو وقت کا قتل کرتے ہیں دراصل وہ اپنے مستقبل کے قاتل ہیں......جن کے پاس بہت وقت ہوتا ہے دراصل ان کے پاس کوئی وقت نہیں ہوتا اپنے لئے......!

☆☆☆

جو انسان خود سے محبت کرتا ہے اسے ہر شئے میں محبت نظر آتی ہے۔محبت ایک ایسا شعور ہے جو عین فطرت ہے۔شعور کو نیند کی حاجت نہیں ہوتی لیکن جن کا شعور مردہ ہے دراصل چلتی پھرتی سانس لیتی ہوئی لاشیں ہیں حیوانوں سے بدتر۔محبت دل کی خوشبو ہے جن کے سینے میں دل نہ ہو ان کے دماغ میں دانش کتنی ہی کیوں نا ہو محبت نہیں کرسکتے اور نہ ہی محبت تقسیم کرسکتے ہیں۔

حقیقت کو دریافت کرنا مذہب ہے جو روایات کو حقیقت کہتے ہیں ان کا کوئی مذہب نہیں وہ سنی سنائی بات ہے...... حقیقت وہ ہے جب بیان کی جائے تو ایک بے سمجھ، بے عقل، بے دین بھی کہے "یہ ٹھیک ہے" حقیقت کو پانے کے لئے کسی دلیل اور روایت کی ضرورت نہیں۔ نام نہاد مذاہب پرست حقیقت کے سامنے خوف زدہ ہیں، حقیقت اتنا بڑا مذہب ہے مذہب شناسوں کے نزدیک......!

☆☆☆

سوچ، خیال، ارادہ، جذبہ اور نیت جب تک پاکیزہ نہیں ہوگا انسان کو اطمینان اور سکون نصیب نہیں ہوگا۔ انسان کی زندگی کا حاصل مقصد اطمینان ہے اس وجہ سے اکثریت مذہب پرست ہے یہ انسان کی تمام منفی طاقتوں کو قابو میں رکھتی ہیں۔ ہر مذہب سچائی کا آئینہ ہے مگر کوئی مذہب پرست اس میں اپنا چہرہ دیکھنا گوارہ نہیں کرتا۔ لوگ مذہب میں اطمینان تلاش کرتے ہیں حالانکہ اطمینان انسانیت والے مذہب میں ہے۔

☆☆☆

جو اپنی فطرت سے آگاہ ہو گیا وہ خدا کے نزدیک ہو گیا...... فطرت خدائی عکس ہے...... فطرت میں خود خدا ہے...... ہر نمو میں اس کا رب ہے...... ہر نوع کا اپنا رب ہے مگر انسان کا خالق رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے صفاتی ناموں سے پہچان رکھتا ہے جس نے اپنی ذات کو پالیا اس کی ملاقات رب سے ہوگئی۔

☆☆☆

امید زندہ نہ ہو تو زندگی میں لطف نہیں۔ خواہشات میں لطف نہ ہو تو امید بے لطف ہے۔ انتظار کی امید ختم ہو جائے تو زندگی میں انتظار نہیں رہتی، انتظار نہ رہے تو زندگی بے کیف ہو جاتی ہے۔ انتظار اصل زندگی ہے...... خواہشات کی...... کسی کے پانے کی...... کسی کے بچھڑنے کی...... بچھڑنے کے بعد امید ہو ملنے کی......!

☆☆☆

تمام لوگوں کی زندگی کی حقیقت ایک ہے مگر ہر شخص کا طرز زندگی الگ الگ ہے۔ اکثریت وہ

Marfat.com

ہے جنہیں حقیقت کا شعور نہیں وہ انسان نما حیوان ہے بس معاشرہ ایسے لوگوں کی وجہ سے درست نہیں ہو رہا...... زندگی کی حقیقت کو پانا دراصل زندگی کا مقصد ہے۔

☆☆☆

وہ کتنا خوفناک غم ہوتا ہے جو انسان کو جینے نہ دے مگر انسان کسی کو محرم غم نہ بنا سکے۔ جب دل ہی جلنے لگے تو اس میں لگی آگ کو بجھائے گا کون......؟ غم اتنا کھاؤ جتنا جینے کا حوصلہ باقی ہے۔

☆☆☆

انصاف کی کرسی پر بیٹھا ہوا شخص اگر ذہنی طور پر آزاد نہیں تو وہ قطعاً انصاف نہیں کر سکتا۔ ضمیر کی آزادی انسانی نفس کی آواز ہے۔

☆☆☆

تماش بین عورت ہو یا مرد کسی کا گھر برباد کر کے اور گھر میں رہنے والوں کا دل جلا کر ایک بے لذت تسکین حاصل کرتے ہیں اور ان کی بدروحوں کی ایسی حرکات غذا ہے۔

☆☆☆

انسان کی ساری زندگی یادوں اور ارادوں کے درمیان گزر جاتی ہے۔ کبھی نہیں سوچتا اس کا حال کیا ہے......؟ جب انسان کسی کی آنکھ کھلتی ہے تو آنکھ بند ہونے کا وقت آ جاتا ہے۔ زندگی میں معرفت الٰہی کا ایک لمحہ ساری زندگی پر فوقیت لے جاتا ہے آؤ اس لمحہ کو تلاش کریں' وہ لمحہ ہر وقت ہمارے انتظار میں ہے صرف دیکھنے والی آنکھ چاہیے۔

☆☆☆

تلخ سچ کو جو خندہ پیشانی سے سننے کا حوصلہ رکھتے ہیں خدا ان کے دلوں کو اطمینان سے ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اچھے خیالات زمین و آسمان کو نور سے بھر دیتے ہیں کیونکہ ایسا انسان دنیا کی فکر سے آزاد ہو جاتا ہے۔ سچ بولنے والے اور دیانتدار انسان کو دنیا کی راحتیں اور غم حقیر نظر آتے ہیں۔ وہ اپنی ذات میں خدائی وجود کا مظہر ہوتا ہے ایسا انسان مسرتوں کا ادراک اس طرح کرتا ہے جیسے فرشتوں کو خدا کے دیدار سے نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو نفس کی برائی کا محاسبہ نہ کر سکے وہ علم جہالت سے بدتر ہے۔ عقل کی نگاہیں گو خیرہ کر دیں مگر جس نفس کو خیر اور سچائی کا راستہ نہ ملے وہ اس عقل کو اندھا کر دیتا ہے۔

☆☆☆

جب تھوڑا سا شک یقین میں بدل جائے تو نہ صرف گھر تباہ ہو جاتے ہیں بلکہ زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لئے آپ کے پاس ایک یقین محکم چاہئے کہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں نظر میں کچھ اور ہے در اصل اس کی حقیقت اور ہے اس طرح آپ اس شک سے محفوظ رہیں گے جو تباہی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

پُر اسرار عورت کے مکر میں جادو ہوتا ہے جب مرد کے بدلتے رویوں کے مطابق گفتگو کرتی ہے...... طبیعت ٹھیک ہو تو کہتی ہے بات تو آپ سے کوئی کرنی تھی مگر شاید اب مناسب وقت نہیں...... آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ایسی عورت کی زبان پر کالا جادو ہوتا ہے پھر جب تجسس بھرے لہجے میں کہے پھر کسی مناسب وقت پر کر لوں گی اس کے ایسے پراسرار الفاظ میں کئی خوفناک راز پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ایسی عورتیں بستے گھروں کو اجاڑ کر خوش ہوتی ہیں کیونکہ یہ نہیں جانتیں بستے ہوئے آباد گھر کیسے ہوتے ہیں۔ ان کے اجڑے ہوئے دلوں میں اجڑے ہوئے گھر ہوتے ہیں...... اے خدایا! مجھے اور میرے قاری کو ایسی عورتوں سے محفوظ رکھنا...... ایسی عورتوں کے طرز ادا بڑے مسکرانا ظاہر ہوتے ہیں مگر ان کے مطالب بڑے خوفناک اور پر ہیبت ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جو دوسروں کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں در اصل وہ اپنے سینے میں بیمار دل رکھتے ہیں یا بغض اور حسد ان کے دلوں کو کھا رہا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کسی کے دوست اور ہمدرد نہیں ہوتے مگر اپنی گفتگو سے دوستی ظاہر کرنے کے ماہر ہوتے ہیں' دل میں خوش ہوتے ہیں مگر دید کو دھوکا دینے کے لئے ایک دکھی ٹائپ کے آنسو بہانے کا ہنر جانتے ہیں یہ چنگاری مہیا کرتے ہیں شعلے خود ہی بھڑک اٹھتے ہیں...... جھوٹی تسلی ان کا فن ہوتا ہے...... ہر گھر میں کوئی نا کوئی ایک فرد ہوتا ہے جو میں نے کہا ہے کتنا سچ ہے......؟؟

☆☆☆

Marfat.com

لفنگا وہ ہوتا ہے جو نفس کو سرِعام بے آبرو کرے اور پھر شرمندہ نہ ہو۔ جھوٹ اور بے غیرتی کو حیاء اور سچ کا ایسا لباس بنائے کہ دیکھنے والے اپنی عزت کی خاطر خاموش ہو جائیں۔ لفنگی عورت شیطان کی ماں ہوتی ہے...... خدا عزت داروں کو لفنگوں سے بچائے۔ آمین!

☆☆☆

جو بے غیرتی سے کامیاب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اپنی ایسی کامیابی کے نشے میں سرشار ہوتے ہیں اور دنیا کی ہر شئے انہیں مسرور نظر آتی ہے خواہ ان کے اردگرد تباہی مچی ہوئی ہو اور انسانیت دم توڑ رہی ہو وہ اپنے کارہائے زندگی میں مگن رہتے ہیں خواہ معاشرہ کی تباہی کے وہ ذمہ دار ہوں...... یہ خوشگوار اضطراب کو مقدم سمجھتے ہیں۔

☆☆☆

خالق کسی سے ناانصافی نہیں کرتا' کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی سے لے کر اسے آزماتا ہے اور جس سے زیادہ خوش ہو اسے محروم رکھتا ہے تا کہ اس پر امتحان کا وقت ہی نہ آئے۔ ہم اس کی شان کریمی سے آگاہ نہیں لہٰذا ہمیں الحمدللہ کا ورد کرنا چاہئے جس حال میں وہ راضی ہے انسان کو اس حال میں راضی رہنا چاہئے۔ آمین

☆☆☆

تم انسانیت کا احترام کرو خالق انسانوں کے دلوں میں تمہارے لئے احترام پیدا کر دے گا...... تم انسانیت کو قتل کر دو خدا تمہاری حاضری قبول نہیں کرے گا۔ مکہ جانے سے پہلے انسانیت کو راضی رکھنا ضروری ہے۔

☆☆☆

انسان کے اطمینان کے لئے اس کے پہلو میں دل ہی کافی ہے...... خواہشات کو کم کر لو خدا تمہارے حوصلہ اور صبر میں اضافہ کر دے گا۔

☆☆☆

Marfat.com

نصف شب کا معرفت الٰہی میں ایک آنسو ساری زندگی کے رونے پر سبقت لے جاتا ہے جو خوف خدا سے دل سے ہوتا ہوا آنکھ سے جاری ہوتا ہے۔

☆☆☆

اس آنکھ پر ماتم کرو جو کھلتے وقت بند ہو جائے......!

☆☆☆

انسان' انسان بن جائے تو فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اور خدا لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے احترام پیدا کر دیتا ہے......سب کچھ بننے سے بہت بہتر ہے کہ آدمی انسان بن جائے۔

☆☆☆

قوت قلب ہی انسان کے ادراک کے دریچے کھولتی ہے اور اسی میں یہ طاقت ہے کہ جب حق پر ہو تو یہ فتح اور کامیابی کے نغمے گائے۔قوت قلب ہی معرفت الٰہی کا بوجھ اٹھانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ قوت قلب ہی سخاوت کا جوہر رکھتی ہے۔قوت قلب کی ہی موت سے دوستی ہوتی ہے...... برداشت اور حوصلہ کا پیمانہ ہے۔

☆☆☆

اے انسان! اگر تو خوش رہنا چاہتا ہے تو ابتر حال پر نظر رکھ وہی تیرے اندر خوشحالی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆

غنی طبیعت لوگوں کی صفوں سے آدمی کو نکال کر انسانوں کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے انسان کے اندر تقویٰ اور توکل کے بلند مینار کھڑے کر دیتی ہے۔

☆☆☆

دل پر لگے ہوئے داغ معافی سے دُھلتے ہیں اور روح پر لگے ہوئے توبہ سے......جن کے دل اور روح پاکیزہ نہیں انہیں نہ معافی مل سکتی ہے اور نہ ہی توبہ قبول ہوگی۔ جھوٹے دل جھوٹی معافی طلب کرتے ہیں اور آوارہ روح جھوٹی توبہ کرتی ہے جس انسان کو اطمینان کی اشد ضرورت ہے اسے دل

Marfat.com

اور روح کو ان چیزوں سے پرہیز کرنی ہوگی جو داغدار کرتی ہیں۔ جو عبادت دل اور روح کی حفاظت نہیں کرتی وہ عبادت نما کوئی مشقت ہے۔ تمام کارہائے زندگی دل اور روح کی تقویت کے لئے ہیں۔ انسانی جسم پر بڑھاپا آتا ہے مگر پاکیزہ دل اور روح بوڑھے نہیں ہوتے۔

☆☆☆

جو اپنے ہاتھ پر نہیں چلتے وہ حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

مسلمان بننا آسان ہے مسلمانی پر قائم رہنا اصل مسلمانی ہے ایک کلمہ سے مسلمان بن جاتا ہے...... مسلمان رہنا ضروری ہے ورنہ نجات ایک فریب ہے...... شفاعت اس کی ہوگی جو قائم رہیں گے...... مسلمان رہنے کے لئے کوہ ثبات چاہئے عزم میں چٹان جیسی کیفیت درکار ہے۔

☆☆☆

جو اپنے اعمال نامہ پر ہر وقت نظر رکھتے ہیں وہ ساتھ ساتھ اپنی غلطیاں دور کرتے جاتے ہیں...... ہر اعمال نامہ کی پشت پر ہدایات درج ہیں...... جن کے اعمال نامے گم ہو گئے ہیں انہیں کسی تجسس کی ضرورت نہیں...... جن کے قدموں کے نشان مٹ جاتے ہیں وہ واپسی کا راستہ بھول جاتے ہیں۔

☆☆☆

ادب شناس انسان زندگی میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

☆☆☆

دوسروں کے عیب دیکھنے سے پہلے ضروری ہے انسان اپنے عیبوں پر نظر رکھے۔ جس کو اپنے عیب نظر آ جائیں اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا...... جس نے اپنی ذات کو پالیا وہ معرفت الٰہی سے آگاہی پا گیا۔

☆☆☆

بات کا زخم تلوار سے زیادہ مہلک ہوتا ہے تلوار کے زخم کا نشان نظر آتا ہے مگر بات کا زخم دل پر لگتا ہے اور ہمیشہ تازہ رہتا ہے بات کرتے وقت اتنا خیال ضرور رکھو...... میرے عزیز...... میری جان۔

☆☆☆

سب سے بڑا انصاف کرنے والا وہ ہے جو اپنے نفس سے انصاف کرتا ہے اور سب سے بڑا ضمیر والا بندہ وہ ہے جو خود کو ضمیر کی عدالت میں پیش کر کے خود پر فرد جرم عائد کرتا ہے اور خود ہی اپنے خلاف فیصلہ پر بھی مطمئن ہوتا ہے۔

☆☆☆

جن کے ذہنوں میں فرعونیت ہوتی ہے وہ کسی کے رشتہ دار نہیں ہوتے ان کا دولت اور نخوت وتکبر سے رشتہ ہوتا ہے وہ کسی کے دوست نہیں ہو سکتے صرف ان کے جھوٹے اور فریب زدہ تعلقات ہوتے ہیں۔

☆☆☆

دنیا انہیں فریب دیتی ہے جو دنیا کو فریب دیتے ہیں دنیا انہیں فریب نہیں دے سکتی جو دنیا کو طلاق دے دیتے ہیں۔ دنیا کا مقام ان کی نظر میں ہے جو دنیا دار ہیں ان کی نظر میں دنیا کچھ نہیں جو دین دار ہیں جو حقیقت پرست ہیں جو موت شناس ہیں۔

☆☆☆

جو کسی کا احسان بھول جاتا ہے اس کا اپنے خالق پر ایمان مضبوط نہیں رہتا...... احسان فراموش میں زندگی نہیں ہوتی اس کا اپنے خدا سے رابطہ نہیں رہتا......!

☆☆☆

اپنی خوشی سے سب محبت کرتے ہیں دراصل وہ بڑا انسان ہے جو خدا کی خوشی سے محبت کرے وہ، وہ مقام ہے جب مزدور پسینہ پونچھ رہا ہو اور آجر مزدوری ہاتھ میں لے کر اس کے اوپر کھڑا ہو یہ اطمینان کی منزل ہے۔

☆☆☆

جو انسانیت کے دکھ کو محسوس نہیں کرتے ان میں انسان نہیں ہوتا نہ ہی انسان سے محبت کرنے والا جذبہ ایسے لوگوں کی زندگی میت کی طرح ہے جو انسانیت کی توہین کر کے خواہشات کی پیروی کرتے ہیں...... خدائی اصولوں سے بغاوت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

جب انسان اپنے ضمیر کو فریب دیتا ہے تو دوسروں کی نظر سے گرنے سے پہلے اپنی نظروں سے خود گر جاتا ہے مگر بے غیرتی اسے سہارا دیتی ہے۔

☆☆☆

زندگی میں دیانت ہو تو بڑی پرُ لطف ہے' ایمان میں یقین ہو تو زندگی بڑی لذیذ ہے' رزق حلال ہو تو اس میں انتہائی مزہ ہے' زندگی میں موت کا ذائقہ ہو تو موت مزیدار ہے' موت میں مزا لینے والے کے لئے دنیا حقیر اور آخرت عزیز ہے۔ جس کو حیات ابدی عزیز ہے اس کی زندگی انتہائی کمال ہے وہ صرف غنی ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

نصف شب کے ایک آنسو نے میری زندگی کے خوف کو معطر کر دیا جب تاریک اور خاموش رات میں میرے ضمیر نے انگڑائی لے کر کہا "دن کو مجھے ذلیل وخوار کرتے ہو" مجھے نفس پرستی پر مجبور کرتے ہو...... رات کے خاموش اندھیرے میں تجھے آرام سے نیند نہیں لینے دوں گا...... میرا بوجھ تیرے ذہن کو اٹھانا ہو گا...... اس میں بسنے والی سوچوں اور خیالوں کو برداشت کرنا ہو گا...... تو میرا وہ آنسو میرے چہرے پر پتھر بن کر خشک ہو گیا...... میں اس کے روبرو خاموش ہو گیا۔

☆☆☆

سفید بالوں میں خدائی نور ہوتا ہے انسان اگر اس نور کی روشنی میں بھی خود کو پڑھ نہیں سکتا تو یا وہ اندھا ہے یا اس کا اندر سیاہ ہے۔ سیاہ بال جوانی کا اندھیرا ہے جن میں غفلت کا بسیرا ہے اس سے صرف انبیاء...... صوفیا...... اولیاء محفوظ رہ سکتے ہیں...... سفید بالوں کو جو سیاہ کرتے ہیں وہ بڑھاپے کو فریب دیتے ہیں اور جوانی کو دھوکا......

☆☆☆

بتاؤ دہن میں مزہ ہے یا آنکھوں میں...... کانوں میں مزہ ہے یا انگلیوں کے پوروں میں...... چھونے میں مزہ ہے یا زبان کے ذائقہ میں...... بصیرت میں مزہ ہے یا سماعتوں میں...... بتاؤ کس کس نعمت کا شکر بجالا سکتے ہو...... خدا کی ایک نعمت کا کوئی بدل نہیں نہ جانے انسان اتنا باغی کیوں ہے کہ اپنے خالق و مالک کو دانستہ ناراض کرتا ہے۔

☆☆☆

آج میرے حواس رات کے اندھیرے میں فطرت کو پڑھ رہے ہیں اور میری روح میرے ہاتھ میں قلم تھما کر خود اونچے آسمانوں پر اڑ رہی ہے۔ مجھے زندگی اور موت کے راز بتا رہی ہے...... مجھے بچھڑی ہوئی روحوں سے ملا رہی ہے...... مجھے میرے بھیانک اور خوفناک ماضی میں لے جا رہی ہے۔ مجھ سے میرا وجود چھین رہی ہے...... مجھے میری حقیقت بتا رہی ہے...... مجھے نظام قدرت سے آگاہ کر رہی ہے...... مجھے ایسے معلوم ہو رہا ہے جیسے اب لوٹ کر نہیں آئے گی...... امر ربی پہ میرا یقین گواہی دے رہا ہے کہ انسان جو کچھ بننا چاہے بن سکتا ہے مگر سب کچھ نہیں......!

☆☆☆

جو انسان زندگی میں تجربات کے بعد بھی راہ راست پر نہیں آتا یا وہ تجربے غلط ہیں یا وہ ضد پر قائم ہے یا نفس پروری کا شاخسانہ ہے۔ تجربات زندگی کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ انسان وہ ہے جس کا ہر سانس ارتقائی منازل طے کرے۔ ہر روز ایک نئی اور اعلیٰ زندگی کا آغاز کرے...... ہر لمحہ اصلاح کی طرف پیش قدمی کرے...... نئی فکر کا آغاز کرے...... خدا کے نزدیک ہوتا چلا جائے۔ زندگی کا ہر تجربہ اسے نئی زندگی عطا کرے۔ قلب سلیم، زبان صادق اور عقل پختہ تجربات کی روشنی میں انسان کے راہنما ہوتے ہیں۔ تجربات یقین کا راستہ بتاتے ہیں۔ تجربہ کی یاد عقل کی نمو ہے۔

☆☆☆

خود پسندی آپ کو لوگوں سے دور کر دے گی اور خود شناسی قریب...... خود پسندی حماقت اور خود شناسی نفس شناسی ہے۔

☆☆☆

جو مانگنے کی اجازت دے دے اسے قبول کرنے کا وعدہ پورا کرنا چاہئے مگر انسان کو مانگنا آتا ہو...... دینے والے کا دامن رحمت سے بھرا ہوا ہے...... مانگنے والے کا دارومدار نیت کی صحت پر ہے...... کبھی کبھی محرومی کو بھی اپنے حق میں بہتر جانو...... نہ ملنا بھی نقصان سے بچا لیتا ہے۔

☆☆☆

جو خدا کے دیئے ہوئے پر مطمئن نہیں وہ اپنے کمائے ہوئے پر کیسے مطمئن ہوگا...... خدا تو لوح

Marfat.com

محفوظ میں سے عطا کرتا ہے انسان اس سے آگے کی تمنا رکھتا ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ کی خواہش رکھتا ہے...... دنیا حقیقت ہے اور دنیادار اس میں بھونکنے والا اور پھاڑ کھانے والے کی مانند ہے۔

☆☆☆

خاموشی کی وجہ سے جو مشکلات اور خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا تدارک ہو سکتا ہے' گفتگو اور بکواس سے جو مسائل اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں ان کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

☆☆☆

بدکاری اور بدکرداری سے جو دولت کمائی جاتی ہے وہ اس سے کم تر ہے جو محنت اور مزدوری سے حاصل ہوتی ہے اِس میں اطمینان ہوتا ہے اور اُس میں ضمیر کی ملامت ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو اپنا راز فاش کر دیتا ہے وہ دوسرے کا راز پوشیدہ رکھ نہیں سکتا...... جو اپنی برائی لوگوں کے درمیان بیان کرتا ہے یقین کر لو وہ دوسروں کی برائی کی پردہ پوشی نہیں کر سکتا...... جو خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار سکتا ہے اس سے دوسرے کی گردن کیسے محفوظ رہے گی...... جو خود ننگا ہو جائے اس سے دوسرے کا ستر کیسے محفوظ رہے گا...... جو بے ضمیر ہو جائے اس سے ضمیر کی بات مت کرو...... جو بدمعاش ہے اس سے رزق حلال کی بات مت کرو...... جو اپنے اندر مردہ دل رکھتا ہے اس سے زندہ دلی کا تذکرہ مت کرو...... جو بے اصول ہے اس سے خدائی اصولوں کا بیان فضول ہے...... جو خود بد ہے اسے بدی کی صحبت کی ضرورت نہیں...... جو حرام کھاتا ہے اسے حلال کا مزہ نہیں آتا...... جو وقت کی بات نہیں مانتے وقت انہیں فراموش کر دیتا ہے...... جو غصہ کا میٹھا جام پیتے ہیں غصہ انہیں شفا بخش دیتا ہے...... جو حسن ظن رکھے اس کے حسن ظن پر پورا اترو...... جو پیار سے نہیں مانتا وہ مار سے کبھی نہیں مانے گا...... جو مار سے دودھ دیتے ہیں اس میں خوف کا زہر ہوتا ہے...... جو اپنوں سے غیر ہو جائے اسے چھوڑ دو اور جو غیروں سے اپنا ہو جائے اس سے احتیاط کرو...... جو حیثیت جانتا ہے وہ اہمیت جانتا ہے...... جو آپ کی پرواہ نہیں کرتا آپ اس کی پرواہ مت کریں...... جو نظر انداز کر دے آپ اپنی نظر بدل دیں...... سب سے اچھا یہ ہے کہ آپ اپنے آپ میں رہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

بُرے طریقہ سے زندگی گزارنا انسان کی اپنی مرضی ہے زندگی اچھے طریقہ سے بھی گزر سکتی ہے انسان اس وقت سوچتا ہے جب زندگی گزر جاتی ہے بلکہ اکثریت وہ ہے جو سوچتی ہی نہیں زندگی کتنی اہم ہے اور اسے اعلیٰ طور پر کیسے گزارنا ہے جیسے پیدا ہوئے بغیر کسی ارتقائی منازل کے زندگی بسر ہوگئی ایک ہی رخ سے بغیر رضا الٰہی کے گزار دی۔

☆☆☆

جس نے اپنی زندگی کو بند گلی میں دھکیل دیا ہے وہ گھٹ گھٹ کر اپنی زندگی گزار دے گا۔ وہ زندگی عذاب ہے جس کا لوگ خود گلا دبا دیتے ہیں جس زندگی میں فکر نو جنم نہیں لیتی ...... جو غار کے اندھیرے سے بدتر ہے ...... وہ سوکھے درخت سے کم تر ہے ...... اس کا درجہ کیڑے مکڑوں سے کم ہے ...... وہ گرے ہوئے سوکھے پتوں کے برابر ہے۔ جو زندگی کو اذیت دیتے ہیں وہ ان حیوانوں سے بدتر لوگ ہیں جو غلیظ جگہوں پر بیٹھ کر اور ناپاک پانی پی کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ زندگی نفاست کی طلب گار ہے ...... عبادت اور پاکیزگی کی نمائندگی کی طلب گار ہے۔ انسان خدا کے مقاصد کی تکمیل کا نمائندہ ہے لہذا انسانوں جیسی زندگی بسر کرو۔

☆☆☆

جو ناحق کسی پر ظلم کرتا ہے وہ اپنی بدبختی اور تباہی کی دستاویز پر خود دستخط کرتا ہے ایسے شخص کو اس وقت سمجھ آتی ہے جب وقت ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

گدھا وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ جتنا ظلم کیا جائے وہ دمادم خوش رہے اور اپنی خصوصیات و حرکات سے باز نہ آئے ...... جتنا بوجھ ڈالا جائے احتجاج نہ کرے ...... خر دماغ لوگوں کی نسبت گدھا نما ہوتی ہے ...... گدھا انسان کا سب سے پرانا ساتھی اور مددگار ہے جس کے سر میں دماغ نہیں اور دماغ میں عقل نہیں وہی گدھا ہے۔

☆☆☆

رزق جو جائز ذرائع سے حاصل ہو وہ انسان کا اپنا ہے باقی دوسروں کا ہے جس کا حساب یوم

Marfat.com

آخرت لیا جائے گا۔ جو خدا کے دیئے ہوئے رزق پر مطمئن نہیں اس کے پاس اگر دولت کے انبار ہیں تو بھی اسے سکون نصیب نہیں ہوگا۔ انسان کی کمائی کا ایک مقصد ہے اگر مقصد حاصل نہیں ہوتا تو وہ کمائی فضول اور جائز نہیں۔ خدا نے ہمارے لئے اتنا ضرور لکھ دیا ہے جتنی ہماری ضرورت ہے

☆☆☆

معاشرہ اس وجہ سے درست نہیں ہو رہا کہ لوگ ان مسائل میں الجھے ہوئے ہیں جن کا ان کی ذات سے تعلق نہیں...... جب وہ اپنے ذاتی مسائل کو خود اپنی نظر سے دیکھیں گے تو ان میں انہیں حل کرنے کی صلاحیت خود بخود پیدا ہو جائے گی ایسے لوگ دوسروں کو ٹھیک دیکھنا چاہتے ہیں خود ٹھیک نہیں ہونا چاہتے اس وجہ سے معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہے۔ ہماری محبت صرف ہماری زندگی کے لئے ہونی چاہئے جو خدا نے ہمیں عنایت کی' اس محبت کو ہم خود برباد کرتے ہیں اور بعد از بربادی خود ہی افسوس کرتے ہیں "ضائع کر دی"......! آؤ مل کر سوچیں اسے ضائع ہونے سے بچانا کیسے ہے......؟؟

☆☆☆

جس عقیدہ کی تائید میں آپ دنیا میں راہ راست پر نہیں چلتے آخرت میں اس کا نتیجہ آپ کے خلاف نکلے گا۔ دعاؤں کا اثر ضرور ہوتا ہے مگر کبھی کبھی دعائیں آپ کی خواہشات کے برعکس گواہ ہوں گی جب آپ صالح عمل سے عاری ہوتے ہیں۔ انسان کے پاس دو راستے ہیں روشن اور تاریک جو روشن راستہ کی موجودگی میں تاریک راستوں کا انتخاب کرتے ہیں وہ تاریک زندگی گزاریں گے اور جو روشن راستوں پر چلیں گے ان کی دنیا بھی روشن ہوگی اور آخرت بھی۔

☆☆☆

خدا ان پر رحمت کرتا ہے جو رحمت کے سایہ میں رہنے کی تمنا کرتے ہیں...... جستجو کرتے ہیں خواہش کرتے ہیں...... کوشش اور محنت کرتے ہیں حالانکہ وہ رحمت العالمین کے صدقے میں سب کلمہ گو کی راہنمائی کرتا ہے۔ جو ہدایت لینا نہ چاہے اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی اور بے ہدایت کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ خالق' خالق ہے اور انتہائی خلیق اس لئے ہے کہ طاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا خواہ کتنا کوئی حکم عدول کیوں نہ ہو۔

وہ اپنی دی ہوئی نعمتوں سے دستبردار نہیں ہوتا یہ اس کے قادر مطلق ہونے کی محکم دلیل ہے

Marfat.com

مگر وہ اپنے بندے کو مایوس نہیں کرتا اس کی امیدوں کا پورا پورا خیال رکھتا ہے اور وقت آنے پر پورا ضرور کرتا ہے۔

☆☆☆

جب آپ پر کوئی ظلم کرے تو اس کا جواب ظلم سے مت دو صبر کرو اور اپنا مقدمہ عادل کی عدالت میں دائر کر دو وہ اپنے بندے کا انتقام خود لیتا ہے۔ وہ ایسے اسباب پیدا کرتا ہے کہ معلوم ہی نہیں ہونے دیتا ......مگر انسان کو اس کا تابعدار بندہ بننا پڑتا ہے...... اپنے اعمال سے خدا کا بندہ رہنے کی تصدیق کرواؤ۔

☆☆☆

انسان کو اس حد تک نہیں جانا چاہیئے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ وہ دنیا میں انتہائی بدنصیب اور خدا کا باغی ہے جو خدا کو مانتا ہے اور توبہ نہیں کرتا۔ خدا اس پر توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے حالانکہ رحمت والا کھلا رکھتا ہے۔ خدا کا وعدہ یقین کی آخری حد ہے نہ جانے لوگ یقین کیوں نہیں کرتے کہ توبہ تمام مشکلات اور مصیبتوں کا حل ہے۔

☆☆☆

کسی کی شکست اور رسوائی پر خوش نہیں ہونا چاہیئے ہوسکتا ہے کہ کوئی شکست اور رسوائی آپ کے انتظار میں ہو۔ اعتدال پسندی مزاج کا حسن ہے۔ مزاج انسان کے رویوں کا غماز ہوتا ہے۔ خدا کی پناہ میں رہنے کے لئے خدائی اصولوں پر کاربند رہنا ضروری ہے۔ خدا ہمارے جس فعل سے خوش نہ ہو وہ ہمیں نہیں کرنا چاہیئے۔

☆☆☆

جو خدا کو ناراض کر کے اپنے بنائے ہوئے خداؤں کو راضی کرتے ہیں ان لوگوں کو بخشش کی دعا نہیں کرنی چاہیئے جو سچے نبی ﷺ کا سچا کلمہ پڑھتے ہیں اور سچے نبی ﷺ کے سچے کلمہ پر سچے دل سے عمل نہیں کرتے نبی ﷺ ان کی شفاعت کیسے کرے گا وہ تو خدا کا حقیقی اور اعلیٰ ترین نمائندہ ہے وہ خدا جو عادل ہے۔

☆☆☆

لوگو! ایک لمحہ کے لئے اپنی روح اپنے ہم زاد کو دے کر دیکھو وہ کیا جواب لاتی ہے۔

☆☆☆

آپ کی زندگی میں سب سے پہلے جو داخل ہوا ہے اسے سب سے آخر میں زندگی سے نکالو بلکہ جب زندگی ختم ہو اور روح الوداع کہے تو اسے اجازت دو اس طرح قبر تک کے تعلقات ہیں......اوج ثریا سے بڑھ کر اس کی فضیلت ہے......اسے یادوں میں آباد رکھو اور آباد زندگی میں شاد نہ جانے لوگ زندگی کے قدم قدم پر کیسے کیسے دوست بناتے ہیں اور کیسے کیسے دوست دشمن بن جاتے ہیں......دوستی صرف ایک دفعہ ہوتی ہے اور محبت بھی ایک ہی بار......!

☆☆☆

جو خدا کی خدائی کو تنگ کرتے ہیں ایک ایسا وقت آتا ہے خدا انہیں عبرت کا نشان بنا دیتا ہے...... اپنے اردگرد دیکھو کئی آپ کو ایسے عبرت زدہ ملیں گے۔

☆☆☆

لوگوں کی باتوں میں آ کر کوئی ایسی حرکت مت کریں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور لوگ خوش ہوں۔لوگوں کی خوشی کے لئے اللہ کی ناراضگی کا بھاری کفارہ دینا پڑتا ہے اور پھر وہی لوگ جو خوش ہوتے ہیں وہ مذاق اڑاتے ہیں۔لوگوں کا کوئی دین' مذہب' عقیدہ اور عقیدت نہیں ہوتی وہ صرف زبان کھولنا جانتے ہیں اس کے اندر چھپی زبان اور اس بات کو نہیں جانتے کہ اس کے اثرات کیا ہوتے ہیں لوگوں کی باتوں پر مت جاؤ ان کے کردار کو دیکھو......ان کی زندگی کے اصولوں کو پرکھو......اچھے لوگ اچھے اصول بناتے ہیں اور اچھے انسان اچھے اور کامیاب کلیات......!

☆☆☆

کسی کے گھر میں بیٹھ کر اور اس کا دیا ہوا رزق کھا کر اس کا کہا نہ مانا جائے یہ انتہائی بدعہدی اور بے اصولی ہے نہ جانے لوگ خدا کے گھر میں بیٹھ کر جھوٹ کیوں بولتے ہیں اور خدا کے گھر میں جا کر توبہ کرتے ہیں' گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور پھر توبہ والے کام کرتے ہیں......معافی والے عہد و سچائی توڑ دیتے ہیں خدا ایسے لوگوں کے فرسودہ اور بے مقصد اعمال ان کے منہ پر مار دے گا۔انسان وہ ہے جو احترام کی حدود میں رہتا ہے اور کئے ہوئے وعدہ پر قائم رہتا ہے۔

☆☆☆

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں وہ اس کے عطا کئے ہوئے رزق پر اطمینان کا اظہار ہی

Marfat.com

نہیں کرتے شکر بجالاتے ہیں' اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے راضی ہی نہیں ہوتا اپنی رحمت کی عنایات کی بارش کرتا ہے۔ان کے ذہنوں کو آلودگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ان کے خیالات کو پراگندگی سے بچاتا ہے بلکہ سکون کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔انسان کی حتمی خواہش سکون اور اطمینان ہے...... دولت سے حاصل کرے......عبادت ہے......سخاوت سے......خدمت خلق سے......خلوص نیت سے ......پیار و محبت سے......درگزر اور برداشت سے......سچ اور دیانتداری سے۔

☆☆☆

جو اپنے ارادے میں کسی کی قبر کھودتے ہیں وہ دوسرے کے ارادے میں خود اس میں دفن ہو جاتے ہیں۔ارادے میں خدا کی یاد رکھو خدا تمہارے ارادے مضبوط بنا دے گا۔ایسے ارادوں کو وہ نہیں توڑتا جن کو وہ خود جوڑتا ہے۔ہمارے بنائے ہوئے ارادے ہم کبھی کبھی بلکہ اکثر خود توڑتے ہیں۔ ارادہ عزم کی بنیاد ہے......عزم انسان کے اندر ہیرے کی مانند ہے عزم کر لیا جائے کہ اپنی محتاجی سوائے خدا کے سامنے کسی پر ظاہر نہیں کرنی وہ محتاج ہونے ہی نہیں دیتا......بس دوسرے کے لئے اتنا کہو جتنا آپ اپنے لئے برداشت کر سکتے ہو...... بتاؤ! جو محتاج ہیں ان کی کوئی اپنی زندگی ہے......؟ محتاج آزادی کی لذت سے آشنا نہیں ہوتا......محتاجی غلامی کی بدترین صورت ہے......خدا اپنے بندہ کو محتاج نہیں دیکھنا چاہتا۔

☆☆☆

جواز پرست لوگوں سے فاصلہ رکھو خواہ دوست کے روپ میں ہو یا رشتہ دار کے روپ میں ایسے لوگوں کے ذہن مکاری کی جنم بھومی ہوتے ہیں......ذہنی طور پر انتہائی کمزور اور دلی طور پر بزدل ہوتے ہیں......کم کوس اور نکمے ہوتے ہیں ان کی زندگی بغیر مقصد کے ہوتی ہے یہ بدمزہ جھوٹ بولتے ہیں اور بے مزہ باتیں کرتے ہیں......انہیں دور سے ہیلو کرو......!

☆☆☆

بُرا آدمی جب مرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور جب اچھا انسان دنیا سے جائے تو اچھے لوگ اسے آنسو کا تحفہ دیتے ہیں......اپنے چہرے کو غم والم کا غماز بناتے ہیں۔برے آدمی کے مرنے پر رونے والا

Marfat.com

شیطان کا دوست ہوتا ہے۔ برے آدمی کی بخشش کی دعا اچھے آدمی کو اچھی نہیں لگتی...... مرنے کے بعد برے کا ذکر برائی کی زبان سے ہوتا ہے اور مخلوق خدا ذہنی آسودگی محسوس کرتی ہے۔

☆☆☆

بُرائی کی خبر بہت جلدی پھیلتی ہے اچھائی کا ردعمل دیر سے ہوتا ہے۔ خدا اچھائی کو اچھے دلوں میں راسخ کرتا ہے۔ اچھے دلوں میں برائی نہیں ہوتی اور بُرے دلوں میں اچھائی نہیں ہوگی۔

☆☆☆

جو لوگ خدا کے خلاف بغاوت کے مرتکب ہوتے ہیں نہ جانے لوگ ان کے خلاف احتجاج کیوں نہیں کرتے شاید وہ بھی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں...... خدائی دستور میں تو اس کے خلاف تعزیر ہے نہ جانے ملک کا دستور اس کے مطابق کیوں نہیں حالانکہ وہ اسلام آباد میں رہتے ہیں اور ان کے ملک کا نام پاکستان ہے۔ منشور اسلامی کا مطالبہ کرتے ہیں مگر اپنے ہاتھ کی کمائی کا رزق ان کے نصیب میں نہیں...... رزق حرام کھانے والا بھی خدا کا باغی ہے...... بدزبان بھی...... بدلحاظ بھی...... بدکردار بھی...... بدمزاج...... بدعادت...... بدسیرت، بدعمل، بدکار، بدقماش، بدمعاش، بدمعاملہ، بدعہد، بدچلن، بدچشم، بدذات، بدتمیز نہ جانے کیسا کیسا بد ہوتا ہے جو خدا کے خلاف بغاوت پر خوش ہوتا ہے۔

☆☆☆

جب انسان اپنی مرضی کرتا ہے تو دوسروں پر اس کا حق ختم ہو جاتا ہے جو اس کے باوجود حق جتاتے ہیں وہ سینہ زور احمق ہوتا ہے۔ کسی کی عزت کی حفاظت کرو گے تو کوئی آپ کی عزت کا خیال رکھے گا۔ جو والدین کی عزت اتار دیتے ہیں وہی خدا کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بدعہد اور غیر ذمہ دار شخص کے ساتھ کوئی لین دین اور کاروبار زندگی مت کرو وہ آپ کو ذہنی اذیت دے گا اور ہمیشہ نقصان کا باعث بنے گا ایسے لوگ بے حس اور لاپرواہ ہونے کے ساتھ ذہن میں یہ بات بھی رکھتے ہیں ''کوئی بات نہیں''۔ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ

Marfat.com

کامیابی کے موڑ پر پہنچ چکے ہیں۔

☆☆☆

بیج اچھا نہ ہو تو زمین خواہ کتنی ہی عمدہ ہو فصل اچھی نہیں ہوگی۔ نسل انسانی کا تعلق بھی بیج اور زمین کے اچھا ہونے پر ہے ورنہ لاتعداد مسائل اور مشکلات انسان خود پیدا کرتا ہے اور ساری زندگی عذاب میں گزار دیتا ہے...... کھیتی اچھی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے ورنہ نقصانات کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

بُری نسل کے لوگ اچھی نسل انسانی کے لئے مشکلات کا باعث بنتے ہیں صرف انسان کا بنیادی عقیدہ انسانیت ہوگا تو زندگی کا کاروبار عمدگی سے چل سکے گا۔ جنس پرستی کے برے اثرات معاشرہ کی تباہی میں کارفرما ہیں جب تک انسان کے حواس قائم اور زندہ نہیں ہوں گے وہ خدائی اصولوں سے بغاوت کا مرتکب ہوتا رہے گا......!!

☆☆☆

جب تک کارہائے زندگی کا کسی سے لین دین نہ کریں کوئی رائے اس کے بارے میں قائم مت کریں......کوئی غیر مہذب رائے مت دیں ہوسکتا ہے زندگی کی کسی سطح پر آپ کو شرمندگی اٹھانی پڑے اور ضمیر سے مشورہ گیر ہونا پڑے ''...... کہ آپ غلط تھے'' ......ادھار لے کر دیکھو یا ادھار دے کر دیکھو انسان کیسا ہے......؟

☆☆☆

جن جن افعال سے خالق اکبر نے منع فرمایا ہے یقیناً ان سے نسل انسانی کے لئے نقصانات ہیں ......انسانی ذہن پر بُرے اثرات کے اسباب ہیں...... اکثر انسان اپنے ساتھ بُرائی کر کے بھی خوش ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے ساتھ محبت رکھتا ہے تو اسے خدائی اصولوں سے انحراف نہیں کرنا چاہئے ایسے لوگوں کا آخرت والا امتحان آسان ہوگا اور دنیا کی مشکلات کم ہوں گی۔

☆☆☆

Marfat.com

جو آپ کی عزت کے ساتھ اور آپ کے بچوں کی زندگی کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے معاف کرنا جرم کے مترادف ہے...... خدا معافی کی ہدایت کرتا ہے لیکن جو دانستہ آخری حد پر چلا جائے اسے معاف کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا گو وہ بڑا اور نہایت مہربان ہے۔

☆☆☆

جو آپ کی زندگی سے کھیلے اسے حوالہ خدا کریں اور دور ہو جائیں ورنہ لاانتہا نقصان اٹھانے کے لئے تیار رہیں اور سب سے بڑا نقصان ذہنی ہوتا ہے۔

☆☆☆

جب بھی آپ کا ضمیر زندگی محسوس کرے وہاں سے زندگی کی شروعات کر دیں آپ میں لمحہ بہ لمحہ تبدیلی کا عمل جاری ہو جائے گا اور وہ ارتقائی سفر ہوگا آپ کی روح بلندیوں کا سفر کرے گی اور حقائق کو لے کر لوٹے گی۔

☆☆☆

جب آپ منزل کے قریب پہنچ جائیں تو ارادے کو عزم اور یقین میں بدل لیں آپ کی ساری تھکاوٹ دور ہو جائے گی اور زندگی کا لطف آئے گا...... زندگی کا حقیقی لطف موت کی یاد میں ہے...... موت منزل حقیقی ہے...... انسان خواہشات کی راہوں پر بھٹک رہا ہے...... امیدوں اور تمناؤں کے سہاروں کے ساتھ چل رہا ہے ہاتف غیبی کی آواز نہیں سن رہا۔ ہدایت کا نقارہ بج رہا ہے مگر انسان بہرہ ہے سوائے مطلب کی آواز کے اسے کچھ اور سنائی نہیں دیتا۔ جب منزل قریب آ جائے تو انسان کو تازہ دم ہو جانا چاہئے مگر جیسے جیسے انسان منزل کے قریب جا رہا ہے تھکا تھکا سا لگ رہا ہے۔

☆☆☆

جو زندگی کی آخری سطح پر بھی دانستہ جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اسے خود ہی اپنی بے نصیبی پر رو لینا چاہئے خدا ایسے لوگوں کے لئے ہدایت کے در بند کر دیتا ہے اور وہ بے یار و مددگار آخرت کے سفر پر خالی ہاتھ چلے جاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اندھیرے کے مسافر ہیں...... ان سے تعلقات مت رکھو...... یہ باعث بدنامی ہیں۔

☆☆☆

بیدار ضمیر انسان کی راہنمائی کرتا ہے۔ جھوٹا شخص اپنے اندر سے خوف لے کر باہر نکلتا ہے اور ساری زندگی اپنے بنائے ہوئے خوف میں رہتا ہے۔ سچے انسان پر فرشتوں کا سایہ ہوتا ہے اس لئے خدا اسے محتاجی سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆☆☆

سب سے بڑی غلامی محتاجی ہے۔

☆☆☆

سب سے بڑا دکھ عزت کی تباہی اور اولاد کی بربادی ہے جو قبر میں بھی محسوس کیا جائے گا انسان کو اس کی حفاظت کی کوشش اور دعا کرنی چاہیے اور عملی طور پر اس کی حفاظت کے اقدامات۔

☆☆☆

وہی عبادت ہے جس سے انسان ہدایت پا جائے...... ہدایت کی شمع روشن کرو شاید کسی کو راہ راست نصیب ہو جائے۔

☆☆☆

جو بجھے ہوئے جذبات کے دیئے ہاتھ میں لئے دن کی روشنی میں زندگی کو غلط راستوں پر لے کر چلتے ہیں وہ کبھی منزل کو پا نہیں سکتے خواہ ان کے ماتھے اور پاؤں پر عبادت کے نشان کیوں نا ہوں...... وہ زندگی کے بھٹکے ہوئے مسافر ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں صرف خواہشات کی تسبیح ہوتی ہے جن کے دانوں کو ایک ایک کر کے اپنے ہی ہاتھوں میں گرا کر اپنے ضمیر کو اطمینان کا فریب دیتے ہیں۔

☆☆☆

بدنصیب اور لانصیب ہیں وہ لوگ جو دوسروں کا ذہنی سکون تباہ کر کے اپنے ذہن کو سکون سے آباد کرنا چاہتے ہیں...... دوسروں کی خوشی کا باعث بنو گے تو تمہاری خوشی کے لئے کوئی قربانی دے گا۔

☆☆☆

جب رشتوں کے درمیان باہمی احترام ختم ہو جائے رشتہ دار تو رہتے ہیں رشتے نہیں رہتے...... رشتوں کی بنیاد احترام ہے...... تعلقات ہماری اغراض بناتی ہیں خلوص ان کو مضبوط بناتا ہے اور احترام

ان کو قائم رکھتا ہے۔

☆☆☆

جو بچوں سے پیار نہیں کرتا اس کا خالق سے پیار جھوٹا ہے...... وہ فطرت سے پیار نہیں کرتا ...... وہ جبلت کے برعکس زندگی بسر کرتا ہے بلکہ حیوان سے بدتر ہے خواہ بڑے ترقی یافتہ معاشرہ کا فرد ہے ......خواہ اعلیٰ تہذیب کا دعویدار ہے۔ بچے کائنات کی اہم ترین دولت ہوتی ہے۔ قدرت نے یہ جذبہ پرندوں اور حیوانات میں بھی رکھا ہے۔ جو بچوں کی ذمہ داری نہیں اٹھاتے وہ خدا کے باغی ہیں۔

☆☆☆

کئی تجربات کے بعد انسان ایک سبق سیکھتا ہے اور بہت سے سبق یاد کرنے کے بعد انسان کو ایک تجربہ ہوتا ہے جو کام خود کیا جائے اس میں انسان کی تسلی ہے...... یہ میرا تجربہ ہے......!

☆☆☆

جتنا آپ کا کوئی خیال رکھتا ہے آپ پر فرض ہے کہ آپ اتنا اس کا خیال رکھیں...... جو آپ کو صرف خیالوں میں رکھتا ہے آپ بھی صرف اسے خیالوں میں رکھیں ضروری نہیں آپ ایسے لوگوں کے لئے اپنی جان کو بھینٹ چڑھا دیں اور مشکل میں ڈال لیں۔ خیالی لوگ اچھے نہیں ہوتے عملی لوگ نتیجہ خیز ہوتے ہیں......عمل اصل زندگی ہے صرف خیال کچھ نہیں۔

☆☆☆

خیانت اور غداری ناقابل معافی جرائم ہیں ایسے لوگ کسی رعایت کے مستحق نہیں ہوتے۔

☆☆☆

بے غیرت، کمینے اور ذلیل کے ساتھ جب آپ کا واسطہ پڑ جائے تو حوصلہ، صبر، برداشت اور درگزر کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں...... ایک شخص جب آپ کے رُوبرو ننگا ہوتا ہے تو آپ اپنا چہرے ادھر سے موڑ لیں اس طرح خدا اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

☆☆☆

جس کام میں آپ کی عزت خطرہ میں ہو وہ کام مت کریں خواہ حالات انتہائی بدتر ہوں۔

Marfat.com

انسان عزت پانے کے لئے سب کچھ کرتا ہے تا کہ زندگی عزت سے گزرے۔ جب خدا اور خدائی کے سامنے آپ کی کوئی عزت نہیں تو حیوانوں سے بدتر زندگی ہے۔

☆☆☆

انسان جو کام کر رہا ہو اس میں اس کی لگن، جذبہ اور نیت جتنی مضبوط اور پاکیزہ ہوگی اتنا ہی اس میں سکون اور اطمینان ہوگا۔ انسان کا اعتماد اس کے مقصد کو مضبوط بناتا ہے۔ عبادت بھی وہی قابل قبول ہے جس میں سوائے عبادت کے کوئی دیگر خیال نہ ہو اور کام بھی اس میں لطف اور مزہ ہے جس میں انسان کھو جائے اور اسے یقین ہو کہ جو وہ کام کر رہا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے۔ انسان میں جذبہ، صلاحیت اور اہلیت نہ ہو تو جو کچھ وہ کرتا ہے اس کے نتائج ویسے ظاہر نہیں ہوں گے جیسے خلوص نیت سے ہوتے ہیں۔ انسان نے اگر زندگی کو محسوس کرنا ہے تو پھر لگن، جذبہ اور نیت کو یک جاء کرنا پڑے گا۔

☆☆☆

جس شخص کو عبادت سے سکون نصیب نہ ہو دراصل اس نے عبادت کو فریب دیا ہے...... عبادت دیانتداری کی طرف راغب کرتی ہے اور دیانتداری اطمینان کی خشت اول ہے۔ اطمینان عبادت کا دوسرا نام ہے۔

☆☆☆

فطری محبت زندگی کی اشد ضرورت ہے جو زندگی میں دولت کو اس محبت پر ترجیح دیتے ہیں ان کی ساری زندگی تلخ رہے گی خواہ ان کے پاس ضروریات سے زیادہ آسائشیں موجود ہوں۔ فطری محبت راحت بخش نیند کے لئے ضروری ہے اور اطمینان کی ایک منزل ہے۔ فطری محبت راحت نفس ہے۔

☆☆☆

عزت تو کوئی کرتا ہے مگر اس کی حفاظت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے ورنہ زیادہ دیر نہیں رہتی۔

☆☆☆

جس ماں کے سینے میں ماں والا دل نہ ہو وہ ماں نہیں ہوتی اور جس عورت کے سینے میں ماں جیسا دل ہے وہ ماں نما عورت ہے یہ اس وقت معلوم ہوتا ہے جب ماں اپنے جذبات اولاد پر قربان کر دے اور اپنے رویے اولاد کے لئے تبدیل کر دے۔ کچھ مائیں ساری زندگی ایک عام عورت کی طرح گزار

دیتیں ہیں اور کچھ عورتیں اولاد نہ ہوتے ہوئے ماؤں کی طرح بسر کرتی ہیں دراصل ماں' ماں میں اور عورت' عورت میں فرق ہوتا ہے...... آپ کا اختلاف اپنی جگہ مگر حقیقت کی نظر سے دیکھو تو آپ کے اردگرد ایسا ہے۔

☆☆☆

مجھے اس عورت سے انتہائی نفرت ہے جو ماں تو ہے مگر اولاد کی زندگیاں دانستہ تباہ کر دیتی ہیں ......ایسی مائیں خودغرض اور بغض پرست ہوتی ہیں یہ جوانی کے خمار میں رہتی ہیں بڑھاپا اور بسترِ مرگ انہیں یاد نہیں ہوتا......ان کی زندگی کا آخری حصہ بڑا عذاب پرور اور انجام خیز ہوتا ہے۔ اپنے اردگرد دیکھو ایسے معجزے بہت ملیں گے۔

☆☆☆

اے صاحب نفس زندہ! کسی کے دانستہ جھوٹ پر برامت منائیں کیا اس کا پروردگار اس کے جھوٹ کو پورا پورا نہیں جانتا...... وہ پوری سزا دے گا۔ جھوٹا شخص اپنے نفس کو فریب دیتا ہے...... ضمیر کو تسلی دے کر سلا دیتا ہے اس شعور سے محروم ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندہ کو عطا کرتا ہے۔

☆☆☆

جن کے دل بجھے ہوئے اور آنکھیں بے نور ہوتی ہیں وہ حقیقت کو پہچان نہیں سکتے۔ حقیقت کی پہچان خدا کی معرفت ہے۔ اکثریت حیوانوں کی طرز پر زندگی بسر کرتی ہے بلکہ ان سے بھی بدتر۔

☆☆☆

جب تک انسانی روح پاکیزہ اور مقدس جذبہ سے ہم کنار نہ ہو اس وقت تک انسانی جسم پر کیف لذت سے محروم رہتا ہے۔ بیمار جسم کا علاج ہے بیمار روح لاعلاج ہے مگر ایک علاج ہے دیانتداری سے ماضی کے کردار سے توبہ کر لی جائے اور بوقت توبہ نئی زندگی کا نئے سرے سے آغاز ہو۔

☆☆☆

جس کا باطن مر جائے اسے پروردگار مردہ کہتا ہے اور جس کے باطن پر حیوانی خواہشات کا غلبہ ہو اسے حیوان کہتا ہے۔ حیوان ایک خاص وقت پر اپنی خواہشات کی طلب رکھتا ہے جب کہ آدمی بے

Marfat.com

وقت خواہشات کی تکمیل چاہتا ہے لہٰذا اس وقت حیوان سے بلکہ درندوں سے بدتر ہے...... انسان جب تک انسان ہے اس وقت تک اسے اور اس میں انسانیت کو کوئی خطرہ نہیں......!

☆☆☆

مقروض آدمی کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقروض ہیں جب تک وہ قرض ادا نہ کریں ان کی توبہ فضول ہے۔ جو ہر وقت توبہ توبہ کرتے ہیں دراصل وہ توبہ سے مذاق کرتے ہیں۔ خاموش زبان سے توبہ خدا کے ساتھ خفیہ معاہدہ ہے اس پر پابند رہنا قائم رہنا لازم ہے۔ کئی بار توبہ کرنے سے بہتر ہے توبہ کی ہی نہ جائے۔ توبہ توڑنے والے پر خدا اعتبار نہیں کرتا مگر توفیق سے دستبردار نہیں ہوتا اس لئے اس کا ایک نام ''شفیق'' ہے...... پورا پورا انصاف کرتا ہے اس لئے اسے ''عادل'' کہتے ہیں ......سب سے پہلے ہماری پکار سنتا ہے کیونکہ ہماری روح اس کا امر ہے...... خدا اپنے مقروض سے قرض لے کر معاف کرے گا...... شہید قرضِ خدا دے کر دنیا سے جاتا ہے لہٰذا شہید سے خدا قرض نہیں لے گا جبکہ قرض شہید کو بھی معاف نہیں......!!

☆☆☆

جس شخص کا رویہ آپ کے ساتھ آخری حد تک چلا جائے اسے نظر انداز کر دو...... اپنی نظر کے انداز اور زاویے بدل لو اس طرح انسان ذہنی اذیت سے بچ جاتا ہے۔

☆☆☆

اپنے بچوں کا وہ نام رکھو جس نام سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ نام ہی بچے کا پہلا تعارف ہے اور نام ہی میت کے ساتھ آخری اسم۔ آخر میں انسان کا صرف اسم بچتا ہے جسم کا کبھی کوئی نام نہیں لیتا اسم کے ساتھ اگر کام اچھا ہو تو وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے لہٰذا نام کی نسبت سے تربیت اچھی کرو۔

☆☆☆

ہر تجربہ میں ایک نئی زندگی ہے اور ہر نئی زندگی ایک تجربہ سے بنتی ہے۔ جو زندگی میں تجربہ کو نظر میں نہیں رکھتے وہ دراصل رکی ہوئی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو تجربہ شعور کو بیدار نہ کرے وہ بے فائدہ ہوتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جب تک آپ کی روح فطرت کے نظاروں میں منعکس نہیں ہوگی آپ فطرت کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔فطرت کے مطالعہ کے بغیر روح میں زندگی محسوس نہیں ہوتی لہذا خدا کی معرفت کو انسان پانے سے قاصر رہے گا۔روح ہی دراصل پیغام حقیقت لاتی ہے۔زندہ روحیں آوارہ روحوں سے دوستی نہیں رکھتیں۔زندہ روح ہی دراصل نمائندہ خدا ہے یہی امر ربی ہے۔روح کو خواہشات اور مرضیات کی قید سے کبھی کبھی آزاد کر کے اس سے لطف حاصل کرو۔

☆☆☆

جس سے بہت کچھ لیتے ہو اگر اسے کچھ نہیں لوٹاتے تو اسے دعا ضرور دو...... جو دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں انہیں دعاؤں میں یاد رکھو...... احسان کا بدلہ احسان ہے۔

☆☆☆

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعور والی نعمت عطا کی ہے اس کی تقسیم اس طرح کریں کہ بے شعور لوگوں کو شعور آ جائے۔ پروردگار شعور انہیں عطا کرتا ہے جن کے اندر دیانتداری کا بیج ہوتا ہے۔ دیانتداری کے بیج سے ہر وہ پھل حاصل کیا جا سکتا ہے جس کی ضرورت انسانی روح کو ہے۔روح پرور جذبہ شعور کو بیدار کرتا ہے۔

☆☆☆

خدا کا بندہ وہ ہے جو خدا کی رضا میں راضی رہتا ہے خدا اسے رسوا نہیں ہونے دیتا خواہ منصوبہ سازوں کا ایک مکروہ گروہ عملی طور پر اس کا مخالف ہو۔خدا کی رضا سب رضاؤں پر بھاری ہوتی ہے بس بندہ کے یقین میں یہ راسخ ہونا چاہئے کہ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ انسان خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

☆☆☆

جس میں سچی بات کرنے کا حوصلہ نہ ہو اس سے دوستی مت کرو اور اس پر اعتبار مت کرو بلکہ اسے ہم راز مت بناؤ۔جو سچ کا ساتھ نہیں دے سکتا وہ سچوں کا ساتھ نہیں دے گا...... خدا ایسے لوگوں کو سچ والی صلاحیت سے محروم رکھتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو آپ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں وہ عطا کرنے والا ہے مگر جو وہ چاہتا ہے وہ کریں یہ نہ ہو کہ خواہش بھی آپ کی ہو اور انتخاب بھی آپ کا...... وہ ہمیں وہ عطا کرتا ہے جس کے لئے ہم جتنی محنت کرتے ہیں کبھی کبھی وہ اپنے بندہ کو عطا نہ کر کے آزماتا ہے...... اس آزمائش میں بڑا لطف ہے جو اس بے نیاز کی معرفت سے آگاہ ہے...... اس حال میں خوش رہو جس میں وہ رکھے۔

☆☆☆

جو بات صرف زبان سے نکلتی ہے وہ زبان تک رہتی ہے مگر جو دل سے نکلتی ہے وہی دل میں اترتی ہے...... پاکیزہ دل پاکیزہ باتوں کو محفوظ رکھتے ہیں...... اچھے دلوں میں برائی نہیں ہوتی...... برے دلوں پر اچھی بات اثر نہیں کرتی۔

☆☆☆

جب انسان کو ایک جگہ سے عزت بچانے کا موقعہ مل جائے دوبارہ اس جگہ پر جانے سے اجتناب کرنا چاہئے...... ایک شخص سے دوبارہ بے عزتی نہیں کروانی چاہئے...... ایک بار سے زیادہ ایک غلطی نہیں کرنی چاہئے اور ایک بار سے زیادہ اپنی ذات کو دھوکا نہیں دینا چاہئے...... دوسری بار توبہ والا کام نہیں کرنا چاہئے' ایک بار والی توبہ اگر انسان کو راہ راست نہیں دکھاتی تو کئی بار کی توبہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ بار بار کی توبہ بغاوت پر ابھارتی ہے۔

☆☆☆

جو انسانیت کا تصور نہیں کر سکتا وہ انسان نہیں...... بغیر تصور کے کسی چیز کو ذہن میں نہیں لایا جا سکتا۔ انسانیت کا خیال رکھنا ہے تو پہلے انسان بننا ضروری ہے۔ انسان بننے کے لئے کسی اعلیٰ اور عظیم ہستی کی قولی اور عملی پیروی لازم ہے جس نے انسانیت کی شناسائی کروائی' جس نے انسانیت کا تصور دیا' جس نے انسانیت کے لازمی اجزائے ترکیبی کا عملی مظاہرہ کیا۔ دین کے تمام احکامات انسانیت کی تکمیل کے لئے نافذ کئے گئے ہیں۔

☆☆☆

کمزور پر جو رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ضرور رحم کرتا ہے اس کا رحم ظالم طاقتور کے لئے نہیں ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

تاریک راستوں پر چلنے والے کو آخرت میں عقیدہ کی بنیاد پر روشن راستہ نصیب نہیں ہوگا...... عقیدہ عمل صالح کا طلب گار ہے...... جنہوں نے عقیدہ دیا ہے انہوں نے عمل کر کے دکھایا ہے...... عمل ہی زندگی ہے اور عمل ہی آخرت کا توشہ...... عقیدہ زندگی کے درست راستوں کا تعین کرتا ہے...... دنیا اور آخرت دونوں کا سرمایہ ہے...... اس کا اقرار نہیں عمل مانگتا ہے۔

☆☆☆

جس کا آپ دل سے بے حد احترام کرتے ہوں اگر وہ آپ کو کہے "میرے گھر سے نکل جاؤ"...... آپ کو کیا کرنا چاہئے؟ آپ اسے اپنے دل والے گھر سے ہمیشہ کے لئے نکال دیں پھر وہ اپنے ضمیر کی لاش اپنے کاندھے پر اٹھا کر معافی طلب کرے تو اسے معاف مت کریں...... یہ مکار نفس کے حامل لوگ ہوتے ہیں...... ان کی مطلب سے یاری ہوتی ہے...... مفاد کے مرید ہوتے ہیں بلکہ یہ اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کے ناپاک قدم کسی دہلیز پر پڑیں...... یہ نخوت پرست لوگ ہوتے ہیں ایسے لوگوں کا زندگی کی کسی بھی سطح پر احترام حرام ہے۔

☆☆☆

احمق وہ ہوتا ہے جس کے اعمال اور افعال بے پردہ ہوں...... جو حجاب سے بے نیاز ہوں۔ جو اپنی طرح ہر کسی کے ننگے دیدار کا متمنی ہو...... جو محفل میں بے لباس بیٹھنے کا ارتکاب کرتا ہو...... جس کے چہرے پر ہر وقت جھوٹ اور مکاری کا عکس ہو جسے جاہل لوگ بھی پڑھ لیں...... جو انسانوں میں بیٹھ کر حیوانوں جیسی حرکات کرے اور حیوانوں میں بیٹھ کر انسان کی توہین کرے...... بتاؤ فرشتو! ایسے لوگوں کا حساب کیسے رکھتے ہو...... دائیں ہاتھ والا لکھتا ہے کہ بائیں والا......!

☆☆☆

جس کی تکلیف کا آپ شدت سے دل پر اثر لیتے ہیں اس سے آپ کو محبت ہوتی ہے انسان کے علاوہ یہ کسی حیوان سے بھی ہو سکتی ہے۔

☆☆☆

فضول گفتگو آپ کے احترام اور وقار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ سنجیدگی انسان کا حوصلہ بڑھاتی

Marfat.com

ہے۔فضول گفتگو سے جو اجتناب کرتے ہیں خدا ان سے مشکلات ٹال دیتا ہے۔

☆☆☆

جب صلاحیت کی جگہ حسب ونسبت، پسند اور ناپسند، سفارش ورشوت لے لے تو نہ وہ گھر آباد رہ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ قوم اور ملک زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔صلاحیت ہی ملک اور قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔باصلاحیت لوگ معاشرہ کی روح ہیں جب تک انہیں موقع نہیں دیا جائے گا ملک اور قوم بے آبرو ہوتے رہیں گے۔انسان کے اندر صلاحیت والا جوہر عطا خداوندی ہے صرف انسان کو اسے اپنے عزم سے ظاہر کرنا ہے اس سے کام لینا ہے۔انسان نے ہی باور کرانا ہے کہ وہ جو چاہے جیسے چاہے کرسکتا ہے مگر مثبت سوچ' رویے کے کردار کا ہونا ضروری ہے۔صلاحیت ہی انسانیت کی ضمانت ہے۔جس میں صلاحیت نہیں اسے ذمہ داری قبول نہیں کرنی چاہیے۔جب بے حوصلہ، بے صلاحیت، بے نصیب، بدکردار، مکار، عیار، دھوکا باز، فراڈیے، دولت پرست، ڈاکو، بھرے ہوئے پیٹ اور بھوکی آنکھوں والوں سے نجات نہیں ملے گی باصلاحیت کو بہت کم موقع ملے گا کہ وہ معاشرہ کی بھلائی میں اپنا حصہ ڈال سکے۔باصلاحیت لوگوں کو موقع ملنا چاہیے صرف حسب ونسب کو نہیں......!

☆☆☆

جس وقت تک انسان کو یہ احساس نہ ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے، اسکے اثرات ونتائج کیا ہوں گے اس وقت تک وہ کرتا رہے گا خواہ وہ اس کے عقیدہ کے برخلاف ہی کیوں نہ ہو اور اس کے ضمیر کے خلاف......انسانی نفس جب تک اس فعل سے بغاوت نہیں کرتا انسان اس فعل سے باز نہیں آئے گا ایسے لوگوں میں زندگی تو ہوتی ہے مگر زندہ ہونے کا احساس نہیں ہوتا صرف اپنی اغراض اور خواہشات کو مدنظر رکھتے ہیں جائز اور ناجائز کو نہیں حلال اور حرام کو نہیں......ایسے انسان کا باطن اندر سے روشن نہیں ہوتا خواہ باہر سے وہ انتہائی روشنی میں کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

جو فطرت کے نظاروں میں ہے وہ جسم کی آسائشوں میں کہاں۔وہ بے نصیب لوگ ہیں جو فطرت کی آیات کا مطالعہ نہیں کرتے وہ اپنی روح کی عبادت سے محروم ہیں......آسمانی بجلی کی خوبصورت چمک اور پُرسرور آواز......تیز ہوا اور بارش......نیم ٹھنڈک اور قدرت کا پیغام یہ مزاج کو

Marfat.com

لطیف اور طبیعت کو خوشگوار بنا دیتے ہیں...... جو اِن میں گم ہو جاتا ہے وہ اُس پار چلا جاتا ہے جہاں خود کو پالیتا ہے۔

خود کو آزاد کر کے خلاء بسیط میں انسان چلا جاتا ہے جو فطری حسن میں کھو جاتا ہے۔ آج فضا نغمے گا رہی ہے...... خدا زمین کو سیراب کر رہا ہے...... پیاس بجھا رہا ہے...... اپنے معجزات دکھا رہا ہے...... انسان اپنی کھیتی کو اپنے مزاج کو پُر لطف بنا رہا ہے۔

☆☆☆

جو شر اور فساد' فرقہ واریت کا ارتکاب کرتے ہیں وہ عالم نہیں وہ شیطان کے نمائندے ہیں نہ کہ آدمؑ کے......!

☆☆☆

قابلِ احترام وہی اعلیٰ شخص ہو سکتا ہے جو کسی عظیم مقصد اور اصول کی حفاظت کے لئے جان دے دے جو مفاد اور مصلحت پسندی کے زیرِ اثر زندگی بسر کرتے ہیں ان کی زندگی بے مقصد ہوتی ہے۔

☆☆☆

با حوصلہ شخص وہ ہے جو اپنے مزاج کے برعکس باتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی طاقت اور حکمت رکھتا ہو بات بھی جانتا ہو اور پھر نتائج بھی۔ بات کرنا بڑی بات ہے مگر بات نہ کرنا جانتے ہوئے اس سے بڑی ہے ایسا شخص اشتعال پسند نہیں ہوتا امن پسند ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس دن آپ اپنی زندگی کو دیانت داری کا غسل دیں اس کے بعد زندگی کو داغ دار مت ہونے دیں اس طرح زندگی نہایت لطیف اور ہلکی پھلکی محسوس ہو گی آپ کا شعور مکمل بیدار ہو جائے گا اور آپ کا احساس ہر دم تازہ۔ دیانت داری کی منزل مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں اس کے لئے پُر عزم حوصلہ اور صبر چاہئے' یقین محکم اور اعتماد کامل کی ضرورت ہے۔ زندگی کا اصل نام ہی دیانت اور صداقت ہے...... ان کے بغیر زندگی فضول اور بیکار ہے...... بھیانک اور خوفناک ہے...... نجس اور نحیف ہے...... ایمان سے دیانت اعلیٰ منزل ہے اور دیانت سے آگے صداقت...... یہاں آپ نے زندگی کو بددیانتی

Marfat.com

کی گرہ لگائی وہاں سے زندگی کی بدصورتی شروع ہو جائے گی۔

☆☆☆

زہریلی عورت زہریلے سانپ سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔آپ کی عزت بے آبرو کرنے سے پہلے خود بے آبرو ہونے میں عار نہیں سمجھتی ...... ایسی عورت انتہائی توہین پرست اور بغض پرست ہوتی ہے۔

☆☆☆

جس معاشرے میں علم و حکمت کو پسند کرنے والے انسان کم ہوں اور گھوڑوں اور گدھوں کو پسند کرنے والے لوگ زیادہ ہوں وہاں جمہوریت نام کی کوئی طوائف ہوتی ہے۔وہاں گھریلو' شریف النفس اور سلیقہ شعار عورت کی آبرو خطرہ میں ہوتی ہے۔وہاں عزت نفس اور زندہ ضمیر لوگوں کی عزت ہر وقت غیر محفوظ رہتی ہے...... اندھے لوگوں کا معاشرہ ہے جو بغیر سوچے سمجھے اور تحقیق کئے اپنے نمائندوں کا غلط انتخاب کرتے ہیں ایسے فعل سے پورے معاشرہ کو خراج دینا پڑتا ہے۔

☆☆☆

جس رزق میں برکت نہیں اس میں اطمینان قلب کیسے ہوگا۔جس میں اطمینان قلب نہیں اس میں حرام کا شائبہ ہے......اس سوال کا جواب آپ کا ایمان' دیانت اور صداقت دیں گے۔

☆☆☆

ایک لمحہ اپنا قدم اٹھانے سے پہلے غور کرلو ایک لمحہ آپ کو بتادے گا قدم کہاں رکھنا ہے ایسا قدم خطرات سے محفوظ رکھتا ہے اور جو قدم قدم پر غلطیاں کرتے ہیں ان کی زندگی میں قدم قدم پر مشکلات اور مسائل ہوتے ہیں۔

☆☆☆

انجام دیکھ کر جو توبہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی توبہ پر اعتبار نہیں کرتا اور جو ارادہ کر کے جرم کرتے ہیں انہیں معافی نہیں ملنی چاہئے سزا ملنی ضروری ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جاہل شخص نیت نہیں دیکھتا نتیجہ دیکھتا ہے۔نتیجہ ہماری اغراض کے تابع ہے ہم سمجھتے ہیں جو ہمارا فائدہ ہے دراصل وہی اصل نتیجہ ہے۔لوگ نیت کو مضروب کرتے ہیں۔نیت دل کی گواہی ہے۔جن کا اپنا دل اپنا نہ ہو اور اس میں دوسرے کا درد نہ ہو وہ ہر نیت کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں ایسے لوگوں کا سفر بخیر تو ہو سکتا ہے انجام بخیر نہیں ہوگا۔

☆☆☆

جس چیز سے روح توانائی حاصل نہیں کرتی وہ حرام ہے اور جس سے نفس میں پاکیزگی نہیں آتی ......جس سے تقویٰ اور توکل طاقت ور نہیں ہوتے ......اخلاقی قدروں کو بالیدگی حاصل نہیں ہوتی ...... انسان کے اندر دفعتہً انسانی وجدان جاگ نہیں اٹھتا......انسان کا ایمان حقیقی بیدار نہیں ہوتا......نکھر نہیں جاتا انسان کو چاہئے اپنی زندگی میں عمل ایسے بجالائے جیسے اس کا عقیدہ چاہتا ہے وہ خود آگاہ اور خدا آگاہ ہو جائے گا ......مسلمان نہیں مسلمان تر ہو جائے گا۔جب تک انسان کا سماجی عمل پاکیزہ اور دیانتدارانہ ہوگا وہ انسانیت والی منزل سے محروم رہے گا ...... پہلے اپنی ذات سے انصاف کرے پھر عمل سے دوسروں کے ساتھ انصاف کرے یہ سب حرام اور حلال کے درمیان امتیاز ہوگا تو ان کو یقین سے انسان پا سکتا ہے۔

☆☆☆

جو زندگی کی آخری سانس اور لہو کے آخری قطرہ تک حق کا ساتھ دیتا ہے خدا اسے اپنا دوست بنا لیتا ہے۔خدا کی دوستی زمانے کی بے نیازی کا جوہر عظیم ہے۔وہ سارے زمانوں پر بھاری ہوتا ہے جو ہر حق بات کی پکار پر لبیک کہتا ہے۔

☆☆☆

اے میرے دور کے لوگو! کبھی اپنے احساس کی انگلی پکڑ کر شعور کا دامن تھام کر......کبھی چشم دید کو حقیقت میں اتار کر دیکھو......کبھی سانچے دار موروثی فضیلتوں سے باہر نکل کر غور کرو انسان کی خلقت کا مقصد کیا ہے تو آپ انسانیت کی معراج کا سفر شروع کریں گے موت نہ ہوتی تو یہ زندگی نہ ہوتی ...... زندگی کا سارا لطف موت میں پنہاں ہے......!

Marfat.com

جاگتے لوگو! بیدار لوگو! پس دیوار بھی وہی دیکھ سکتا ہے جو پیش دیوار دیکھنے کا حوصلہ رکھتا ہو......

کاش انسان بغیر آئینہ کے اپنا چہرہ دیکھ سکتا...... جب وہ خود فریبی میں مبتلا ہوتا ہے...... جب دانستہ اپنے خالق و مالک کو ناراض کر کے خوش ہوتا ہے...... جب اپنے جھوٹے اطمینان کو فریب دیتا ہے اس وقت کچھ انسان کا اپنا نہیں ہوتا...... احساس، شعور، فہم ادراک، ضمیر، نفس اور عزت نفس...... اے بے شعور لوگو! کبھی تم نے سوچا ہے زندگی کا مقصد کیا ہے اور تمہارا پروردگار کیا چاہتا ہے......؟

☆☆☆

جس شخص کا باطن آئینہ کی طرح صاف اور شفاف ہے وہی شخص دوسرے کا عکس اپنے اندر دیکھ سکتا ہے۔ جس کا باطن صاف نہیں ظاہر اس کا کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو وہ اس اندھے سے بدتر ہے جو نابینا ہے۔ جو آنکھوں سے محروم ہے۔

☆☆☆

اس بُرائی کو بُرائی کہو اور سمجھو جو برائی آپ میں نہیں اور جو برائی آپ نہیں کرتے اگر آپ جھوٹ بولتے ہیں تو جھوٹے پر لعنت مت بھیجو......!

☆☆☆

زندگی کو آسان بنانا ہے تو ایام زندگی کے ساتھ ساتھ خواہشات اور آرزوؤں کو کم کرتے جاؤ...... زندگی کو سنجیدگی سے بسر کرو...... قدم اٹھانے سے پہلے قدم رکھنے کا تعین کرو ہر قدم ایک نئی زندگی ہے اور زندگی کا ہر لمحہ ایک نیا تجربہ...... فیصلہ کا ایک لمحہ ساری زندگی پر بھاری ہوتا ہے۔

☆☆☆

خوف خدا میں نصف شب کا ایک آنسو ساری زندگی کی ریاکاری والی عبادت سے افضل ترین ہے جس میں معرفت الٰہی کی چمک ہو...... وہ آنسو جو زندگی اور موت کے فاصلوں کو مٹا دے...... جو خودی اور خود آگاہی کو سیراب کر دے۔ جس سے اطمینان کا باطن روشن ہو جائے...... وہ آنسو گوہر نایاب ہے یہی ایک آنسو میرے قلم کا جوہر ہے...... گوہر ہے...... میری زندگی کا حاصل ہے...... حقیقی زندگی کا ماخذ ہے...... جو خدا کے قریب تر کرتا ہے...... جو دیانتداری کی روح ہے...... خوف خدا میں گرنے والا آنسو عطیہ خداوندی ہے جو زندگی کا رخ موڑ دیتا ہے...... زندگی میں انقلاب برپا کر دیتا ہے...... ایک

Marfat.com

مقدس قطرہ اشک خدا کے حضور نذرانہ پیش کر کے دیکھو خدا رحمت کی بارش کیسے کرتا ہے۔

☆☆☆

لفظ محبت عورت کی شان میں نازل ہوا ہے اس لئے عورت کے سینے میں اولاد کے لئے بے لوث محبت ہے جس کا عورت نے کبھی صلہ نہیں مانگا۔ پاکباز عورت کے جسم میں حوروں کی روح ہوتی ہے اور پاکباز عورت کا گھر جنت کا ایک ٹکڑا ہے جہاں وہ شوہر کی پرستش کرتی ہے۔ اس کے سینے میں بچوں کی محبت کا بت ہوتا ہے جس کے روبرو وہ ہر وقت موجود رہتی ہے...... معاشرہ کی خوبصورتی کی ضمانت ہے ایسی عورت فقیری اور غربت میں بھی شہنشاہی کرتی ہے اطمینان کی دولت اس کی دربان ہے۔

☆☆☆

اگر آپ زندگی کو آسان بنانا چاہتے ہیں تو آپ ان معاملات میں دخل اندازی مت کریں جو آپ کے نہیں...... اپنی زندگی کے معاملات کی خود حفاظت کریں دوسروں کو دخل اندازی کا موقع مت دیں۔ مشورہ اتنا دیں جتنا آپ کا ذہن بوجھ اٹھا سکتا ہے۔

☆☆☆

روزانہ بستر مرگ پر جانے سے پہلے دل کی تختی کو صاف کر کے جایا کرو تا کہ ہر صبح نو کو آپ اپنا سبق نئے سرے سے شروع کریں اس طرح زندگی آسان ہو جائے گی۔ خواہشات کی طوالت زندگی کو آزار میں رکھتی ہے...... روح کو قیدی بنائے رکھتی ہے...... موت سے غافل رکھتی ہے...... موت سے آگاہی زندگی میں لطافت کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

جن لوگوں کے سینے میں انسانی دل نہیں ہوتا ان سے انسانیت والی بات مت کریں ایسے لوگوں کے دل محبت سے خالی ہوتے ہیں ایسے لوگ نازک دلوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

☆☆☆

یہ اپنی ذات کے ساتھ انتہائی بددیانتی ہے کہ آپ اپنے خلاف کسی احمق' بیوقوف' بے ایمان اور

Marfat.com

بد دیانت شخص کی گفتگو خفیہ طریقہ سے سنیں اس طرح آپ اپنے، روح، ضمیر، شعور اور احساس کو اذیت دیتے ہیں اس طرح آپ ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر کسی حادثے کی زد میں آ سکتے ہیں۔ سماعتوں کی اور زبان کی حفاظت کرنے والا ذہنی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کا علاج اور پرہیز خاموشی ہے مگر حق بات کہنے اور سننے میں مذائقہ نہیں۔

☆☆☆

سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک زہر بیوقوف اور احمق عورت کی زبان میں ہوتا ہے...... عورت کے ساتھ گفتگو میں احتیاط لازم ہے ورنہ آپ کا ذہن لحہ لحہ زخمی ہو گا ایسی عورت حماقت اور بیوقوفی کی موجودگی میں عقل مندی کی دعویدار ہوتی ہے کسی کی وجہ سے اس کی عزت کی جائے تو وہ اسے اپنا حسن زن سمجھتی ہے۔ جو دوسروں کو فریب دینے کا دعویٰ کرتی ہے وہ انتہائی خود فریبی ہے...... ایسی عورتیں وہ ہوتی ہیں جو اپنی اولاد کو میٹھے زہر سے ڈستی ہیں اور اپنی اولاد کی غلط کاریوں کی تعریف کرتی ہیں۔

☆☆☆

دراصل وہ آنکھ اندھی ہے جو اپنا باطن نہیں دیکھ سکتی...... وہ ضمیر بہرہ ہے جس کی سماعتیں نہیں ...... وہ دل بیمار ہے جس میں شعور اور احساس نہیں...... وہ ذہن مفلوج ہے جس میں قوت فیصلہ نہیں ...... وہ نفس کمزور ہے جو برائی پر قابو نہیں پا سکتا۔

☆☆☆

وہ انسان، انسان نہیں جس کے اندر انسانیت کی حفاظت والا جوہر نہیں...... جس کے اندر مردہ روح ہے جس کا حرکت کرتا ہوا صرف جسم ہے اور اس جسم میں حلال اور حرام، جائز اور ناجائز میں فرق کی تمیز نہیں...... وہ سوچ اور فکر مکروہ ہے جو ہر وقت لالچ اور حرص میں مبتلا رہتی ہے۔

☆☆☆

خداوندا! ایسے لوگ بھی تیری رحمت کے طلب گار ہیں جو دانستہ تجھے ناراض کر کے خوش رہتے ہیں اور خواہشات کی قید سے کبھی آزاد نہیں ہوتے خواہ ان کے پاس خواہشات کی کامیابی کے بہت سے وسائل موجود ہوتے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے لوح غیر محفوظ پر ہر وقت غلط اندراج کرتے

Marfat.com

رہتے ہیں...... مجھے ان سے محفوظ رکھنا ......؟

☆☆☆

انسان پر مہربانی اور رحمت کے دروازے اس وقت تک کھلے رہتے ہیں جب تک اس کی فکر میں مثبت سوچ، عاجزی وانکساری رہتی ہے جب تک تکبر سے دور رہتا ہے...... جب تک وہ منافقت دل میں نہیں لاتا...... جب تک دانستہ کسی کا نقصان نہیں کرتا...... جب تک اس کی نیت میں خلوص رہتا ہے ...... جب تک وہ خدا سے رابطہ منقطع نہیں کرتا...... جب تک مخلص دعاؤں کے زیر اثر رہتا ہے...... جب تک آنکھوں میں حیاء اور سماعتوں میں پاکیزگی رکھتا ہے...... جب تک زبان کو پاک اور صاف گفتگو کو شفاف رکھتا ہے...... جب تک انسانیت کا احترام اس کے دل میں جاگزیں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا عادل ہے کہ ایک آس کے برابر بھی اپنی مخلوق سے ناانصافی نہیں کرتا خواہ وہ آپ سے کتنا ہی ناراض کیوں نہ ہو جائے اس کا دروازہ اگر بند بھی ہو جائے تو کلید توبہ سے کھولا جا سکتا ہے بس انسان کو اپنی ذات کی معرفت چاہئے......بس اتنی سی بات ہے......!

☆☆☆

جس قوم میں کام چور اور مال چور ایک ہی دسترخوان پر اکٹھے ہوں وہ ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتا ......اس کے سارے منصوبے ادھورے رہتے ہیں وہاں کوئی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا کام میں عظمت ہے مگر عظمت والا کام کرنے کے لئے تیار نہیں اس وجہ سے معاشرہ پسپائی کا شکار ہے......اہلیت ہے...... صلاحیت ہے مگر جذبہ نہیں...... کام جذبہ مانگتا ہے...... چور میں حوصلہ نہیں ہوتا......؟ قدرت کی عطا کردہ صلاحیت کو جو ضائع کر دیتے ہیں وہ بددیانت اور کام چور ہوتے ہیں...... جو بصیرت کی موجودگی میں فطرت کو نہیں پڑھتے......؟

زندہ لوگوں پر زندہ لوگ ہی حکومت کر سکتے ہیں اور مردہ لوگوں پر مردہ لوگ نہ جانے عوام مردہ ہیں یا زندہ مگر یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اقتدار نشین نہ مردہ ہیں نہ زندہ بلکہ نزع کے عالم میں ہیں اس لئے عوام خاموش ہیں ان کے مرنے کی خبر سننے کے لئے۔

☆☆☆

جس کا حسب ونسب اعلیٰ ہو وہ بات کرنے سے پہلے اپنے اندر والے انسان سے مشورہ کر کے

Marfat.com

بات کرتا ہے اور جس کا نسب مشکوک ہو اس کے دل اور دماغ یں ربط نہیں ہوتا جو اس کی زبان پر آ گیا وہ اس نے اگل دیا ایسے لوگ اپنے اندر پائی جانے والی طاقت کی بنیاد پر بولتے ہیں خواہ اس میں ان کا نقصان ہو جائے۔ جس شخص کو اپنے خاندانی وقار اور عقیدہ کا احترام نہیں اس سے بات کرتے وقت نہایت احتیاط کرو اور بیک فٹ (Back Foot) پر رہو اس میں عافیت ہے۔

☆☆☆

جب آپ کے ساتھ کوئی برا سلوک کرتا ہے تو آپ فوری اس کا جواب مت دیں بلکہ اس موقعہ کی انتظار کریں جب برا سلوک آپ کر سکتے ہیں اس سے برا سلوک کرنے والے کو زیادہ احساس ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس ماں نے اپنے بچوں کی تربیت درست طریقہ سے نہیں کی نہ جانے وہ دوسری ماؤں کو تربیت کا مشورہ کیوں دیتی ہے۔ جس کے اپنے بچے گھر دیر سے آتے ہیں وہ دوسروں کو دیر سے آنے پر طعنہ کیوں دیتی ہے...... جو ماں خود اکیلی رہنا پسند کرتی ہے وہ اولاد کے گھر کیسے آباد رہنے دے گی ...... جو اپنی بادشاہی کسی کو دینا پسند نہیں کرتی وہ کسی کی بادشاہی کو کیسے برداشت کرے گی ...... گھر آباد ماؤں سے ہوتے ہیں اور برباد بھی ماؤں کی وجہ سے ہوتے ہیں جو بچوں سے زیادہ اپنی ذات کا خیال رکھتی ہیں ایسی ماؤں سے تو پرندے سمجھدار ہیں جوان ٹہنیوں پر گھونسلے بناتے ہیں جہاں انہیں اطمینان ہو کہ ان کی جان اور انڈے محفوظ رہیں گے ...... بے ہودہ اور بدطینت ماں ان پرندوں سے بدتر ہے خواہ وہ حرام پرندے ہی کیوں نہ ہوں۔

☆☆☆

اگر آپ کا باطن آپ کی عزت و آبرو کی حفاظت کی تمنا نہیں کرتا تو باہر کے سارے قوانین اس کی حفاظت نہیں کر سکتے اور اگر باہر کے تمام قوانین آپ کو تحفظ فراہم کرنے کے باوجود آپ کا معاشرہ جنسی بے راہ روی کا شکار ہے تو اس قانون کا کیا فائدہ۔ انسان کو اپنے باطن کو مضبوط کرنے کے لئے خدائی قوانین کی پابندی کرنا لازم ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

آپ خدا کے قوانین کی تو خلاف ورزی کریں اور ملک کے قوانین کی پابندی کریں اس سے جو اطمینان اور سکون ملے گا وہ کوئی فریب ہوگا جس کی صورت کو آپ اطمینان اور سکون کہتے ہیں۔

☆☆☆

جس شخص کی زبان پر شائستگی اور اپنی تہذیب کی نمائندگی نہیں اس سے کبھی یہ توقع مت رکھو وہ انسانیت کے لئے کوئی کارنامہ سرانجام دے گا۔ انسان کے لئے سب سے مشکل کام انسان بننا ہے۔ ہماری تہذیب شکست خوردہ ہے باہر کی تہذیبوں نے ہماری تہذیب کو مفلوج کر دیا ہے ہم سب کچھ ان تہذیبوں سے حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہیں مگر صبر اور حوصلہ نہیں لے سکتے۔ انسان کو صرف اپنی زبان کی ضمانت دینی چاہئے معاشرہ درست ہو جائے گا۔

☆☆☆

زندگی میں اس کاروبار کا انتخاب کرو جو آپ کے حوصلہ اور صلاحیت کے مطابق ہو ورنہ آپ کی کاروباری حالات میں موت واقعہ ہوتی رہے گی ...... آپ کے اندر خوف اور ڈر رہے گا قدرتی آفات' موسمیات کا ڈر آپ اتنا کاروبار پھیلائیں جتنے کی آپ خود حفاظت کر سکیں ورنہ بہت بڑا حوصلہ چاہئے۔ ماحول سے باہر زندگی گزارنا مشکل ہے۔ انسان کو اپنے ماحول کے اندر مطمئن رہنا چاہئے اس طرح زندگی آسان ہوتی ہے۔

☆☆☆

ہم خود کی نظر سے دوسرے کو دیکھتے ہیں دوسرے کی نظر سے خود کو نہیں دیکھتے ہیں اس لئے ہمیں ہماری کوتاہیاں ...... نافرمانیاں ...... نادانیاں' بے حسیاں نظر نہیں آتیں۔

انسان کی ضروریات بہت کم ہیں مگران ضروریات کا دائرہ بہت وسیع ہے ساری زندگی اس دائرہ کا چکر لگاتا رہے تو 10% سے زیادہ دائرہ کا چکر پورا نہیں کر سکتا اور وہ شخص اس دائرہ کو چھوٹا کر سکتا ہے جو خوف اور خواہش کو شکست دے دے ...... وہ صرف غنی انسان ہو سکتا ہے۔

☆☆☆

انسان جب درندگی پر اتر آتا ہے تو ہزاروں درندوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اپنے ہم جنس کا کوئی خون نہیں پیتا ...... گوشت نہیں کھاتا ...... شیر' شیر کا گوشت نہیں کھاتا ...... سانپ سانپ کو نہیں کاٹتا

Marfat.com

شاید ان کی عقل سلیم اس امر کی اجازت نہیں دیتی ...... انسان کو عقل سلیم دی ہے ...... قلب صادق عطا کیا ہے ...... زبان صادق دی ہے پھر جھوٹ بولتا ہے ...... حرام کھاتا ہے ...... ماں بہن کو گالی دیتا ہے جس نے اسے جنم دیا ہے ...... جو اس کی آبرو ہے اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اپنی ذات سے سب سے زیادہ ظلم کرتا ہے ...... درندے اپنی جبلت سے انحراف نہیں کرتے مگر انسان ......؟

☆☆☆

حریص شخص بھرے پیٹ کی موجودگی میں ہمیشہ بھوکا رہتا ہے اس کی لغت خواہشات میں قناعت نہیں ہوتی ...... اس میں صبر نہیں ہوتا جبکہ صبر کی آخری حد کا نام اطمینان ہے اور اطمینان کی حد یقین ہے انسان کو صرف یہ یقین ہو جائے کہ اس کا کچھ نہیں سوائے کفن کے تو اطمینان ہوگا ...... حریص یہ نہیں جانتا۔

☆☆☆

انسان کو زندگی میں اس امر پر نہیں جانا چاہئے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس کے جنازے میں کوئی شامل نہیں ہوگا یہ اس کے رویوں اور لہجوں کا ردعمل ہے ...... خدا تو بہ قبول کرنے والا ہے ......

☆☆☆

لوگ خود اپنی خوشیوں کے دشمن ہیں مثبت سوچ کی موجودگی میں منفی سوچتے ہیں سب کچھ ہوتے ہوئے شکر کا لفظ ادا کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ مادی نظر سے روح نظر نہیں آتی روح کی پہچان نہ ہو تو اصلاح ناممکن ہے۔ انسان کو اختلاف رائے ضرور ہونا چاہئے رائے بہادر نہیں بننا چاہئے۔ انسان کو وہاں تک نہیں جانا چاہئے جہاں وہ اکیلا رہ جائے۔ انسان کے اندر تمام بیماریاں اس کی سوچ کا نتیجہ ہیں ...... انسان کو اپنے قدم کی سمت درست رکھنی چاہئے منزل قریب آتی جائے گی۔

☆☆☆

مقصد حیات معلوم ہو تو زندگی کا سفر آسان ہوتا ہے ...... مشکل زندگی ان کی ہے جو مقصد حیات سے محروم ہیں۔ ہر لمحہ زندگی کا ایک نیا منظر نامہ ہے ہمیں اس سے مثبت نتائج تلاش کرنے چاہئیں ...... ہم کیڑے نکالنے چھوڑ دیں سب کیڑے اس میں خود بخود مر جائیں گے۔ ہمیں خود اپنی خوشیوں کو قتل نہیں کرنا چاہئے خوشیاں تو سب کی سانجھی ہوتی ہیں ...... فرشتے تو اعمال نامہ سب کا لکھتے ہیں ہمیں

اپنے روزنامچہ میں بدی اور برائی خود تحریر نہیں کرنی چاہئے۔ خدا ہماری خوشیوں میں حصہ دار ہے دکھ ہمارے اپنے پیدا کردہ ہیں وہ اپنی مخلوق کو دکھی نہیں دیکھنا چاہتا......!

آؤ! خوشیاں تقسیم کریں......خوشیوں کی خیرات حاصل کریں......خوشی خوشی مریں اور خوشی خوشی یوم حشر اٹھائے جائیں......آمین

☆☆☆

جب کوئی محاورہ جنم لیتا ہے تو اس کے پیچھے تاریخ کا کوئی روشن باب ہوتا ہے ''وقت دولت ہے''۔ یہ کسی کاروباری شخصیت نے ثابت کیا ہے۔ محاروہ کی پشت پر کوئی اصول وضع ہوتا ہے۔ محاورے وہ انسان بناتے ہیں جو خدا کی عطا کردہ صلاحیت سے انصاف کرتے ہیں......کوئی ادیب بھی ہوسکتا ہے جس کی روح زمانوں کی سیر کرتی ہے۔

☆☆☆

خوشی ایک جذبہ ہے جو دولت سے خریدا نہیں جاسکتا ہے......ایک کیفیت ہے جو دیانت سے دریافت ہوتی ہے......ایک لمحہ ہے جو زندگی کو سمیٹ لیتا ہے......سانس کا ایک حصہ ہے جس سے زندگی کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ حقیقی خوشی فطرت کی غماز ہوتی ہے۔ خوشی وہ ہوتی ہے جب آپ کسی کا دعاؤں والا دل جیت لیتے ہیں جب کسی انسان کی روح کو معصومیت بخش دیتے ہیں...... جب کسی معصوم یتیم بچے کے لبوں کا بوسہ لیتے ہیں اور آپ کی آنکھ سے آنسو ٹپک کر آپ کی خوشی کی گواہی دیتا ہے......آپ کو خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے جب آپ کے اندر معصومیت کروٹ لیتی ہے۔ قدرت جس سے زندگی کے سارے انعامات واپس لے لیتی ہے اسے خوشی نہیں دیتی اور ساری انعامات کا مجموعہ ''خوشی'' ہے۔ خوشی کے احساس کو جس نے پالیا دراصل وہی خوش نصیب ہے یا وہ ہے جو نصیب پر خوش ہے......!

☆☆☆

جو کسی دوسرے کو اپنی مرضی کا مالک بنا دیتے ہیں دوسرے کو چاہئے کہ وہ اس کی مرضی کا اتنا خیال ضرور رکھے کہ اسے ٹوٹنے سے بچائیں۔ جو کسی کی رضا خرید لیتا ہے تو پھر اس رضا کا استعمال کرنے کا

Marfat.com

حوصلہ بھی رکھتا ہے۔ جب کوئی کہے جیسے مرضی ہے کرلو تو پھر وہ کرو اور اتنا کرو کہ دوسرے کا دل اور دماغ اکٹھے نہ جلیں ...... اس کی محنت پر پانی نہ پھیر دو...... اس کے ضمیر اور نفس کو زخمی مت کرو...... اس کے احساس اور شعور کو مجروح مت کرو۔ جو آپ کی مرضی مانتا ہے ایک دفعہ اسے موقع ضرور دو آپ اس کی مرضی کے مطابق چلیں ۔ نہ جانے وہ کیسے لوگ ہیں جو ساری زندگی اپنی مرضی کرتے ہیں اور پھر بلاوجہ اور بے وقت ناراض ہو کر یہ چاہتے ہیں ایسے شخص کے پاؤں سے زمین سرکا لیں اور اسے زمین میں زندہ دفن کر دیں...... ہائے میرے اللہ! عدل صرف تیرا حصہ ہے۔

☆☆☆

ان روحوں پر بھاری بوجھ ہے جو اپنے نفس کو تو آوارگی پر چھوڑ دیں اور دوسرے کی عزت نفس کو پامال کر دیں اپنے فیصلے بھی خود کریں اور دوسروں کی زندگیوں کا فیصلہ بھی خود کریں۔ اپنی روح کو آلودہ رکھیں اور دوسروں کی روحوں کو پاکیزہ دیکھنا چاہئیں...... دیکھ نہ سکیں......!

☆☆☆

جو اولاد سے محبت نہیں کرتا وہ اس سے بدتر ہے جو بے اولاد ہے۔ بے اولاد خدا کی مرضی ہے محبت انسان کی اپنی مرضی' حیوان سے بدتر ہے پرندوں سے بدترین جو اپنی نوع کو زندہ رکھنے کے لئے ان سے محبت کرتے ہیں' ان کی غذا کا بندوبست کرتے ہیں موسمی حالات انہیں اس فرض سے غافل نہیں ہونے دیتے۔ وہ اس کتیا سے بدتر ہے جو کوڑا کرکٹ کے ڈھیر سے رزق حاصل کرتی ہے اور اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے وقت پر ان کے پاس پہنچ جاتی ہے یہ اولاد سے محبت ہے۔

☆☆☆

اندھا وہ نہیں جو دوسرے کو نہ دیکھ سکے اندھا وہ ہے جو خود کو نہ دیکھ سکے۔ دوسروں کے عیب سب کو نظر آتے ہیں انسان وہ ہے جو اپنے عیب اپنی آنکھ سے دیکھے اور اپنے نفس سے پوچھے۔ جن کے اندر تاریکی ہے وہ اندھے ہیں جو خود سے ظلم کرتے ہیں وہ اندھے ہیں...... جو زندگی محسوس نہیں کرتے جو بے شعور ہیں جو احساس سے محروم ہیں وہ اندھے ہیں۔

☆☆☆

جب تک انسان خوف سے آزاد نہیں ہوتا آزادی کا مفہوم نہیں سمجھ سکتا۔ آزاد ملک میں رہنے کا نام آزادی نہیں...... ذہن میں خوف ایک غلامی ہے۔ آزاد انسان وہ ہے جس کو آزادی سے انصاف ملے، روزگار ملے، مواقع میسر ہوں وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکے۔ حق اور سچ بات سرعام کہنے کی آزادی ہو۔ انسان کو انسان ہونے پر فخر ہو۔ آزادی کے لئے دی گئی قربانیاں انسان کو یاد رہیں۔ آزادی کی قیمت کا اندازہ ہو۔ جس انسان کے اندر سے خوف ہی نہ نکلے وہ کبھی آزاد نہیں ہوتا اور آزادی والے مفہوم سے قطعاً آگاہ نہیں ہوتا۔ آزادی خدائی نعمت ہے یہ پیدا ہونے والے کا بنیادی حق ہے۔

☆☆☆

کسی کی خوشی میں شامل ہو جاؤ تا کہ وہ آپ کو یاد رکھے مگر جو آپ کو غم زدہ کرنے کے لئے خوشی مناتا ہے اس سے دور ہو جاؤ یہی آپ کی خوشی کے لئے کافی ہے۔

☆☆☆

دوسرے کی حوصلہ افزائی کرو تا کہ آپ میں مزید حوصلہ والا جذبہ بیدار ہو یہ بھی کامیابی کا ایک رخ ہے......!

☆☆☆

جو دانستہ اپنے توہین آمیز رویے سے کسی کو ناراض کرتے ہیں وہ جھوٹا راضی نامہ کر کے خود کو فریب دیتے ہیں اور دوسرے کی شرافت کے ساتھ مذاق بازی کرتے ہیں حالانکہ ان کے دل پہلے کی طرح سیاہ رہتے ہیں ایسے لوگوں پر اعتبار کرنے والا احمق ہوتا ہے۔

☆☆☆

متعصب رویے ایک دوسرے سے دور کر دیتے ہیں۔ خلوص سچا ہو تو انسان شک میں مبتلا نہیں ہوتا۔ یقین انسان کی آنکھ اور چہرے سے ظاہر ہوتا ہے۔ متعصب رویے خامیاں تلاش کرتے ہیں ...... خلوص خوبیاں......!!

جو دوسرے کو خوش دیکھ کر خوشی حاصل نہیں کرتا وہ متعصب ہے آپ کی خوشی کا سایہ تو ہمسایہ کے

Marfat.com

گھر پر بھی ہونا چاہئے۔

☆☆☆

کسی کا گھر تباہ کرو گے تو وہ آپ کا گھر آباد نہیں دیکھ سکے گا۔ اپنے گھر کے بارے میں زیادہ فکر مند رہو اور اس پر پوری توجہ دو جتنا دوسروں کے گھروں کو برباد کرنے پر دیتے ہو۔ خدا ایسے گھروں کو کبھی برباد نہیں کرتا جہاں دیانتدار لوگ قیام کرتے ہیں۔

☆☆☆

جب اقتدار کی اعلیٰ کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کی ناجائز اور حرام خواہشات اولیں ہو جائیں تو وہ تو رسوا ہوتا ہی ہے پوری قوم کی رسوائی کا سبب وہ شخص بنتا ہے ایسے شخص کے اندر انسانیت والا مادہ نہیں ہوتا۔ اس کو اپنی بری خواہشات کا اندازہ نہیں ہوتا اس کے اثرات کیا ہوں گے ایسے لوگوں کا حسب و نسب مشکوک ہوتا ہے۔

☆☆☆

جب انسان کی انسان سے محبت ختم ہو جائے تو کسی کو انسان ہونے پر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ یہ درد صرف انسانیت میں پوشیدہ ہے۔ جو انسانیت کی خدمت کرتا ہے' انسانیت کو اولیت دیتا ہے اس کا دراصل مذہب انسانیت ہے۔

☆☆☆

جس کو اپنی موت کا یقین آ جائے وہ اپنی کھلی آنکھ سے اپنے رب کا دیدار کر سکتا ہے۔ وہ موت ہی آنکھ کھول سکتی ہے جو کسی اطمینان بخش کام کے بعد کھلتی ہے ایسی حالت میں انسان کی شخصیت پُرنور ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

جس معاشرہ میں ظالم قانون کا مذاق اڑائے وہ معاشرہ زیادہ دیر قائم نہیں رہتا۔ لوگوں کے ساتھ تو ناانصافی ہو سکتی ہے انصاف کے ساتھ ناانصافی کی بہت قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے منصف کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی سزا قوم کو ملتی ہے جس میں مظلوم اور معصوم بھی ہوتے ہیں۔ جب کرسی پر بیٹھا ہوا شخص جھک جائے تو سمجھ لو کرسی جھک گئی ہے۔ جس کی اجازت قانون نہیں دیتا وہ

Marfat.com

ہرگز نہیں کرنا چاہئے اور جس کی اجازت قانون فطرت نہیں دیتا اسے قطعاً نہیں کرنا چاہئے۔ قانون کی اپنی آنکھ ہوتی ہے جس سے وہ سب کو برابر دیکھتا ہے جیسے خدا دیکھتا ہے۔ جب سارے معاشرہ میں انصاف ہوگا تو اس میں بسنے والے انسانوں کی موت اور زندگی میں ایک جیسا لطف ہوگا۔ خدا کے نزدیک انسانوں کے درمیان انصاف سب سے اہم ہے اور اس کے نزدیک عدل ہوگا۔

☆☆☆

جو دو وقت کا کھانا ایک وقت میں کھاتے ہیں وہ دو وقت کا باتھ روم ایک وقت میں جاتے ہیں ان کی طبیعت اور مزاج دونوں خراب رہتے ہیں۔ باقاعدگی میں صحت کا راز ہوتا ہے جو زندگی میں بے قاعدہ ہیں ان کے مزاج عارضی ہیں وہ بھرے پیٹ کے باوجود بھوکی آنکھ رکھتے ہیں...... بھوکی آنکھ معدے پر اثر انداز ہوتی ہے...... دماغ میں خرابی پیدا کرتی ہے...... نفس کو پریشان رکھتی ہے ضمیر کو بے آرام کرتی ہے۔ کم کھاؤ نفیس کھاؤ۔ کم سوؤ مگر نیند مزہ کی لو۔ کم گفتگو ہو مگر اچھی ضرور ہو۔ کم سنو مگر اس میں غیبت نہ ہو زندگی ایسے بسر کرو جیسے انسان نا کہ حیوان بس یہی فرق کھانے' بیٹھنے اور پہننے میں ہے۔

☆☆☆

جو دوسروں کو غلط راستے سے ہٹا کر خود غلط راستے پر چلنا شروع کر دیں ان سے بھلائی کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔

☆☆☆

لوگ جیسے باہر سے خوبصورت نظر آتے ہیں اگر اندر سے بھی اتنے ہی خوبصورت ہوں تو انسان کبھی دھوکا نہ کھائے۔

☆☆☆

انسان کا یقین توحید کا اصل اقرار ہے جو اپنا مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرتا ہے خدا اسے انصاف ضرور مہیا کرتا ہے...... جو خدا کی ناانصافی کا شکوہ کرتے ہیں وہ خدائی انصاف سے آگاہ نہیں ہوتے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو چیز خدا عنایت کرتا ہے اس پر فخر مت کرو اس پر شکر بجا لاؤ وہ نعمت ہے اور جو تم خود اپنی محنت اور صلاحیت و ہمت سے حاصل کرتے ہو اس کو رحمت خداوندی سے تعبیر کرو...... سایہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے...... دولت اور اقتدار سایہ ہے۔

☆☆☆

''تبسم'' جو خوشی ہونٹوں سے ظاہر ہو اس میں سنجیدگی ہو...... ''مسکراہٹ'' جو سارے چہرے سے عیاں ہو اس میں اظہار ہو...... ''ہنسنا'' منہ کھلا ہو دانت نظر آئیں اس میں مقصدیت کی تھوڑی سی جھلک ہو اور خوشامد کا شائبہ زیادہ...... ''قہقہہ'' لگانا پورا منہ کھول کر بیہودگی سے مذاق ہوتا ہے جب کسی بیہودہ بات پر بڑے زور سے بڑا سا منہ کھولا جائے...... بتاؤ کون سی خوشی ہے جو انسان کو پسند ہے اور کون سی ایسی ہے جسے خدا پسند کرتا ہے......؟ دراصل ہمارے دماغ میں جذبات اور احساسات کی چند لہروں کا مدوجزر ہے جو ہمارے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان سے آپ اپنی شخصیت کے سمندر میں نکھار پیدا کر سکتے ہیں...... ناکامی اور کامیابی میں ان کا بڑا کردار ہے مسکرا کر ناکامی قبول کر لیں یا کامیاب ہو کر مسکرا لیں دونوں میں کوئی فرق نہیں...... انسان کے اندر صبر اور حوصلہ کی غماز ہیں یہ تاثرات......!

☆☆☆

جو کسی کے دل اور دماغ میں زندہ نہیں اس سے کوئی محبت نہیں کرتا...... زندگی ایسے بسر کرو کوئی تو آپ کے لئے زندگی سے لطف اندوز ہو...... کوئی تو آپ کی وجہ سے زندہ رہنے کی خواہش زندہ رکھے...... کوئی تو آپ کا انتظار کرے۔

☆☆☆

جو عبادت آپ کے جسم، ذہن اور روح کو تندرست نہیں رکھ سکتی وہ عبادت نما ایک مشقت ہے۔ جسم کی عبادت ورزش، ذہن کی عبادت مطالعہ اور روح کی عبادت خدمت خلق...... خدا کو ہمارے ماتھے پر رگڑ کا نشان مطلوب نہیں وہ تو ہماری نیت اور ہمارے ان ناخداؤں کو جانتا ہے جو ہماری عبادت میں مخل ہوتے ہیں...... عبادت ایسے کرو خدا تمہاری عبادت گزاری کی تصدیق کرے...... وہ اطمینان روح و قلب ہے۔ عبادت کے بعد گناہ کرنے والا خدا کا باغی ہوتا ہے۔ جس عبادت میں عاجزی نہیں

Marfat.com

اس میں سرور کب ہوتا ہے......اس میں سوز نہیں ہوتا......؟ عبادت راحت جان ہے ۔

☆☆☆

جو سچ نہیں بولتے دراصل انہوں نے سچا کلمہ سچے دل سے نہیں پڑھا جو جھوٹ بولتا ہے اس کی زبان میں تاثیر نہیں ہوتی ۔ گفتگو کی لذت سچائی میں ہے ۔ سچ انسان کا نجات دہندہ ہے ۔ جھوٹی دعا سے انسان بخشش طلب کرتا ہے حالانکہ یہ سچائی میں ہے ۔

☆☆☆

موت کے ساتھ مراسم استوار رکھو اس میں حقیقی راحت ہے انسان کو بوقت نزع افسوس نہیں ہوتا ......موت سے دوستی انسان کو اطمینان بخشتی ہے ۔

☆☆☆

جو اپنے مقدمات کا فیصلہ اپنی مرضی کی عدالت سے کرواتے ہیں ان میں اکثر فیصلے انسان کے خلاف ہوتے ہیں اور جو مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش کرتے ہیں ان میں کل مقدمات کا فیصلہ انسان کے حق میں ہوتا ہے اس بات کی سمجھ اس وقت آتی ہے جب انسان ہر نظر میں ہر نظارہ میں ہر لمحہ خدا کا کرم دیکھتا ہے ۔ انسان کی تمام پریشانیوں کی ترجمانی اس کی ذات کرتی ہے انسان صرف اپنی پریشانی دیکھتا ہے اگر اسے دوسروں کی پریشانیاں نظر آ جائیں تو وہ اپنی بھول جائے ۔ اس بے نیاز کے سامنے جھک جاؤ جو کسی کو محتاج دیکھنا نہیں چاہتا ۔

☆☆☆

ہجرت کرنے والے کا رزق کشادہ ہوتا ہے ۔ وہ محنت پر یقین رکھتا ہے ۔ ہجرت انسان کے اندر ایک معاشی انقلاب ہے ۔ ہجرت ترقی کی اولین منزل ہے ۔ ہجرت مضبوط ارادوں کی ترجمان ہے ۔

☆☆☆

جس کے اندر نہ طاقت ہو نہ توانائی نہ ضمیر اسے ذمہ داری کا بھاری بوجھ نہیں اٹھانا چاہئے اسے کسی ذمہ دار کرسی کی تمنا نہیں کرنی چاہئے ۔ جو اپنے بنائے ہوئے قانون کی پابندی نہیں کرتا جو اصولوں کو پامال کرنا اپنا حق سمجھتا ہے اسے اصول کی بات زیب نہیں دیتی ۔

☆☆☆

سچے علم کا جب نور پھیلے گا تو تمام فرسودہ اور بوسیدہ رسومات' جعلی اور مکروہ روایات خود بخود ختم ہو جائیں گی ابھی لوگ علم نہیں جہالت کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سچا علم انسان کا باطن روشن کر دیتا ہے تعلیم نہیں' تعلیم باہر سے اندر داخل ہوتی ہے علم باطن سے ظاہر ہوتا ہے۔ علم نور ہے جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتا ہے جو جہالت کو دور نہ کر سکے وہ لاعلم ہے۔

☆☆☆

جو والدین اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور بچے والدین سے پیار نہیں کرتے وہ اولاد بے نصیب ہے۔ والدین بچوں کے رویوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اولاد کو اس وقت معلوم ہوگا جب والدین بنیں گے اور اگر والدین بن کر بھی اس مقدس جذبہ کی سمجھ نہ آئے تو اس سے بڑھ کر کوئی اور بد نصیبی نہیں۔

☆☆☆

بغض پرست رویے انسان کو نفرت پر ابھارتے ہیں جیسے جیسے انسان انسانیت سے دور ہوتا جائے گا ذلالت کی طرف اس کا سفر شروع ہوتا جائے گا...... یہی وہ بنیاد ہے جہاں سے پریشانی کا سفر شروع ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس گھر میں ایک بھی ہم مزاج نہ ہو وہ آپ کا اپنا گھر نہیں ہوتا ایسے گھر زیادہ دیر گھر نہیں رہتے۔

☆☆☆

جو زندگی میں اپنی غلطی کا ایک دفعہ بھی اعتراف نہیں کرتا اس کی کسی بات پر اعتبار مت کرو اس کے دماغ میں خودسوزی کا بخار ہوتا ہے ایسے لوگ ذہنی طور پر تندرست نہیں ہوتے۔

☆☆☆

جو اپنی ذات پر اعتبار نہیں رکھتا آپ اس پر اعتبار مت کریں۔

☆☆☆

جو آپ کے یقین اور اعتماد سے دھوکا دہی کا مرتکب ہوتا ہے اسے کبھی معاف مت کریں خواہ وہ

Marfat.com

کیسی ہی قسم کا آپ کے ساتھ دوبارہ وعدہ کرلے ان میں زندگی ہوتی ہے مگر زندہ نہیں ہوتے۔

☆☆☆

کمینہ کبھی اچھا دوست نہیں ہوتا وہ کسی نا کسی سطح پر اور زندگی کے کسی نا کسی موڑ پر آپ کو ذہنی اور مالی نقصان ضرور پہنچائے گا۔

☆☆☆

آپ جس سے جتنا زیادہ پیار کریں گے آپ اس سے اتنا زیادہ دکھ اٹھائیں گے یہی دُکھ ہے جو اولاد والدین کو دیتی ہے۔

☆☆☆

جو اپنی ذات کا دشمن ہے وہ آپ کا کبھی دوست نہیں ہو سکتا......؟

☆☆☆

جھوٹا وعدہ کرنے والا جھوٹی عبادت کرتا ہے......!

☆☆☆

جو بلاوجہ کسی سے نفرت کرتے ہیں دراصل وہ اپنی ذات سے ناانصافی کے مرتکب ہوتے ہیں ......نفرت فعل نہیں رویہ ہے نفرت آپ کرتے ہیں دور دوسرا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

صحت ہو تو صحت کی دعا کرو اور صحت نہ ہو تو صحت کے لئے دعا کرو۔ صحت تمام نعمتوں کی بادشاہی ہے۔ صحت ہے تو جہان ہے......ذہنی صحت ہے تو انسان ہے۔

☆☆☆

جن گھروں میں بدنصیبی داخل ہو جائے وہ آباد نہیں رہتے۔ بدنصیبی بدمزاجی کی پیداوار ہے۔ بدمزاج لوگ اپنی ذات اور اپنی بات کی بنیاد پر گھر تباہ کر دیتے ہیں۔ بدمزاج لوگ اپنی اولاد اور والدین کے بیک وقت دشمن ہیں ایسے لوگوں سے حیوان بہتر ہیں جن کے مزاج کبھی نہیں بدلتے۔

☆☆☆

Marfat.com

وہ بے نصیب لوگ ہیں جو رزق اور صحت دینے والے کا اور کما کر کھلانے والے کا شکر ادا نہیں کرتے۔ جن کی زبان پر نوالہ ہوتا ہے اور آنکھ میں شرارے اور خیالوں میں مکار رویے خدا ایسے لوگوں کو سکون اور اطمینان سے محروم دکھتا ہے۔ ان کے ذہن بے چینی سے بھر پور ہوتے ہیں۔ ان کے سانس سانس میں عذاب ہوتا ہے...... آس آس میں اذیت یہ محسوس اس لئے نہیں کرتے کہ ان کے کردار حیوانوں سے بدتر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جو دیر سے سوتے ہیں اور دیر سے اٹھتے ہیں ان کی کسی بات پر اعتبار مت کرو یہ فطرت کے باغی لوگ ہوتے ہیں۔ جو زیادہ کھاتے ہیں اور زیادہ سوتے ہیں ان پر بالکل اعتماد مت کرو یہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

☆☆☆

شریف النفس انسان کے لئے یہی عذاب کافی ہے کہ اس کے خلوص نیت پر شک کیا جائے اور اپنے مکروہ رویوں سے اسے اذیت دی جائے۔ ہر بیمار اور بیزار رویہ اس کا قاتل ہوتا ہے۔ شریف النفس انسان اپنے ضمیر سے بغاوت نہیں کر سکتا اس لئے اس میں برداشت کا مادہ ہوتا ہے اکثر ایسا انسان اپنے خلاف خود فیصلہ دیتا ہے۔

☆☆☆

جو پھونک پھونک کر بولتے ہیں وہ بدتر ہیں ان کے مقابلہ میں جو پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں یہ صحت مند اور بیمار رویوں کا فرق ہے۔

☆☆☆

بیمار رویوں سے جو دوسروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں دراصل وہ ذہنی بیمار ہوتے ہیں ایسے لوگوں سے فاصلہ رکھو......!

☆☆☆

جو کسی کے سمجھانے سے سمجھتا ہے وہ زیادہ دیر اپنی سمجھ میں بات نہیں رکھتا۔ جو اپنی ذات کو سمجھ جاتا ہے اس کی فکر اعلیٰ راستوں کا تعین کر لیتی ہے خود میں تبدیلی محسوس کرتا ہے وہ مسلسل انسانیت کی

Marfat.com

راہ پر چلتا ہے اسے ''انقلاب'' کہتے ہیں۔

☆☆☆

وہ لوگ ناقابل برداشت ہیں جو کچھ کہتے نہیں مگران کے رویے سب کچھ کہتے ہیں ایسے لوگ خود کو عذاب میں مبتلا کر کے دوسروں کو اذیت دینے والی عادت سے باز نہیں آتے۔مکروہ رویے انسان کے بے حس نفس کے غماز ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جو اپنی اقدار کا احساس کھودے اس میں کوئی شرم باقی نہیں رہتی قدریں ہی انسان کا اثاثہ ہیں۔

☆☆☆

جو آپ کا قدر شناس نہیں آپ اسے فراموش کر دیں خواہ اولاد ہو رشتہ دار ہو تعلق دار ہو......!

☆☆☆

معصوم ہونٹوں میں راحت ہوتی ہے کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ان کے الفاظ میں مٹھاس ہوتی ہے گو ان کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔وہ ملاوٹ سے پاک ہوتے ہیں ان میں محبت کی خوشبو ہے۔ان میں سچے خلوص کی مہک ہوتی ہے۔ان ہونٹوں میں معصومیت ہوتی ہے کبھی ان کا لمس محسوس کرو۔

☆☆☆

جو اپنے نفس کو شکست دے سکتا ہے وہ کسی سے شکست کھا نہیں سکتا۔جس کی اپنے نفس سے دوستی ہے اسے کوئی فتح نہیں کر سکتا۔جو اپنے نفس کا حاکم ہے وہ کبھی رسوا نہیں ہوگا۔

☆☆☆

جس گھر میں ایک بھی شر پسند شخص موجود ہے وہاں سکون نہیں ہو سکتا۔شر پسند کے مزاج میں ایک چھوٹا شیطان ہوتا ہے جو اسے آرام کی زندگی سے محروم رکھتا ہے۔شر پسند وہ ہوتا ہے جو اپنا چین تباہ کر کے دوسرے کا اطمینان چھین لیتا ہے۔شر پسند شیطان کے شاگرد کو کہتے ہیں جس نفس میں شیطانی ہوا اس کی تمام باتیں مانتے جاؤ پھر بھی اس میں ٹھہراؤ نہ آئے۔

☆☆☆

Marfat.com

جو بُرائی پر کمر باندھ لیتے ہیں خدا ان کے لئے رسوائی کا راستہ کھول دیتا ہے بلکہ وہ خود رسوائی کے راستوں پر چل نکلتا ہے۔ جو بلاوجہ کسی کا نقصان کرتا ہے اس سے پہلے اس کا اپنا نقصان ہو جاتا ہے مگر برے لوگوں کو برے اعمال کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا۔

☆☆☆

طعنہ اور مذاق اچھی بات نہیں مگر دلیل انتہائی خوبصورت انداز ہے کیونکہ دلیل علم کا سایہ ہے...... یہ نورِ حقیقت ہے۔ جن کا دلیل پر ایمان نہیں دراصل وہ بے ایمان ہیں۔

☆☆☆

خود غرضی انسان کی اخلاقی موت ہے۔

☆☆☆

بغض پرستی ایک بیماری ہے۔

☆☆☆

مفاد پرستی ایک حرص ہے...... مطلب پرستی لالچ کا ایک نام ہے۔

☆☆☆

نفس پرستی ذلالت کا راستہ ہے۔

☆☆☆

ضمیر پرستی حقیقت کا ایک روپ ہے۔

☆☆☆

احساس زندگی کا جوہر ہے...... شعور زندگی کا اثاثہ ہے......!

☆☆☆

جو آپ کے پیار پر اعتبار نہیں کرتا وہ آپ کی خلوص نیت سے آگاہ نہیں ایسے کسی رشتہ دار پر اعتماد مت کرو۔ مطلب پرست کا پیار جھوٹا ہوتا ہے۔

☆☆☆

بزرگوں کا خیال رکھو تا کہ بزرگی میں آپ کا کوئی خیال رکھے۔ بزرگ ذہنوں میں بزرگی کا

Marfat.com

احترام ہوتا ہے۔ شیطان کی کوئی صورت نہیں ہوتی مگر ہر شیطانی ذہن میں کوئی شیطان ہوتا ہے۔

☆☆☆

بغض پرستی اور فرعونیت پرستی انسانی وقار کو مجروح کر دیتے ہیں اور ایسے لوگ خود پرستی میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے ذہنوں میں کوئی خمار ہوتا ہے۔

☆☆☆

خلش سے پاک دلوں کو "دیانتدار" کہتے ہیں جو بیدار اور زندہ ضمیر رکھتے ہیں...... جو خدا کی دی ہوئی نعمت عظیم "عقل" سے اپنے فیصلے خدا سے کرواتے ہیں۔ خلش زندہ دلوں کی پہچان ہے بلکہ زندہ دل خلش کو برداشت نہیں کرتے۔ خلش کو دور کرو مزہ کی نیند لو۔

☆☆☆

مکروہ جھوٹ وہ ہوتا ہے جو آدمی اپنی ذات کے ساتھ بولتا ہے۔ جھوٹ ایک انتہائی ذلیل فعل ہے مگر لوگ اپنے اطمینان کے لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ جھوٹ انتہائی بُرائی ہے مگر جھوٹا وعدہ کرنے والا اس سے بھی بُرا ہے۔

☆☆☆

جو لوگ دیر کو اپنی عادت کا حصہ بنا لیتے ہیں دراصل وہ کامیابی میں بہت دیر کر دیتے ہیں۔ دیر سے آنے والے کے کسی عہد پر اعتبار مت کرو ایک دیر سے آتا ہے دوسرا جھوٹ بولتا ہے ایسے لوگ کبھی اچھے دوست نہیں ہو سکتے یہ ناکام لوگوں کی نشانی ہے یہ بے دل لوگوں کی کارستانی ہے یہ قوت فیصلہ کی کمزوری ہے۔

☆☆☆

جو لوگ اپنے جیسے لوگوں سے چھپا کر گناہ کرتے ہیں اور خدا کی موجودگی میں کرتے ہیں وہ خدا کا سچا کلمہ جھوٹی زبان سے پڑھتے ہیں وہ کتاب اللہ کا مطالعہ سچی نیت سے نہیں کرتے ورنہ وہ اچھے اور سچے انسان بن جائیں ایسے لوگوں کے ناپاک رویوں کی وجہ سے معاشرہ میں تباہی اور بربادی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جب بھی آپ کسی کو نفرت کے پیمانہ سے ماپیں گے تو وہ کبھی بھی معیار پر پورا نہیں اترے گا۔ کسی کے بارے میں رائے قائم کرنے سے پہلے اس سے مراسم قائم کرنا ضروری ہیں۔ انسان جو نظر آتا ہے دراصل وہ ہوتا نہیں اور جو ہوتا ہے وہ نظر نہیں آتا...... دنیا اسی کا نام ہے۔

☆☆☆

بہترین زندگی وہ ہے جس کی نوجوانی میں سمجھ آجائے جوانی اس کے مطابق گزاری جائے اور بڑھاپا سے لطف اندوز ہوا جائے۔ زندگی ایک عظیم نعمت خداوندی ہے اور انسان کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کرے۔ جو اپنی زندگی کے ساتھ ظلم کرتے ہیں خدا ان پر رحم نہیں کرتا بے شک وہ رحمان ہے...... اس کے نزدیک عدل ہے۔

☆☆☆

معصوم بچوں کی باتوں میں روحانی زندگی ہوتی ہے بات پوری نہیں ہوتی مگر مفہوم پورا ہوتا ہے اس لئے کہ معصوم زبان جھوٹ نہیں بولتی۔ معصوم بچے گھر کی بہار ہوتے ہیں۔ معصوم ذہن عبادت گزار ہوتے ہیں۔ معصوم فکر بصیرت نواز ہوتی ہے۔

☆☆☆

جو وسائل میں رہ کر زندگی بسر نہیں کرتے وہ اکثر محتاج رہتے ہیں۔

☆☆☆

موسمی پرندوں کا کوئی دیس نہیں ہوتا کبھی سرد پانیوں سے گرم پانیوں کی طرف اور کبھی گرم پانیوں سے سرد پانیوں کی طرف جو موافق آب و ہوا لگے مگر میرے ملک کے سیاست دانوں سے ان کا کردار بہتر ہے شام کو اپنے گھونسلوں میں لوٹ آتے ہیں یہی جبلت کی ایمان پرستی ہے...... ٹہنیوں کی تکون میں چند تنکے ان کا ایمان ہے۔

☆☆☆

ایک دوسرے سے میل ملاقات اچھی بات ہے مگر جہاں مزاج میل نہ کھاتے ہوں وہاں نہ ملنا اچھی بات ہے اس طرح انسان بہت سی ذہنی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ذہنی بیماری کا کوئی علاج

نہیں جن کو لگی ہوتی ہے انہیں معلوم نہیں ہوتا لہذا بدمزاج لوگ سے نہ ملنا اچھا ہوتا ہے۔

☆☆☆

خالق نے انسان کو جتنی صلاحیت دی ہے اس سے کم فائدہ اٹھاتا ہے اور دیگر مخلوق کو جتنی صلاحیت دی ہے وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہے کیونکہ وہ ودیعت سے انحراف نہیں کرتیں...... جن کا ہوا میں رزق ہے وہ وہیں سے حاصل کرتی ہیں اور جن کا زمین میں ہے وہ زمین سے اور جن کا پانی میں ہے وہ پانی سے مگر انسان ایسا نہیں کرتا جبکہ جائز اور ناجائز میں خدا نے فرق کا حکم دیا ہے...... حرام اور حلال میں تمیز کی ہدایات ہیں۔ انسان اپنی مرضی کرتا ہے اس لئے خالق سے غفلت کا مرتکب ہوتا ہے دیگر مخلوق اپنے انداز میں خدا کی حمد بجالاتی ہے اور خالق سے رابطہ میں رہتی ہے۔

☆☆☆

جو احساس کھودیں ان کا احساس مت کرو خواہ تمہاری اولاد ہو گو یہ فطرت کے خلاف ہے کبھی کبھی فطرت کے خلاف بھی حقیقت ہوتی ہے حالانکہ حقیقت ہی فطرت ہے۔

☆☆☆

وہی لوگ انسان بنیں گے جو نوجوانی اور جوانی میں اخلاقی قدروں کی پاس داری کریں گے۔ اخلاقی قدریں قوموں کا سرمایہ ہیں۔ انسان کی زندگی میں نکھار پیدا کرتی ہیں مزاج کو لطیف بناتی ہیں بلکہ اعتدال پسند بناتی ہیں۔ قدریں زمانے کی قید سے آزاد ہوتی ہیں ان کی اپنی قیمت ہوتی ہے۔ جو ان کا خیال رکھتا ہے وہی روشن خیال ہے۔ روشن خیالی بے حیائی نہیں یہ تو وسعت خیال ہے خیال ہی قدروں کا خیال رکھتے ہیں۔ بے خیال وہ لوگ ہیں جو اغراض کے ساتھ بندھے ہوئے ہوتے ہیں اور صرف خود کو ہی درست تسلیم کرتے ہیں ایسے لوگ بچپنا نوجوانی' جوانی اور بڑھاپے کے ادوار میں فرق محسوس نہیں کرتے۔

☆☆☆

جو خود کو کھودے گا وہی خود کو پا سکے گا۔ جو خود کو خریدے گا وہی خود کو فروخت کر سکے گا۔ جو خود کو کھوتا نہیں معرفت الٰہی اس کے نصیب میں نہیں جس انسان نے اپنے آپ کو پالیا وہ فکر' بصیرت اور

Marfat.com

ادراک کی بلندیوں کے سفر پر روانہ ہو گیا اس کے سامنے سے پردے الٹ دیئے جاتے ہیں' اس کے اندر حقیقت کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں ہر لحہ نئی اور خوب سیرت زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے' موت سے ہمکلام ہوتا ہے۔

☆☆☆

محاسبہ صرف اعتراف کا طلب گار نہیں ہوتا سچا محاسبہ انسان کو عمل کے لئے مستعد کرتا ہے محاسبے کے ساتھ اگر عمل نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اپنی کوتاہیوں کا دل سے اعتراف نہیں کیا جو محاسبہ انسان کی اصلاح نہ کر سکے وہ خود فریبی ہے۔

☆☆☆

آزادی اس روٹی سے بھی عزیز ہے جو بھوک مٹاتی ہے۔ عزت نفس اس آزادی سے عزیز ہے جو انسان کو جینے کا شعور و احساس دلاتی ہے۔ جو قوم آزاد ہونے کے باوجود آزادی محسوس نہ کرے اور عزت نفس کو خود اپنے ہی ہاتھوں فروخت کر دے اسے باقی رہنے کا کوئی حق نہیں۔ جو قومیں آزادی کی قیمت بھول جاتی ہیں وہ رسوا ہو جاتی ہیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆

خوف انسان کے نظام فکر اور ہاضمہ کو درہم برہم کر دیتا ہے اور خوف خدا اسے نارمل رکھتا ہے...... خوف بد دیانتی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور خوف خدا دیانتداری کی وجہ سے۔

☆☆☆

بے غیرت اور جھوٹے لوگوں کے پاس سب سے زیادہ جواز ہوتے ہیں وہ اپنی بے حیائی اور بے راہ روی کے حق میں بے شمار دلائل رکھتے ہیں ایسے لوگ گھروں کو تو تباہ کرتے ہی ہیں قوموں کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوست نما ملک دشمن ہیں ان کی وجہ سے معاشرہ میں بے چینی ہے۔

☆☆☆

جو شخص ساری زندگی دانستہ خدا کو ناراض کرتا رہا ہو اور اس کے حکم کی دانستہ خلاف ورزی کرتا رہا ہو اس کی تعریف مت کرو اس طرح خدا ناراض ہو جاتا ہے۔ خدا وہ ہے جو سب جانتا ہے اور خدا کا بندہ

Marfat.com

وہ ہے جو یہ جانتا ہے کہ خدا کو ناراض کرنا سب سے بڑا جرم ہے کیونکہ وہ بڑا مہربان ہے۔مہربان کی ہر بات مہربان ہوتی ہے لہٰذا اسے ناراض کر کے جو بھی کام کرو گے وہ بڑا نہیں ہوتا۔کردار بڑے پن کی گواہی نہ دے تو وہ گھٹیا ہے۔انسان کی زندگی پر سب سے بھاری قرض اس کے کردار کا ہے زندگی کے ہر موڑ اور ہر لمحہ پر یہ اثر انداز ہوتا ہے۔

☆☆☆

جس عقل میں صداقت کے چراغ جلتے ہیں وہی روشن عقل ہے۔روشن عقل میں کفر اور شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔روشن عقل ہی معاشرہ کی راہ نما ہے۔روشن عقل ہی ادب کی ابتداء ہے۔روشن عقل ہی انسان کی انتہائی تمنا ہے نہ جانے لوگ عقل کے ہوتے ہوئے تاریک راستوں کا انتخاب کیوں کرتے ہیں شاید ان کے اندر راہنمائی والا میٹر درست نہیں ہوتا۔عقل چراغ راہ ہے اور صداقت کے تیل سے منور ہے......ادب ترجمان عقل ہے۔

☆☆☆

جو عادات مزاج کا حصہ بن جائیں ان میں تبدیلی لانا ناممکن ہے ایسے لوگ اپنی زندگی تباہ کر لیتے ہیں مگر عادت بازی نہیں جاتی دراصل ایسے لوگ احساسات سے عاری ہو جاتے ہیں۔احساس انسان کے اندر تبدیلی لانے والا ایک جوہر ہے۔

☆☆☆

دولت اکثر جذبے سرد اور احساسات منجمد کر دیتی ہے وہ دولت جو ناجائز ذرائع سے حاصل ہو جو بغیر محنت کے آپ کی ہو جائے جس میں آپ کا نہ خون ہو نہ پسینہ۔

☆☆☆

نعروں سے کوئی قوم سرخرو نہیں ہوتی ......نعرے جذبے مانگتے ہیں ...... حسن تدبر اور اعلیٰ اوصاف چاہئے......اخلاص اور اخلاق درکار ہے......محبت کی قربانی دینی پڑتی ہے......نعروں سے قوم نہیں بنتی جب تک نعروں پر جان قربان نہ ہو۔اپنے اندر انسان کو ایک عظیم انسان تلاش کرنا پڑتا ہے۔جو قوم سب سے زیادہ نعروں پر انحصار کرتی ہے وہ ناکامی کے راستوں پر چلتی دکھائی دیتی ہے۔قوم وہی

Marfat.com

زندہ رہتی ہے جس میں قربانی کا جذبہ ہے۔ چور اور ڈاکو قوم بن بلائے مہمان کی طرح ہوتی ہے۔ پاکستان میں بسنے والے عوام میں قومیت ختم ہو رہی ہے اس وجہ سے دہشت گردی کا شکار ہے۔ اسلام پرستوں کا کردار منفی ہے۔ سیاست دانوں کی اقتدار پرستی ہے۔ دولت مندوں کی بے حسی ہے۔ وطن سے محبت ختم ہو رہی ہے۔ خود غرضی کا دور دورہ ہے۔ جھوٹ اور فریب کا کاروبار عروج پر ہے۔ دیانتداری کو شکست دینے کے لئے لوگوں نے اتحاد کر لیا ہے ایسے لوگ ناکام ہوں گے...... وطن اور قوم زندہ رہیں گے......!

☆☆☆

جن کے مزاج ہر وقت خراب رہتے ہیں ان کی زندگی میں ہر وقت عذاب رہتے ہیں وہ دنیا میں جہنم جیسے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں سکون ایسے لوگوں سے روٹھ جاتا ہے اور ماحول ہر وقت آلودہ اور افسردہ رہتا ہے۔ مزاج ہی رویوں کی بنیاد ہے اور رویے ہی اصل زندگی کی بنیاد ہیں وہ زندگی جو راحت بخش ہوتی ہے۔

☆☆☆

چراغ چھوٹا ہو یا بڑا اپنے حصے کا اپنے خاندان اور اپنے معاشرہ میں ضرور جلاؤ، روشنی کم دے یا زیادہ اس سے زندگی کا احساس ہوتا ہے...... زندگی کو احساس ضرور دلاؤ کہ یہ ہے زندگی......

جو ساری زندگی بجھے چراغوں میں گزار دیتے ہیں وہ زندگی کو روشنی میں دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتے یہ وہ نعمت ہے جس میں لطف بھرا ہوا ہے...... اللہ کا نام لے کر اسے کھول کر تو دیکھو اس کے ہر لمحہ میں ایک نیا لطف ہے...... اگر چراغ گل ہو گیا ہے تو اسے دوبارہ روشن کرنے کی ہمت ضرور کرو خدا ہمت کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

☆☆☆

کچھ آدمی اپنے گناہ صغیرہ کو گناہ کبیرہ میں خود بدل دیتے ہیں جب اس پر دوسرے لوگوں کو گواہ بناتے ہیں خود ان کے روبرو بیان کرتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ یہ رنجیدہ کر دینے والا فعل ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کچھ خوشیاں غموں سے بھاری ہوتی ہیں جو نیک دلوں کو رنجیدہ کر کے حاصل کی جائیں اور دوسروں کے غم کو اپنی خوشی سمجھا جائے دراصل یہ خوشی سے فریب زدگی ہے۔

☆☆☆

جس کی ذات سے تعلق نہ رہے اس کی بات سے تعلق مت رکھیں۔

☆☆☆

جو کسی کی تکلیف' دکھ اور مصیبت محسوس نہیں کرتا دراصل اس میں انسانیت کی کمی ہوتی ہے۔

☆☆☆

عورت مرد کی زندگی کا نکھار ہے جس مرد کی زندگی میں کوئی عورت نہیں وہ زندگی نہیں۔ عورت کی محبت کا نام زندگی ہے۔

☆☆☆

اللہ بھی ان سے راضی نہیں جو اللہ سے راضی نہیں نہ جانے وہ کون سے لوگ ہیں جو دانستہ اللہ کو ناراض کر کے راضی رہنا چاہتے ہیں اور راضی رکھتے ہیں......!

☆☆☆

جو فطرت سے محبت کرتے ہیں وہ منزل عشق پر فائز ہیں......!

☆☆☆

غیر ذمہ دار شخص کی شرافت فریب ہے۔

☆☆☆

محبت انسان کے اندر سوئی ہوئی صلاحیتوں کو بیدار کرتی ہے......کام سے محبت......زندگی سے محبت......اپنے اعلیٰ مقصد سے محبت۔

☆☆☆

دولت اگر انسانیت کے احترام کے لئے لازمی ہوتی تو کسی غریب آدمی میں انسانیت نہ ہوتی۔

☆☆☆

Marfat.com

زندگی کا اصل مزہ خدائی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے جو لوگ خدائی اصولوں کو پامال کر کے عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتے ہیں دراصل وہ جہنم والی زندگی ہے مگر لاشعور لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ غیر فطری زندگی میں لطف نہیں۔

☆☆☆

انسان کے اندر بھی دن اور رات ہیں جیسے اس کے باہر دن اور رات ہے مگر انسان باہر دن کی روشنی اپنی مرضی سے نہیں رکھ سکتا جبکہ انسان چاہے تو اپنے اندر روشن دن رکھ سکتا ہے وہ موت پر یقین محکم سے ہو سکتا ہے......اس روشن دن کا نام دیانتداری ہے۔

☆☆☆

جو عشق لا اللہ میں ہیں ان کے اندر فطرت کی تفسیر ہے......وہ محبت کائنات میں مبتلا ہیں۔

☆☆☆

لحد کا منظر آنکھوں میں سمالو......زندگی کو آسان بنالو......توکل اور تقویٰ کی دولت کو پالو......لحد یقین کی منزل ہے۔

☆☆☆

ماں کا سینہ......محبت کا خزینہ......

☆☆☆

ہر مفکر کی فکر میں ایک عورت ہوتی ہے خواہ اس کا روپ کوئی بھی ہو......انگلیوں کے پوروں میں عورت کے جذبات ہوتے ہیں وہی پور جن میں مقدس قلم ہوتا ہے اور جس قلم میں پاکیزگی ہے......وہی حقیقت تحریر کر سکتی ہے اس سے برہان کا نزول ہوتا ہے۔ ہر کوئی قلم کی معرفت سے آشنا نہیں ہو سکتا......قلم انصاف پرست کے ہاتھ میں ہوگا تو انصاف ہوگا......قلم میں سچ کی سیاہی ہوگی تو انصاف لکھے گا۔

☆☆☆

بچوں کے سینے میں ماں باپ کا دل نہیں دھڑکتا جبکہ ماں باپ کے سینے میں بچوں کا دل ہوتا ہے نہ جانے بچے ماں باپ کا خیال کیوں نہیں رکھتے جبکہ ماں باپ کے خیالوں میں ہر وقت بچے ہوتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

جو زندگی محسوس نہیں کرتا اس کے جینے اور مرنے میں کوئی فرق نہیں۔

☆☆☆

عظیم انسان کے اندر ایک عظیم شمع روشن ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کا اردگرد روشن ہوتا ہے ان کے نزدیک مقصد انسانیت کی فلاح اور احترام ہوتا ہے۔ عظیم انسان عظمت والے معاشرہ کے ضامن ہوتے ہیں۔

☆☆☆

خدا جس کے اوپر گہرا اور ٹھنڈا سایہ رکھتا ہے اسے قوت بصیرت عطا کرتا ہے اور جسے اپنی معرفت عطا کرتا ہے اسے منزل ادراک پر پہنچا دیتا ہے یہ وہ منزل ہے جہاں انسان موت کی انتہائی تمنا کرتا ہے یہ مقام معرفت کی آخری منزل ہے۔

☆☆☆

انسان کو صدق دل سے اس امر پر آمین کہہ دینی چاہئے جو اس کا خدا چاہتا ہے اس میں عظیم راحت ہوتی ہے۔

☆☆☆

زندگی موت کے سینے میں محو رقصاں ہے انسان غنودگی کے عالم میں ہے جب بیدار ہوگا ضروری نہیں زندگی رہے۔ اکثریت ان لوگوں کی ہے جن کی زندگی بھر آنکھ ہی نہیں کھلتی اور اسی حالت میں زندگی انجام کو پہنچ جاتی ہے۔

جس نے زندگی کی معرفت والی نعمت کو پالیا دراصل وہ خود سے آشنا ہو گیا...... خود سے آشنائی خدا تک رسائی ہے...... معرفت الٰہی ہے...... ذات کی پہچان بیدار مغزی ہے...... خلش کا خاتمہ ہے روح کی طہارت اور جسم کی پاکیزگی اصل زندگی ہے۔ خیال میں دیانت اور سوچ میں امانت زندگی ہے۔ ضمیر میں انصاف اور نفس میں اطمینان زندگی ہے۔ زندگی اس لئے نعمت ہے کہ یہ خالق کی امانت ہے۔ کسی کی امانت میں خیانت نہیں ہونی چاہئے یہ عظیم عہد کی سب سے بڑی خلاف ورزی ہے۔ زندگی ایک عظیم عہد ہے۔ خدا اور بندہ کے درمیان اسے ایسے گزارو جیسے اس کا حق ہے۔ کفن، موت اور لحد کو ہر وقت نظر میں رکھو زندگی لطیف ہو جائے گی۔ پھول کو دونوں نظروں سے دیکھو شادی کا دن اور

Marfat.com

موت کا دن پھول وہی ہوتے ہیں زندگی وہ نہیں ہوتی ...... زمانہ نہیں بدلتا مگر انسان بدلنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ زندگی وہی ہوتی ہے مگر نوجوانی اور جوانی میں فرق ہے جوانی اور بڑھاپا میں بہت زیادہ فرق ہے مگر ہر آدمی زندگی سے پیار کرتا ہے انصاف نہیں کرتا۔ زندگی سے انصاف کرو...... خالق یوم حشر آپ سے عدل کرے گا۔

☆☆☆

جس کو اسلام علیکم کہتے ہو اس سے بدعہدی مت کرو اور جو وعلیکم السلام کہے اس کے ساتھ عہد نبھاؤ یہ راہ ورسم نہیں یہ ایمانی عہد ہے یہ عقیدہ کا بنیادی اصول ہے اسی پر انسانیت کی تعمیر ہے۔

☆☆☆

ان سے محبت کرو جو آپ سے محبت کرتے ہیں اور ان سے نفرت مت کرو جو آپ سے نفرت کرتے ہیں نفرت اچھی بات نہیں یہ ذہنی بیماری ہے بحرحال ایسے لوگوں سے ناپسندیدگی کا اظہار ضرور کرو۔

☆☆☆

زندگی سے اتنی محبت کرو جتنی زندگی ہے اور موت سے اتنی محبت کرو جتنی موت لازم ہے بلکہ اصل محبت موت سے کرو جس نے لازمی آنا ہے۔ زندگی عزت نفس سے گزارو گے تو موت عزت کی ہوگی۔ عزت کی موت حیات کی عزت ہے۔ زندگی موت حیات انسان کی تین منازل ہیں منزل ابتداء اگر خوف خدا میں گزرے گی تو موت آسان ہوگی اور حیات خوشگوار۔

☆☆☆

اے انسان! جب تجھ پر پریشانیوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں جب مصیبتوں کی انتہا نہ رہے جب مایوسیاں گھیراؤ کئے ہوئے ہوں تو مقام صبر پر استقامت سے کھڑے رہو...... چپ ہو جاؤ اور خدا سے رابطہ منقطع مت کرو تو وہ آپ کی امداد کا وسیلہ پیدا کر دے گا مگر آپ کی نیت پاک اور صاف ہو پروردگار کے نزدیک ایسے انسان کے لئے رعایت ہے جو خالی دامن پھیلا کر رحمت کی بھیک مانگتے ہیں...... جو اپنے خالق سے رابطہ رکھتے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

کسی کے ساتھ زیادتی کرنے سے پہلے اتنا ضرور سوچ لو آپ کے ساتھ بھی کوئی زیادتی کرنے کیلئے تیار بیٹھا ہے۔

☆☆☆

کسی کی بے بسی اور بے کسی کا مذاق مت اڑاؤ یقین کر لو آپ کی بے بسی اور بے کسی پر کوئی مذاق ضرور اڑائے گا۔

☆☆☆

چھوٹے مزاج والے لوگوں سے بڑے اور اعلیٰ مزاج والی باتیں مت کرو وہ بے حوصلہ لوگ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو نوجوانی میں جوانی کو پالے اور جوانی میں بڑھاپا کو اس طرح اس کی فکر تازہ اور پختہ ہو جاتی ہے حادثات شرمندگی سے بچ جاتا ہے ندامت سے محفوظ ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے یہ خدا کے خاص کرم سے ہوتا ہے...... انسان خود کو پالے......؟

☆☆☆

دولت کی فراوانی اور افلاس کی تغیانی انسان کو انسانیت کے دائرہ سے نکال دیتی ہیں۔ دولت اتنی ہو کہ انسان' انسان رہے اور افلاس اتنی کہ انسان' انسان رہے...... جذبہ غیرت زندہ رہے......!

☆☆☆

ہر شر میں خیر اور خیر میں شر ہوتا ہے تب ہی تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شر بھی اس کی طرف سے اور خیر بھی اس کی طرف سے حالانکہ یہ صداقت نہیں خیر والے کی طرف سے ہمیشہ خیر اور شر والے کی طرف سے ہمیشہ شر ہوتا ہے......!

☆☆☆

جس آنکھ سے شکریہ کے آنسو بہتے ہیں وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا خدا آنسوؤں کی قدر کرتا ہے لوگوں کو آنسو بہانا نہیں آتے آنسوؤں سے ہم کلام ہونا نہیں جانتے۔ آنسو نہایت عزیز دوست ہوتے ہیں جو دل کا حال جانتے ہیں بلکہ دل سے ہو کر آتے ہیں۔ شکریہ کے آنسو نعمت ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

ظاہر زندہ، پاک باطن پارسا سے بہت بہتر ہے جو پلید باطن سے اپنے جیسے لوگوں کو دھوکا دیتا ہے ورغلاتا ہے وہ بگلا بھگت ہوتا ہے۔

☆☆☆

ملائم اور نیم تبسم انسانی چہرے کا خوبصورت حسن ہے یہ تلخ لہجوں کو نرم اور نرم لہجوں کو ملائم کر دیتا ہے وہ لوگ جو ہر وقت تلخی میں رہتے ہیں یہ نایاب نسخہ ان کے لئے ہے۔

☆☆☆

غیر مشروط معافی ہو یا غیر مشروط رعایت دونوں قابل قبول ہیں۔

☆☆☆

کافر کی شرافت اور مسلمان کی کمینگی پر کئی بار رویا ہوں جب کافر کی بیوی نے اپنے خاوند کو جھوٹ بدلتے ہوئے سنا تو اس نے کہا کیا تم مسلمان ہو گئے ہو ......!

☆☆☆

جو دل کی تلاشی دے دیتے ہیں ان کی نہ خانہ تلاشی ہونی چاہئے نہ جامہ تلاشی ......ان کا باطن ظاہر سے زیادہ صاف اور شفاف ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو حکومت شریف حکام سے کام لیتی ہے وہ ناکام نہیں ہوتی اور جس حکومت میں زندہ یزید شرافت کے نام پر اقتدار کی کرسی پر بیٹھ جائیں وہاں مظلوم سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا جاتا ہے۔

☆☆☆

جو زمین کردار پیدا نہیں کرتی اس میں اگر لہلاتے کھیت ہی کیوں نا ہوں وہ صرف حیوانوں کے لئے چارہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ......مٹی کا تاثیر انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے......میرے وطن کی مٹی گواہ رہنا......!

☆☆☆

جب چھوٹے کو ابھارا جائے اور بڑے کو دبایا جائے تو اس افراتفری میں معاشرہ بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے......معاشرہ کی بدنصیبی آج کل یہی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

خبث النفس لوگ انسانوں کی شرافت پر آوازے کستے ہیں' منہ چڑاتے ہیں' غلیظ اور بیہودہ کیفیات کا عمل جاری رکھتے ہیں اچھے انسان کو اس کا ہرگز ملال نہیں ہونا چاہئے ان لوگوں کی یہ عادت ان کی زندگی کا حصہ ہوتی ہے۔

☆☆☆

ادیب اور شاعر تمام نوع انسانی کا دوست ہوتا ہے اور اس کا تعلق کرہ ارض سے ہوتا ہے...... سارے وطن اس کے اپنے ہیں اور ہر باضمیر انسان اس کا ترجمان ہوتا ہے۔ شاعر اور ادب نگار کے دل میں دلِ آدم ہوتا ہے۔ وہ معاشرہ بے ضمیروں کا ہے جو ایسے انسانوں کا ادب نہیں کرتا۔

☆☆☆

جب انسان فکر کرتا ہے تو حقیقی منزل اسے راستوں کا خود پتہ دیتی ہے......بصیرت اسے ساتھ لے کر چلتی ہے......اکیلا ہونے کے باوجود تنہائی محسوس نہیں کرتا......!

☆☆☆

جب حق کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے تو پھر تخت شاہی پر باطل بیٹھ جاتا ہے...... پھر لوگ حق پرستی کی بجائے باطل پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں...... پھر یہ روایت نہیں دستور بن جاتا ہے ہمارا معاشرہ اس کا شکار ہے بلکہ ہمارا دین بھی اس کی زد میں ہے اس لئے اے لوگو! حق کا ساتھ دیتے وقت ڈرو مت اس طرح ضمیر پر بوجھ نہیں رہتا انسان سرخروی کی منزل پر ہوتا ہے۔ حق پرستوں سے اکثریت منہ موڑ لیتی ہے تاریخ نے اس پر گواہی دی ہے۔ بتاؤ حق اور ناحق اگر مد مقابل ہوں تو آپ کس کا ساتھ دیں گے......؟

☆☆☆

کمینے......جھوٹے......مکار......وعدہ خلاف......وعدہ معاف......گھٹیا......رزیل...... بدخو......مغرور......بے حیاء......بے صبرا......ایسے کسی آدمی کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر زوردار قہقہہ لگا کر مت کوئی بات کرو وہ اپنی بات آپ کے ذمہ لگا دے گا جس سے آپ کا وقار مجروح ہوگا۔ انسان وہ اچھا ہے جو تلخ لہجہ میں بھی ملائم تبسم رکھتا ہو اور روزمرہ زندگی میں اکیلا بھی پُر اعتماد ہو۔ انسان کا اعتماد

Marfat.com

اس کا کامل راہنما ہوتا ہے۔

☆☆☆

آپ جن کی مدد کریں ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مت دیکھیں اشراف اس طرح شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ اشراف وہ ہوتا ہے جو احسان بھی کرے اور آنکھ بھی نیچی رکھے اللہ تعالیٰ سچا گواہ ہے اس کا یہی فرمان ہے جس پر احسان کرو اس سے احتیاط ضرور کرو۔

☆☆☆

زندگی کی رات کس قدر بھیانک ہے اکثریت سوئی ہوئی ہے اور اقلیت میں سے کوئی کوئی جاگ رہا ہے جو بیدار ہے وہ اپنے قلم سے سوئے ہوؤں کو پکار رہا ہے او غافلو! اٹھو زندگی بیت رہی ہے اور تم ابھی تک اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ میں نوجوانی اور جوانی کا سفر طے کر کے بڑھاپے کی منزل پر پہنچ گیا ہوں مگر زندگی میں تجھے سمجھنے سے ابھی تک قاصر ہوں ...... زندگی فریب نہیں زندگی حقیقت ہے مگر انسان اس حقیقت کو فریب دے رہا ہے۔ یہ ایک بار ہے ایک بار اس سے انصاف ضرور کرو۔

☆☆☆

خدایا! یہ کیسے لوگ ہیں جو دین دار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر انہیں اپنے جہل کا علم نہیں ...... عقل کا قصور نہیں یہ نیت کا فتور ہے۔ انسان کی نیت درست نہ ہو تو اس کے تمام اعمال کا ردعمل منفی ہوگا خواہ وہ کتنا ہی دین دار اپنے آپ کو ظاہر کرے۔

☆☆☆

جو شخص لوگوں کی ذہنی سطح سے بلند ہو کر زبان کھولتے ہیں انہیں معتوب کر دیا جاتا ہے۔ انہیں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جاتا ہے۔ حیرت ناک بصیرت انسان کو اس سطح پر لے کر جاتی ہے جہاں عام آدمی کی فکر کی رسائی نہیں ہوتی۔

☆☆☆

دولت کی وجہ سے جن شریفوں اور شریف زادوں کی چال میں فرق آجائے وہ دولت یا تو ناجائز

Marfat.com

کمائی سے حاصل ہوئی ہے یا بغیر محنت کے کہیں سے مل گئی ہے۔ دولت ایک ایسا نشہ ہے جس کو لگ جائے یا وہ انسان بن جاتا ہے یا انسان نہیں رہتا بس اس میں فرق دیانت اور بددیانتی ہے انسانی سوچ کا فرق ہے دولت خود کچھ نہیں۔

☆☆☆

اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کرو معلوم ہو کسی ماں کے بچے ہیں۔ بچے قوم کی امانت ہیں اور ماں وطن کی ماں ہوتی ہے۔ جس وطن کی مائیں ذمہ دار ہیں اس وطن کو اور اس وطن میں بسنے والے گھروں کو کوئی خطرہ نہیں۔ ماں کی گود سونے کی کان ...... ماں غیر ذمہ دار بچہ بیکار۔ جو ماں بچوں کے عیب چھپاتی ہے وہ اولاد کی دشمن ہے۔

☆☆☆

کچھ لوگ مر کر بچھڑ جاتے ہیں کچھ بچھڑ کر نہیں مرتے کیونکہ ان کو کوئی چاہتا ہے چاہنا فطرت ہے اور فطرت کبھی نہیں مرتی۔

☆☆☆

جس خاموشی میں ہزاروں باتیں ہوں وہ سماعتوں کے لئے نہیں ہوتیں وہ صرف دل کے لئے ہوتی ہیں۔ خاموشی بھی زباں رکھتی ہے مگر اسے صرف اہل زباں سمجھتے ہیں یا جن کی آنکھوں میں زباں ہوتی ہے خاموشی کے پاس خاموش شرافت ہوتی ہے اور شریف انسان کے اندر اس کے لئے پیغام ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو دلوں کو توڑنے کا گناہ کرتے ہیں ان کے لئے کوئی جنت نہیں ...... جو خدا کے گھر کی توڑ پھوڑ کرتے ہیں خدا ان کے گھروں کو برباد کر دیتا ہے...... جو خدا کے گھر میں انسانیت کا قتل کرتے ہیں ان کے لئے حوروں والی جنت نہیں دھکتی ہوئی دوزخ کی آگ ہوگی......!

☆☆☆

جن کو مرنا چاہئے وہ مرتے نہیں اور جن کو جینا چاہئے وہ جیتے نہیں ...... اے خدایا! ہم تیرے عدل پر ایمان رکھتے ہیں مگر انہیں ہدایت دے جو جینے نہیں دیتے......!

☆☆☆

Marfat.com

ایسے شخص کو کبھی دوست مت بناؤ جس کی آواز، عقل، گردن موٹی ہو وہ موٹی موٹی باتیں کرتے ہیں جس سے نفیس ذہن کو اذیت ہوتی ہے ایسے لوگ آداب محفل سے نا آشنا ہوتے ہیں یہ وہ بات کرتے ہیں جو پہلے سب کو معلوم ہوتی ہے۔

☆☆☆

چور کا بھائی گرہ کٹ ...... ڈاکو کا بھائی سیاسی ...... بیماری اور غربت کا بھائی زرداری ...... بدمعاش کا بھائی لٹیرا...... بتاؤ آپ کو کون سا اچھا لگتا ہے تاکہ آپ کا وہ بھائی بنادیا جائے۔

☆☆☆

ہر کسی کی زندگی میں کسی دوسرے نے کوئی دیا جلایا ہوا ہے خدا انہیں خوش رکھے جو دوسروں کی زندگیوں کو روشن رکھتے ہیں اور اسے انتہائی خوش رکھے جس کا دیا میرے اندر جل رہا ہے۔

☆☆☆

بچے ان کے نہیں ہوتے جو پیدا کرتے ہیں ...... بچے انکے ہوتے ہیں جو پیار کرتے ہیں فطرت کا یہ تقاضہ ہے حیوان سے بھی اگر پیار کرو گے تو وہ اس کا جواب اپنی جبلت میں دے گا۔

☆☆☆

کسی کا دل اتنا توڑو کہ آپ کا آنا جانا نہ ٹوٹے نہ جانے لوگ دل توڑ کر آنے کی دعوت کیوں دیتے ہیں؟ شاید ان کے سینے میں دل نہیں پتھر دل ہوتا ہے۔

☆☆☆

جو احسان مند آپ سے بلا وجہ ملنا قطع کردے اس سے درس عبرت لیں ایسے لوگ ذہنی طور پر مفلس اور بزدل ہوتے ہیں۔

☆☆☆

جن کی زندگی میں شعور اور احساس نہیں ان کی زندگی بے گوروکفن لاش ہے لاش اگر ہنس بھی دے تو اچھی نہیں لگتی...... لاش اگر پیار بھی کرے تو پھیکا ہوتا ہے...... لاش لاش ہی ہے بے سانس مردہ کی ہو یا سانس لیتے مردہ کی ہم لاشوں میں زندگی بسر کرتے ہیں ایسے لوگ غم کے دستک دینے پر بھی

Marfat.com

دل کا دروازہ نہیں کھولتے ۔ دکھ چیخ چیخ کر پکارے تو یہ جواب نہیں دیتے یہ زندہ لاشے ہیں ...... غم ام الحزن ہے اور دکھ ابوالحزن، غم نعمت اور خدائی امانت ہے لاشوں کو اس کا خیال نہیں کرنا چاہئے ۔ غم شعور کا طلبگار ہے...... دکھ احساس کا......!

☆☆☆

لوگوں کے پاس باتیں دو طریقوں سے آتی ہیں...... کان اور کھوپڑی...... جو کانوں سے صرف بات لیتے ہیں وہ سننے کی حد تک ہیں اور جو کھوپڑی سے سنتے ہیں وہ ارباب عقل ہیں باقی ارباب نقل ......خیال مادے پر تصرف کی طاقت رکھتا ہے ۔

☆☆☆

انسان کے تحت الشعور کے خانوں میں دنیا کے تمام علوم ہیں مگر انسان نے کبھی بھی تحت الشعور میں اترنے کی ہمت ہی نہیں کی ۔ ساری کائنات انسانی نفس کے اندر سانس لے رہی ہے جس نے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کی معرفت کو پالیا ۔

☆☆☆

شریف النفس انسان اور شریف خاندان کا کوئی فرد غیر سنجیدہ گفتگو نہیں کرتا اور نہ ہی کسی سنجیدہ بات کا برا مناتا ہے جو انسان اپنے اندر والے انسان کو زندہ رکھتا ہے وہ بات کرنے سے پہلے ایک لمحہ اس سے رابطہ ضرور کرتا ہے ۔

☆☆☆

جس آنکھ سے آپ خود کو نہیں دیکھ سکتے دراصل وہ اندھی آنکھ ہے اور اکثریت اندھی آنکھوں والی ہے...... خدایا ! مجھے وہ آنکھ عطا کر جس سے پہلے میں اپنے اندر دیکھ سکوں اور پھر دوسروں کے اندر اسے انتہائی خوش نصیبی کہتے ہیں ۔

☆☆☆

غصیل اور جذباتی شخص ہر وقت مشکلات کا شکار رہے گا اس کے ہر عمل کا انجام خطرناک ہوگا ہمیشہ ناکام زندگی گزارے گا بلکہ اس کی زندگی اپنی نہیں ہوگی ہمیشہ خوف کا شکار رہے گا ۔

☆☆☆

Marfat.com

جب تک انسان کو یہ معلوم نہ ہو زندگی گزاری کیسے جائے اس وقت تک وہ پرسکون زندگی کا تصور ذہن میں نہیں لاسکتا خوشگوار اطمینان اسے نصیب نہیں ہوتا جب تک انسان روح کی گہرائیوں میں نہیں اتر تا روح اس کی راہنما نہیں ہوگی لہٰذا زندگی ابتری کا شکار رہے گی۔ زندگی سچائی کی طلب گار ہے اپنی زندگی کے ساتھ سچ بولو سکون آجائے گا۔

☆☆☆

انسان مایوس اس وقت ہوتا ہے جب اس کو سمجھنے والا کوئی نہ ہو۔ اداس اس وقت ہوتا ہے جب یقین سے دور ہو...... پانے کی تمنا زندہ ہو تو ان دونوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

صبر اور مستقل مزاجی سے جو سفر طے کیا جائے اسے منزل ضرور ملتی ہے۔ جو ذہنی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں وہ زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ تھکے ہوئے لوگوں کو زندگی میں کبھی ہم سفر مت بناؤ وہ آپ کو مایوس کریں گے۔

☆☆☆

جس کا نفس برائی کی طرف مائل رہتا ہے اسے کبھی بھلائی نہیں ملے گی...... نفس کا اطمینان زندگی کا اطمینان ہے...... زندگی کا اطمینان راہ راست کا انتخاب ہے...... فکر اور سوچ کو غلاظت سے محفوظ رکھو زندگی کو آسان بناؤ۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ بغیر امتحان کے کسی کو کامیاب قرار نہیں دیتا اس لئے زندگی ایک امتحان ہے اس میں جو آپ کی ذمہ داری ہے اس کا پورا درست جواب دو۔ زندگی مشکل نہیں انسان خود اسے مشکل بناتا ہے

☆☆☆

ہم کرتے وقت نہیں سوچتے اور جب ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں "ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا"...... نیکی اور بدی انسان کا اپنا انتخاب ہے۔

☆☆☆

خود پر کڑی نظر رکھو تاکہ آپ پر کوئی کڑی نظر نہ رکھے ورنہ شرمندگی ہوگی۔

☆☆☆

Marfat.com

اگر آپ زمین پر اپنے رب کے خلیفہ ہیں تو زمین پر فساد مت پھیلاؤ اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور خلافت کا یہ حق نہیں بنتا۔

☆☆☆

جو انسان اپنی زندگی میں اپنے فیصلوں اور اعمالوں کا ذمہ دار نہیں بنتا وہ زندگی کے ہر موڑ پر کسی نا کسی حادثے کا شکار ہوگا۔

☆☆☆

خدا ان لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے جو اپنا اختیار اللہ کو سونپ دیتے ہیں۔ خدا کو ایسا سجدہ کرو کہ معلوم ہو آپ خدا کے روبرو سجدے میں ہو۔ اللہ تعالیٰ ریاکار سجدوں پر مہربان نہیں ہوتا۔

☆☆☆

جو ایمان والے ہیں وہ برائی نہیں کرتے جیسا انتخاب ہوگا ویسا عذاب وثواب ہوگا۔

☆☆☆

درگزر کرو تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر فرمائے۔ جو کسی کو معاف نہیں کرتا وقت آنے پر کوئی اسے معاف نہیں کرتا جو زیادتی کرتا ہے اس کے ساتھ زیادتی ضرور ہوگی۔

☆☆☆

سچائی زندگی کا حسن ہے جتنا خوبصورت سچ بولو گے زندگی اتنی خوبصورت محسوس ہوگی بلکہ نظر آئے گی۔ سچ باعث فخر ہے...... جھوٹ باعث ندامت......!

☆☆☆

ہمارا کردار ہمارے لئے سزا اور جزا مقرر کرتا ہے حقیقی زندگی حقیقی کردار کا عکس ہے...... کردار مجموعہ اعمال ہے اچھے اعمال اچھا کردار برے اعمال برا کردار۔

☆☆☆

مقصد حیات معلوم ہو تو انسان مسلسل اچھائی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔

☆☆☆

جھوٹ اور فریب سے گزارا ہوا وقت ندامت کا باعث بنتا ہے دراصل ایسے لوگ خود کو فریب دیتے ہیں۔خود فریبی انسان کو رسوا کرتی ہے۔

☆☆☆

سیلاب آنے سے پہلے جو محفوظ مقامات پر چلے جاتے ہیں وہی حفاظت میں رہتے ہیں عذاب آنے سے پہلے جو راہ راست پر چل پڑتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں۔

☆☆☆

جو انسان اپنی خلقت سے آگاہ ہے وہ معجزات کر دکھانے کی قوت رکھتا ہے اسے زندگی کا شعور کہتے ہیں۔

☆☆☆

جو وقت پر قوت فیصلہ سے مدد لیتے ہیں وہ مستقبل کو روشن دیکھتے ہیں پریشان وہ ہوتے ہیں جو وقت پر قوت فیصلہ سے محروم ہوتے ہیں۔

☆☆☆

زندگی کو رواں دواں رکھنا ہے تو دکھ اور مشکلات کو ساتھ ساتھ رکھو۔دکھ زندگی میں احساس کو زندہ رکھتا ہے اور مشکلات حوصلہ عطا کرتی ہیں۔اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو سکھ میں اللہ کو یاد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دکھ میں فراموش نہیں کرتا۔

☆☆☆

ہر بات ممکن ہے جو انسان کے بس میں ہے صرف حوصلہ اور مسلسل جدوجہد چاہیئے جو حوصلہ ہار دیتے ہیں وہ خشکی پر ڈوب جاتے ہیں۔

☆☆☆

گمراہ لوگوں کو گمراہ لوگ کرتے ہیں جو راہ راست پر چلنے کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کرتا۔وہ لوگ گمراہ ہیں جو فیصلہ غلط کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا کو یہی منظور تھا۔

☆☆☆

اے انسان! تجھے وہی ملے گا جس کی تم قیمت ادا کرو گے بغیر قیمت کے جو مانگا جائے اسے"

Marfat.com

خیرات'' کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ خیرات اور رعایت کے حق میں نہیں عدل پر قائم ہے۔

☆☆☆

آپ کچھ بھی نہیں بن سکتے جب تک آپ سب کچھ بننے کی کوشش نہیں کرتے اس طرح کچھ نا کچھ ضرور بن جاتے ہیں کوشش اور اس میں خلوص ضرور ہو مگر نیت کا ٹھیک ہونا نہایت ضروری ہے۔

☆☆☆

جولوگ برے اعمال کو اچھا سمجھ کر کرتے ہیں دراصل وہ خود اچھے نہیں ہوتے اچھا بننے کے لئے ضروری ہے اچھے سے اچھا کام کیا جائے جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

☆☆☆

جوانجام دیکھتے ہیں وہ پہلے کام دیکھتے ہیں کام ہی بتاتا ہے انجام کیسا ہوگا۔

☆☆☆

جو زندگی میں نظم وضبط نہیں رکھتے وہ برباد ہو جاتے ہیں وہ ذہنی غلام ہوتے ہیں۔جس قوم میں نظم وضبط نہیں وہی غلام قوم ہے اس طرح طاقت اور کمزوری میں فرق مٹ جاتا ہے......انسان بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔نظم وضبط انسانی زندگی کا ایک بہترین سلیقہ ہے طریقہ ہے خیر کا راستہ ہے سکون کا سفر ہے اطمینان کی منزل ہے۔

☆☆☆

اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا فرماؤ مگر اپنی مدد آپ کی کوشش ضروری ہے۔جوانسان حرکت نہیں کرتا خدا اس کی مدد نہیں کرتا۔انسان کا عمل صالح خدا کی بہترین مدد کا سبب ہے۔

☆☆☆

جوخود کو راہ راست پر لانا چاہے اس کے راستے میں دوسرا کوئی رکاوٹ نہیں بنتا۔جوخود غلط راستوں پر چل رہا ہے اسے کوئی حق نہیں کہ دوسروں کو راہ راست کا پتہ بتائے۔جس کا اپنا کوئی ذریعہ معاش نہیں اس کا کوئی حق نہیں کہ دوسروں کے ذریعہ معاش پر انگلی اٹھائے۔

☆☆☆

جب انسان سچے دل سے تبدیلی کی تمنا دل میں پیدا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوست بنانے کا

Marfat.com

فیصلہ کرتا ہے اسے "توکل" کہتے ہیں۔

☆☆☆

جو دنیا کی تمنا کرتا ہے اسے شاید دنیا مل جائے اور جو آخرت کی آرزو دل میں یقین محکم سے رکھتا ہے اسے دنیا اور آخرت دونوں مل جاتی ہیں جس کی قیمت ادا کر دی جائے وہ آپ کی ہوتی ہے صرف انتظار کرنا پڑتا ہے۔

☆☆☆

جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ٹھکرا دیتے ہیں وہ دراصل اس نعمت کو لوٹا دیتے ہیں......نعمت کا ہر وقت شکر ادا کرو تا کہ لوٹ نہ جائے بلکہ نعمت سے خود کو جدا مت کرو......

☆☆☆

جن کے خیالات نہیں بدلتے ان کے کبھی حالات نہیں بدلتے زندگی کا انحصار خیالوں پر ہے اچھے خیال اچھی زندگی......بُری زندگی بُرے خیال......!

☆☆☆

جو نظریہ حیات بدل لیتے ہیں وہ حیات کو پا لیتے ہیں اس طرح زنگ آلود دل صاف ہو جاتے ہیں......دلوں کی صفائی حکمت اور دانائی......!

☆☆☆

جو دل میں خوف خدا رکھتا ہے وہ معراج مومن پا سکتا ہے، وہی معراج مصطفیٰ رکھتا ہے

☆☆☆

شرمندگی اور ندامت کے احساس کو ختم کرنا ہے تو شرمندگی اور ندامت والا کوئی کام مت کرو شرمندگی اور ندامت انسانی ضمیر پر بوجھ کا نام ہے انسانی نفس کو مجروح کر دینے والے افعال ہیں۔

☆☆☆

پریشانی اور خوف آپ کی صلاحیت کی دشمن ہیں صلاحیت کو اتنا طاقتور بناؤ کہ آپ زندگی کو بے لطف نہ ہونے دیں۔صلاحیت کی بنیاد مقدس جذبہ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

جولوگ منفی سوچتے ہیں وہ کبھی صحت مند نہیں ہوتے ہماری صحت کا دارومدار ہماری سوچوں پر ہے نا کہ پیٹ کے ایندھن پر۔

☆☆☆

جولوگ موت سے ڈرتے ہیں انہیں نہیں معلوم موت کا ایک وقت ہے وقت سے پہلے کوئی نہیں مرتا جولوگ مردہ ہیں وہی موت سے ڈرتے ہیں۔

☆☆☆

جولوگ رزق کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں دراصل وہ خوف والے رزق سے خوف زدہ ہوتے ہیں ورنہ خدا تو وہ ہے جسے کم از کم دیتا ہے اس کی ضرورت ضرور پوری کرتا ہے۔ محنت کرنے والے کو رزق کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور جس کے پاس یقین ہے وہ دولت مند ہے یقین کائنات کی سب سے بڑی دولت ہے۔

☆☆☆

وہی لوگ بیہودہ باتیں کرتے ہیں جو بیہودہ باتیں سنتے ہیں لہٰذا اپنے بچوں کے سامنے بیہودہ باتیں مت کیا کرو ورنہ آپ ان کے بیہودہ رویوں کے ذمہ دار ہوں گے اور ان سے بیہودہ باتیں سنیں گے۔ ناپسندیدہ معلومات اکٹھی کرنے والے بیہودہ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

وہ روزہ اصل روزہ ہے جو حواس خمسہ کی اصلاح کرتا ہے۔ 30 دن حواس خمسہ درست' جائز اور حلال عمل بجالائیں تو باقی سال وہ درست عمل بجالاتے رہیں گے۔ یہ 30 دن کا عملی مظاہرہ ہے...... صرف پیٹ کی بھوک روزہ نہیں یہ خواہ مخواہ کی پیٹ دشمنی ہے۔ نفس اس وقت مطمئن ہوتا ہے جب حواس خمسہ حکم خداوندی پر عمل بجالاتے ہیں۔ اطمینان اس وقت ہوتا ہے جب انسان کے اندر سے اس کے اعمال صالح کی تصدیق ہو۔

☆☆☆

محبت آگہی کے در کھولتی ہے۔ خدا سے محبت کرنے والے کو خدا شعور عطا کرتا ہے۔ رب سے

Marfat.com

وہی کھل کر بات کر سکتا ہے جو رب کی بات مانتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ رب ایسے شخص کے باطن میں بے نیازی والی دولت بھر دیتا ہے۔ جو یقین کے ساتھ رب کو حاضر و ناظر جانتا ہے وہ ہر کام سے پہلے رب سے مشورہ گیر ہوتا ہے۔ اُس پر رب کی رحمت کا سایہ ہمیشہ رہتا ہے جو ہر وقت رب سے رحمت کا طلب گار رہتا ہے۔

☆☆☆

فتنہ باز اور فتنہ ساز لوگوں سے دور رہو اگر وہ کوئی بات کریں تو خاموشی سے درگزر کرو ایسے لوگوں سے کبھی بحث مت کرو بلکہ جب یہ سامنے آ جائیں تو راستہ بدل لو یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو باتیں بنانے کے ماہر ہوتے ہیں اِن کے اندر فتنہ باز حِس ہوتی ہے جو ساری زندگی اپنے لئے جہنم کا ایندھن اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ دُکھ سے کچھ حاصل نہیں کرتے بلکہ دُکھ دے کر سب کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

☆☆☆

دو عقل مند اکٹھے نقصان دہ ہیں بنسبت دو اکٹھے بیوقوفوں کے......!

☆☆☆

غیرت' شرافت' دیانت اور صداقت انسانیت کا زیور ہے۔

☆☆☆

تدبر اُن کا عظیم ہے جو قلم سے اپنے علم کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ علم جو خدا کی عطا ہے جو علم بیچتے ہیں وہ عالم نہیں دکاندار ہیں۔

☆☆☆

زندگی کی حقیقت اِس میں پوشیدہ ہے کہ ہمیں آنے والے لمحہ کی خبر نہیں۔

☆☆☆

وقت کی دولت سے جو فائدہ نہیں اٹھاتے وہ ساری زندگی مفلس رہتے ہیں۔ وقت کا درست استعمال کامیابی کی ضمانت ہے۔ وقت کو رہبر بناؤ زندگی میں سُکھ پاؤ......! جو وقت کو دھکا دیتے ہیں وقت انہیں دھکا دے کر دور پھینک دیتا ہے اور اوپر سے گزر جاتا ہے۔ جو وقت کی آواز سنتا ہے وہ کبھی

Marfat.com

بہرہ نہیں ہوتا...... وہ کبھی بیکار نہیں بیٹھتا وہ فضولیات سے دور رہتا ہے وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتا ہے وہ وقت کی قدر سے آشنا ہوتا ہے وقت اُس کا راہنما ہوتا ہے۔

☆☆☆

جھوٹے شخص سے سچ بولنا جھوٹ سے زیادہ نقصان دہ ہے اور ایسے شخص کے جھوٹ پر قدغن نہیں لگایا جائے گا جو جھوٹے کے ساتھ جھوٹ بولتا ہے مگر سچے انسان کے ساتھ ہمیشہ سچ بولو......!

☆☆☆

انسانیت کے درد کا جس کو احساس نہیں وہ انسان نہیں۔

☆☆☆

جب آپ مجرم کو آزادی دیں گے تو وہ آپ کی آزادی چھین لے گا۔

☆☆☆

مادی دولت اخلاقی اقدار پر غالب آجاتی ہے اور روحانی دولت تمام اخلاق اقدار کی محافظ ہے۔

☆☆☆

جب مسلک و مذاہب ہماری خواہشات کا ایک اضافی حصہ بن جائیں تو اِس پر اظہار حیرت کی گنجائش نہیں رہتی......! مسلک پرستوں نے خدا کے دین کو گروی رکھا ہوا ہے اور اپنی اغراض کی ملکیت سمجھتے ہیں۔

☆☆☆

تکبر طاقت کا غرور ہے۔ تکبر بھرے دل خدائی الفت سے خالی ہوتے ہیں۔ استغفار تکبر کی شکست کا نام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے روبرو غلطی کا اقرار کرتا ہے دراصل وہ اپنے تکبر کا سر جھکا دیتا ہے۔

☆☆☆

اتنا کبیرہ گناہ مت کرو جس کے بعد آپ کے دامن میں کوئی نیکی نہ رہے اور توبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

☆☆☆

بدنصیب تو وہ ہے جو بساط کے ہوتے ہوئے مجبور، بے بس اور بے کس کی مدد نہیں کرتا، یتیم کے

Marfat.com

سر پر ہاتھ نہیں رکھتا' بے وطن کو کھانا نہیں کھلاتا...... بدنصیب تو وہ ہے جو مال گن گن کر جمع کرتا رہتا ہے اور پھر چھوڑ کر چلا جاتا ہے دراصل وہ بے بسی والے وقت کو یاد نہیں رکھتا۔

☆☆☆

دل سے کدورت نکالو' دماغ سے تکبر اور غرور نکالو اگر زندگی سے لطف کشید کرنا ہے اگر خود سے انصاف چاہتے ہو تو انسانیت کی حد میں رہو۔

☆☆☆

صاحب حیثیت کا امتحان اُس وقت لیا جاتا ہے جب کوئی خدائی آفت آتی ہے...... امن کا زمانہ امتحان کا زمانہ نہیں ہوتا صاحب نظر و بصیرت الٰہی آفات کو کرم کی نظر سے دیکھتے ہیں خدا سے بہتر کوئی نہیں جانتا...... دیدہ بینا کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

نہ جانے لوگ وہ نماز کیوں نہیں پڑھتے جو دُکھتے ہوئے دلوں کو سکون بخشتی ہے' جو روح کا علاج ہے' جو جنت کا جواز ہے جو بخشش کی ضمانت ہے جو زکوٰۃ مطمئن نہیں کرتی وہ کیوں دیتے ہیں۔ وہ تو خراج ہے وہ تو فضول خرچی ہے وہ تو کوئی بے جا ٹیکس ہے۔ جو روزہ گناہوں کے لئے ڈھال ہے وہ کیوں نہیں رکھتے جو دلوں کے قفل کھولتا ہے جو ادراک کے لئے نئے دریچے کھولتا ہے۔ نہ جانے لوگ حج کے بعد توبہ والا کام کیوں کرتے ہیں......! کیا یہ سارے کام اطمینان نفس کے لئے ہیں تو انسان اِن کے ہوتے ہوئے پریشان کیوں ہے...... کیا خدا انہیں قبول نہیں کرتا: کوئی اور وجہ ہے۔ انسان کے پاس اگر کوئی جواب ہے تو لائے' کوئی جواز ہے تو پیش کرے اِس لئے پریشانیاں اور مایوسیاں اِس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں کہ وہ محبت بھری نماز نہیں پڑھتا' مال حلال میں سے زکوٰۃ نہیں دیتا حواس کا روزہ نہیں رکھتا' سچے دل سے حج نہیں کرتا' فریب نفسی میں مبتلا ہے' اِس امر سے عاری ہے کہ موت کا نام ''یقین'' ہے بے بسی لازمی ہے۔

☆☆☆

جب لوگوں کو رشتے ٹوٹنے کی تکلیف نہیں ہوتی وہی دل توڑتے ہیں ورنہ دل تو مقام مقدسہ ہے

Marfat.com

جو مومن کے سینے میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

دوروں کو خوش کرنے کی بجائے پہلے خود خوش ہو کر دیکھو...... ذات کی خوشی میں سب کی خوشی ہے یہ ذات کا حسین ترین فن ہے۔

☆☆☆

اگر ذہنی نقصان سے خود کو محفوظ کرنا ہے تو اپنے دل کو کدورت' نفرت' بغض' حسد' لالچ اور ہوس زر سے خالی کر دو اُس میں صداقت اور دیانت بھر دو......!

☆☆☆

کثرت خواہشات وہ بیماری ہے جتنا اِس کا علاج کرو گے اتنی بڑھتی جائے گی۔ خواہشات کو قناعت کا کفن پہناؤ اور حوصلہ کے ساتھ صبر کے دامن میں دفن کر دو...... رحمت کے پھول ڈالو اور سلامتی کی دُعا کرو۔

☆☆☆

خامیاں ہی دراصل انسان کی خوبیوں کی ضمانت ہوتی ہیں۔ جو اپنی خامی نہیں دیکھتا اُسے دوسرے کی خوبی نظر نہیں آئے گی۔ جو اپنی خوبی کو ایک طرف رکھتے ہیں اور دوسرے کی خوبی میں خامی تلاش کرتے ہیں اُن کا انداز نظر غلط ہوتا ہے۔ انداز نظر ہی دراصل انسان کی خامی اور خوبی میں فرق کا نام ہے۔

☆☆☆

جب مسئلہ ایک ہو تو گھر والوں کو دو حصوں میں تقسیم نہیں ہونا چاہیے وہ گھر کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتا اور پھر ایک سے دسرا مسئلہ نکل کھڑا ہوتا ہے اور پھر مسائل ایک زنجیر بن کر سامنے آ جاتے ہیں۔

☆☆☆

مرنے کے بعد سب سے بڑا دولت مند وہ ہو گا جس کا کوئی قرض خواہ نہ ہو گا جس کی ضمانت اُس کا ضمیر دے گا۔ مقروض کی قبر بہت بھاری ہو گی اور قرض کا دُکھ قبر میں ساتھ رہے گا یہ شہید کو بھی معاف نہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

جو قدرت کو شکست دینے کا سوچتے ہیں انہیں کبھی فتح نصیب نہیں ہو گی۔ قدرت اُن کی مدد کرتی ہے جو فطرت کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

☆☆☆

بے حسی کے سیلاب میں جو بہہ جائے اُسے زندگی بھر کنارا نہیں ملتا وہ اپنی زندگی کی کشتی خود ڈبو دیتا ہے۔

☆☆☆

طاقت کی سیاست اخلاقی قدروں کی قاتل ہوتی ہے۔ اِس وجہ سے ملک اور قومیں زوال پذیر ہوتی ہیں یہی وہ خشتِ اول ہے جو انصاف کی بنیادیں مضبوط نہیں ہونے دیتی۔

☆☆☆

دل میں اپنی اصلاح کا ارادہ ہر وقت اور سر فہرست رکھو اِس طرح ذہنی حادثات سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

☆☆☆

جس معاشرہ میں رہنے والے لوگوں کے اندر اور باہر تضاد ہے وہ معاشرہ کبھی امن پسند اور امن پرست نہیں ہو گا۔

☆☆☆

جرم کے نتیجہ میں جب سزا کا تصور کمزور ہو جائے تو حیوانیت انسانیت پر غالب آ جاتی ہے پھر انصاف کمزور پڑ جاتا ہے پھر کرسی پر بیٹھے ہوئے انسان کا اندر والا انسان اُسے ملامت نہیں کرتا پھر ضمیر چھیڑ خانی نہیں کرتا جب جرم کو جرم نہ سمجھا جائے اور قانون کو قانون سمجھ کر اُس کا احترام نہ کیا جائے۔

☆☆☆

جو نظریہ انسانیت کے خلاف ہو اُسے کبھی قبول مت کرو اُس کی حمایت مت کرو خواہ آپ کے لئے بہت زیادہ فائدہ مند ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

زاویہ عرفان ووجدان

قلب حسین وڑائچ کا خزینہ علم وعرفان

زیر طباعت

☆ ادراک — سوچ سے قلم تک کا سفر 2

☆ لفظ لفظ حقیقت — کائنات کا عظیم ترین لفظ دو حروف سے ہے ''س اور چ''

☆ پیامِ فکر — علم محسوسات الفاظ کو خلق کرتا ہے

☆ لمحوں کے زاویے — میں نے کیا محسوس کیا

☆ رموزِ ادب — ادب انسانیت کی سائنس ہے

☆ نشتر — قلبی لطافتوں کے حسین لہجے

☆ صدائے حق — دیانت داری اطمینان کی خشتِ اول ہے

☆ اسرارِ حیات — زندگی ایک لمحہ ہے

☆ لوحِ دل — انسان خود اِس کا کاتب ہے

☆ آتشیں حروف

☆ اسلوب زندگی

☆ سفرنامہ صیام

☆ نغمہ حیرت

☆ بکھرے موتی

طباعت شدہ

☆ زندہ لمحوں کا احساس — ایوارڈ یافتہ
☆ انسان اور حقیقت — ایوارڈ یافتہ
☆ ضمیر شب کا سفر
☆ ریزۂ فکر
☆ افکار صداقت
☆ آثارِ زندگی
☆ ادراک
☆ جواہر فطرت
☆ نورِ حقیقت

Marfat.com

نورِ حقیقت

قلب حسین وڑائچ

Marfat.com